بفیضانِ نظر سراج الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرتِ سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

صفر المظفر ۱۴۴۰ھ
اکتوبر/نومبر 2018ء

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اَقْوَال (یعنی فرمان) پر ہماری عُقُول (یعنی عقلیں) قربان، اعلیٰ حضرت کا اَقْوَال ہمیں قبول۔
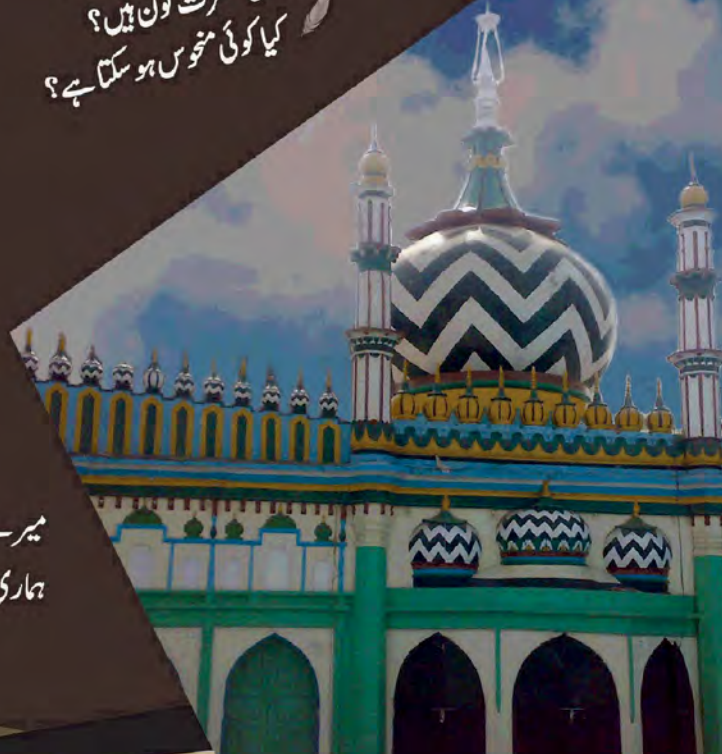
زبان کا استعمال
Use of Tongue

فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان کا اچّھا استِعمال جنّت میں جانے کا ذریعہ جبکہ اس کا غلط استعمال ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے، اسے اس حِکایت سے سمجھئے، حضرتِ سیّدنا ابو بکر شِبلی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سَخْت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بَن پڑرہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: "**دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔**" اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے اور انہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلادیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ کریم آپ پر رَحْم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص116 بحوالہ القول البدیع، ص260)

آپ کا نامِ نامی اے صَلِّ عَلٰی
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

زَبان کے استعمال کی اہمیت جیسے کسی بڑے برتن کے اندر کئی طرح کے پھول رکھے ہوں اور اس کا ڈھکن کھولا جائے تو ان پھولوں کی خوشبو ہر طرف پھیل جاتی ہے، یوں ہی اگر کسی گٹر کا ڈھکن کھولا جائے تو بدبو کے اس قدر بھبکے اٹھتے ہیں کہ جس سے آس پاس کا خوشگوار ماحول بھی متأثر ہونے لگتا ہے، اسی طرح انسان جب بولتا ہے تو وہ اپنی شخصیت کا تعارف پیش کررہا ہوتا ہے، اس کے الفاظ اس کی سمجھداری، معلومات اور کردار کا پتا دیتے ہیں، جن لوگوں کا باطن میٹھے مدینے کے مدنی پھولوں سے مہکتا ہو، عشقِ مصطفےٰ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے جن کا سینہ رچا بسا ہو وہ جب لب کھولتے اور بولتے ہیں تو شمعِ رسالت (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے پروانے کھنچے چلے آتے ہیں، لیکن بعض لوگ جب بولتے ہیں تو ان کی گفتگو اتنی فحش و بے حیائی سے بھرپور ہوتی ہے جیسے گٹر کا ڈھکن کھل گیا ہو یا ایسے بولتے ہیں جیسے دلوں پر تیر چلارہے ہوں کیونکہ ان کی گفتگو طعنہ زَنی اور دل آزاری پر مشتمل ہوتی ہے۔

الفاظ کب تیر بنتے ہیں؟ عُموماً انسان کی گفتگو کا کوئی نہ کوئی مقصد ضَرور ہوتا ہے، جیسا مقصد ویسی گفتگو، اگر سامنے والے کا دل خوش کرکے ثواب کمانے کا ارادہ ہو تو گفتگو بھی اچّھے اور ستھرے الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے، اگر مخاطَب پر غصّہ اتارنا مقصود ہے یا اسے طعنہ دینے، نیچا دکھانے اور ذلیل کرنے جیسے گُناہوں بھرے مَقاصِد ہوں تو گفتگو بھی ان ہی الفاظ پر مشتمل ہوگی، نتیجۃً اس سے مخاطب کا دل پارہ پارہ ہوجائے گا۔

بقیہ صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیے

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:40 رنگین:60

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100

مکتبہ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ:480 رنگین:720

☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین:725 12 شمارے سادہ:480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی

فون: 2660 :Ext 92 26 25 111 21 92+

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ: یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطاری

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔
(نَسائی، ص222، حدیث:1294)

حمد / مناجات

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یارب

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یارب
عاشقِ مصطفےٰ بنا یارب

کردے حج کا شرف عطا یارب
سبز گُنبد بھی دے دکھا یارب

کاش لب پر مِرے رہے جاری
ذکر آٹھوں پَہَر ترا یارب

دے دے سوزِ بلال یااللہ
اشکبار آنکھ ہو عطا یارب

دے شہادت مجھے مدینے میں
از پئے شاہِ کربلا یارب

واسِطہ میرے پیر و مرشد کا
مجھ کو تُو مُتّقی بنا یارب

کردے جنّت میں تُو جَوار ان کا
اپنے عطّاؔر کو عطا یارب

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص79
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت
دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

لَا وَ رَبِّ الْعَرْش[1] جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فُزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسول اللہ کی

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اِکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

اے رضاؔ خود صاحبِ قراں ہے مَدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

حدائقِ بخشش، ص 152
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

(1) عرش کے رب کی قسم

منقبت

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

مصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

عِلْم و عرفاں کا جو کہ ساگر[1] تھا، خیر سے حافِظِ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے، قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرحبا مرحبا پکار اٹھا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

سنّتوں کو جِلا دیا جس نے، دِیں کا ڈنکا بجا دیا جس نے
وہ مُجدِّد ہے دین و ملّت کا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

جو ہے اللہ کا ولی بے شک، عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

پھر بریلی شریف جاؤں میں، برکتیں مرشدی کی پاؤں میں
کرلوں روضے کا خوب نظّارہ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

مولا بَہرِ "حدائقِ بخشش"، بخش عطّاؔر کو بِلا پُرسِش
خُلد میں کہتا کہتا جائے گا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص575
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

(1) سمندر

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ-فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪-فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ-وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ-﴾ (پ2، البقرۃ:144)

ترجمہ: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرلو۔

جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو انہیں بیتُ المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کردیں، البتّہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانۂ کعبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے علاوہ کثیر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ تھا اور یہ بھی کہ بیتُ المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہودی فخر و غرور میں مبتلا ہو گئے اور کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرکے پڑھتے ہیں۔

ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حبیبِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز ہی میں خانۂ کعبہ کی طرف پھر گئے اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بھی فوراً اسی طرف رُخ کرلیا اور اس طرح ظہر کی دو رکعتیں بیتُ المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہ آیت آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ خداوندی میں محبوبیت کی عظیم دلیل ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا و خوشنودی کیلئے قبلہ تبدیل فرمادیا۔ امام فخر الدّین محمد رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں "بے شک اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: ﴿فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ گویا ارشاد فرمایا: اے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

(تفسیر کبیر، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:144، 2/82)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "بلاشبہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ تعالٰی کی

* دارالافتاء اہل سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

مرضی کے تابع ہیں اور بلاشبہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوئی بات اللہ تعالٰی کے حکم کے خلاف نہیں فرماتے اور بلاشبہ اللہ تعالٰی حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا چاہتا ہے۔ (جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو) اللہ تعالٰی کا حکم یہ تھا کہ بیتُ المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، حضور پُر نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تابع فرمان تھے اور یہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے اللہ تعالٰی کی رضاجوئی تھی مگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قلبِ اقدس یہ چاہتا تھا کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم منسوخ فرما دیا اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہ ہی قبلہ مقرر فرمادیا، یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاجوئی ہے، ان میں سے جس کا انکار ہوگا تو وہ قرآن عظیم کا انکار ہے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کرتی ہیں "مَا اَرَى رَبَّكَ اِلاَّ يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ" میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھتی ہوں کہ وہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

(بخاری، 3/303، حدیث:4788)

حدیثِ روزِ محشر میں ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ اوّلین وآخرین کو جمع کرکے حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فرمائے گا: "كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَامُحَمَّد" یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/275، 276 ملخصاً)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص65)

امامُ الانبیاء، حبیبِ کبریا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوبیت کی اور بھی بہت سی دلیلیں ہیں مثلاً جس طرح اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے تاقیامت کعبہ مسلمانوں کا قبلہ بنادیا، اسی طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے آپ کی اُمّت پر پچاس نمازوں کو کم کرکے پانچ نمازیں فرض کردیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے بدر و حُنین میں فرشتے اتارے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے معراج کی سیر کرائی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حوضِ کوثر عطا فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے قیامت کے دن اُمّتیوں کے گناہ معاف فرمائے گا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے امتیوں کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے، اُمّتی پل صراط سے سلامتی سے گزریں گے اور جنّت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ ﴾ (پ30، الضحیٰ:5) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص17)

اور فرماتے ہیں:

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص66)

خوبصورت چہرے والوں سے مدد مانگو!

ابوحذیفہ حافظ محمد شفیق عطاری مدنی*

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰی حِسَانِ الْوُجُوہ یعنی خوبصورت چہرے والوں سے حاجتیں طلب کرو۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ، 13/399، حدیث: 26801)

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰی حِسَانِ الْوُجُوہِ مَحَاسِنِ الْاَخْلَاق یعنی خوبصورت چہرے والے، خوش اخلاق لوگوں سے حاجتیں طلب کرو۔

"حِسَانِ الْوُجُوہ" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے چہرے ہشاش بشاش، خوشی سے کھلے ہوئے ہوں کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے سینے فراخ و کشادہ ہیں، ان کے اخلاق اچھے ہیں اور ان کے دلوں میں لوگوں کو خوش کرنے کی چاہت ہے اور جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کی خواہش وچاہت رکھتا ہے وہ لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے چہرے کی خوشی اور بشاشت سے لوگوں کو خوش کرنا چاہتا ہے اور ان کی محبت کا طَلَب گار ہوتا ہے اور لوگوں کی ضَرورتوں کو پورا کرنے میں ہی ان اچّھے چہرے والوں کی خوشی ہوتی ہے نیز جس کے اخلاق اچّھے ہوں وہ سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے میں حیا محسوس کرتا ہے، اس لئے کہ جس کا سینہ کشادہ ہوتا ہے اس پر اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کرنا دشوار نہیں ہوتا اور جس کا سینہ کشادہ ہوتا ہے اس کا ہاتھ بھی کشادہ ہوتا ہے، جبکہ بخل تنگ سینے والے کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص اس سے کوئی چیز مانگتا ہے تو اسے خوف ہوتا ہے کہ اس چیز کی اسے بھی ضرورت ہے اگر وہ اسے دے دے گا تو خود اسے تنگ دستی برداشت کرنی پڑے گی لہٰذا وہ اس چیز کو اپنی ضَرورت کے لئے روک لیتا ہے۔

اس حدیثِ پاک کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں اس طرح حاضری دوگے کہ ان سے محبت کرنے والے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے ان کی عادات و اطوار اپنانے والے ہو یعنی ان کے طریقے پر چلنے والے ہو تو اللہ تعالٰی تمہاری حاجتوں کو پورا کردے گا۔ (بحر الفوائد، ص91تا93)

اس حدیث کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ اچّھے چہروں سے یہ مراد ہے کہ جس وقت ان سے مانگا جائے تو ان کے چہروں پر خوشی کے آثار ہوں، جیسا کہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ "حَسین چہرے والوں سے اپنی حاجتیں طلب کرو، اگر وہ حاجت پوری کریں گے تو خندہ پیشانی سے پوری کریں گے۔" (فیض القدیر، 1/689، تحت الحدیث: 1107)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ خوش رُو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حُسنِ ازلی جن سے مَحبت فرماتا ہے، (کہ حدیث میں آیا) "جو رات کو کثرت سے نماز پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کے چہرے کو دن کی روشنی جیسا حُسن عطا کردیتا ہے" اور جودِ کامل و سَخائے شامل بھی انہیں کا حصّہ کہ وقتِ عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/391)

* دار الافتاء اہل سنّت اقصیٰ مسجد، باب المدینہ کراچی

عرش و کرسی

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

عقیدہ عرش ایک عظیم، بلند، نورانی مخلوق ہے۔ عرش و کرسی پر ایمان لانا واجب ہے۔[1] نورِ محمدی کے بعد عرش اللہ پاک کی پہلی تخلیق ہے۔[2] **عرش کتنا بڑا ہے** عرش تمام مخلوقات میں سب سے بڑا ہے۔ اللہ پاک نے اسے ساتویں آسمان کے اوپر قائم کیا ہوا ہے۔[3] **عرش جنّت کے اوپر ہے** نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب اللہ کریم سے مانگو تو جَنَّۃُ الْفِردَوس مانگو کہ وہ اَوسط بہشت اور اعلیٰ جنّت ہے اور اس کے اوپر عرشِ رحمٰن ہے اور اسی سے جنّت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔[4] یعنی جنّت کی چھت عرش ہے۔[5] **عرش کس چیز سے بنا ہے؟** اس بارے میں مختلف اقوال ہیں: (1) نور سے بنا ہے (2) سبز زَبَرْجَد سے بنا ہوا ہے، (3) سُرخ یاقوت سے بنا ہے۔ امام ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس کی حقیقت کا قطعی علم نہیں ہے اس لئے اس بارے میں حتمی رائے قائم کرنے سے خاموش رہنا اَولیٰ (بہتر) ہے۔ اس کی ہیئت (شکل و صورت) کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ عرش گول نہیں ہے بلکہ وہ گنبد نُما ہے جو جنّت کی چھت ہونے کے ساتھ تمام مخلوقات اور دنیا کے اوپر سایہ فِگَن ہے، اس کے چار ستون ہیں۔[6] **زمین و آسمان سے بھی پہلے** حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں ہر معمار پہلے دیواریں بناتا ہے پھر اُن پر چھت ڈالتا ہے لیکن اللہ پاک نے پہلے چھت بنائی پھر دیواریں کیونکہ اس نے زمین و آسمان کو بنانے سے پہلے عرش بنایا پھر ہوا کو پیدا فرمایا اس کے پَر بنائے، ان پروں کی کثرت کو اللہ تعالٰی ہی جانتا ہے۔ پھر ہوا کو حکم دیا کہ وہ پانی کو اٹھائے، اللہ تعالٰی کا عرش پانی کے اوپر ہے جبکہ پانی ہوا پر ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی نے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو پیدا فرمایا۔ اللہ تعالٰی کو عرش و کرسی کی حاجت نہیں بیشک وہ ان دونوں کے بنانے سے پہلے بھی تھا حالانکہ اس وقت مکان بھی نہ تھا۔[7] **زمین و آسمان سے پہلے عرش کہاں تھا؟** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے پچاس ہزار (50,000) سال پہلے ہی مخلوق کی تقدیریں لکھ دی تھیں اس وقت اللہ کریم کا عرش پانی پر تھا۔[8] **شرح** حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس پانی سے مراد یہ سمندر کا پانی نہیں بلکہ عرشِ اعظم کے نیچے قدرتی پانی ہے جو ہوا پر ہے اور ہوا اللہ تعالٰی کی قدرت پر۔ اس فرمان کا یہ مطلب نہیں کہ عرش پانی پر رکھا ہوا تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس پانی اور عرش کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی جیسے ہم کہیں کہ آسمان زمین پر ہے یعنی زمین کے اوپر ہے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ عرش اور پانی سب سے پہلے پیدا ہوئے۔[9] **حاملینِ عرش فرشتے** عرش اُٹھانے والے فرشتے ابھی چار ہیں اور جب قِیامت قائم ہو گی تو اللہ پاک مزید چار فرشتوں سے ان کی مدد فرمائے گا چنانچہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿وَ یَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ﴾[10] ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ اس آیت کے تحت صدرُالافاضل علامہ سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالٰی ہی جانے۔[11]

عرش سے متعلق تین چیزیں ہمارے پیارے مصطفٰے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین چیزیں عرش سے لٹکی ہوئی ہیں: (1) رشتہ داری، یہ کہتی ہے: یااللہ! میں تیری وجہ ہی سے ہوں لہٰذا مجھے نہ توڑا جائے (2) امانت، یہ کہتی ہے: یااللہ! میں تیری وجہ سے ہی ہوں لہٰذا مجھ میں خیانت نہ کی جائے اور (3) نعمت کہتی ہے: یاالٰہی! میں تیری طرف سے ہوں لہٰذا میری ناشکری نہ کی جائے۔[12]

عرش کیوں ہلتا ہے؟ احادیثِ مبارکہ میں کئی ایسے اعمال ذکر کئے گئے ہیں جن سے اللہ پاک کا عرش ہلنے لگتا ہے چنانچہ حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 2 فرامین ملاحظہ کیجئے: (1) جب فاسق کی مدح (تعریف) کی جاتی ہے، رب تعالٰی غضب فرماتا ہے اور عرشِ الٰہی جنبش کرنے (یعنی ہلنے) لگتا ہے۔[13] (2) شادی کرو اور طلاق نہ دیا کرو کہ طلاق سے عرشِ الٰہی ہلنے لگتا ہے۔[14] بعض اوقات عرش کا ہلنا رحمت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اچھی نیّت عرش سے چمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نیت کو سچا کر دیتا (یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا) ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے، پھر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔[15]

عرش کے سائے میں سب سے پہلے کون ہوگا؟ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: بے شک قیامت کے دن اللہ کریم کے عرش کے سائے میں سب سے پہلے جگہ پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تا کہ وہ قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ پالے یا اپنا قرض معاف کر دیا اور کہا کہ میرا مال تم پر اللہ کریم کی رضا کے لئے صدقہ ہے اور اُس قرض کی رسید کو پھاڑ دے۔[16]

کرسی کرسی بھی (اللہ پاک) کی عظیم نورانی مخلوق ہے۔ یہ عرش کے نیچے عرش سے ملی ہوئی ہے اور ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور اس (مسافت کے) بارے میں بھی کوئی یقینی رائے قائم کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔ کرسی عرش سے جداگانہ اللہ پاک کی مخلوق ہے۔ اللہ پاک کی ہر تخلیق میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہونے کے باوجود اللہ تعالٰی کو ان چیزوں کی محتاجی نہیں لہٰذا اس نے عرش کو نہ بلندی چاہنے کے لئے پیدا فرمایا نہ کرسی کو بیٹھنے کے لئے تخلیق فرمایا۔[17]

کرسی کیسی ہے؟ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کرسی بھی موتی کی اور قلم بھی موتی کا ہے، قلم کی لمبائی 700 سال کی مسافت ہے اور کرسی کی لمبائی جاننے والے بھی نہیں جانتے۔[18]

کرسی کی وسعت نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ساتوں آسمان کرسی کے آگے ایسے ہیں جیسے صحرا میں ایک چھلا پڑا ہو اور عرش کرسی کے مقابلے میں اتنا بڑا ہے جیسے چھلے کے مقابلے میں صحرا۔[19] حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: کرسی کے چار پائے ہیں، جن میں سے ہر ایک آسمان و زمین سے زیادہ لمبا ہے، ساری دنیا کرسی کے سامنے ایسے ہے جیسے تم میں سے کسی کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔[20]

---

(1) تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص434 (2) شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص390 (3) تفسیر کبیر، پ12، ھود، تحت الآیۃ: 7، 6/320 (4) بخاری، 4/547، حدیث: 7423 (5) شرح المقاصد، 3/361 (6) تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص434، شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص390 (7) الانس الجلیل، 1/73، 74 ملخصاً (8) مسلم، ص1094، حدیث: 6748 (9) مراٰۃ المناجیح، 7/562 (10) پ29، الحاقۃ: 17 (11) خزائن العرفان، ص1050 (12) مسند البزار، 10/117، حدیث: 4181 (13) شعب الایمان، 4/230، حدیث: 4886 (14) جامع الصغیر، ص197، حدیث: 3289 (15) تاریخ بغداد، 12/444، رقم: 6926 (16) مجمع الزوائد، 4/241، حدیث: 6670 (17) تحفۃ المرید، ص: 434، 435 (18) کتاب العظمۃ، ص101، حدیث: 260 (19) کتاب العظمۃ، ص83، حدیث: 208 (20) کتاب العظمۃ، ص95۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ

سوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے کتنے فتاویٰ تحریر فرمائے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے ہزاروں فتاویٰ تحریر فرمائے ہیں، چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے 13 سال 10 ماہ 4 دن کی عمر میں پہلا فتویٰ "حُرمتِ رضاعت" (یعنی دودھ کے رشتے کی حرمت) پر تحریر فرمایا تو آپ کے والدِ محترم رئیسُ المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان نے آپ کی فقاہت دیکھ کر آپ کو مفتی کے مَنْصَب پر فائز کردیا، مفتی کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ طویل عرصے تک اپنے والدِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی سے فتاویٰ چیک کرواتے رہے اور اس قدر احتیاط فرماتے کہ والد صاحب کی تصدیق کے بغیر فتویٰ جاری نہ فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے 10 سال تک کے فتاویٰ جمع شدہ نہیں ملے، 10 سال کے بعد جو فتاویٰ جمع ہوئے وہ "اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّہ" کے نام سے 30 جلدوں پر مشتمل ہیں اور اردو میں اتنے ضخیم فتاویٰ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں کسی مفتی نے بھی نہیں دیئے ہوں گے، یہ 30 جلدیں تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات پر مشتمل ہیں اور ان میں چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات کے جوابات، دو سو چھ (206) رسائل اور اس کے علاوہ ہزارہا مسائل ضمناً زیرِ بحث بیان فرمائے ہیں۔ اگر کسی نے یہ جاننا ہو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کتنے بڑے مفتی تھے تو وہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فتاویٰ پڑھے، متأثر ہوئے بغیر نہیں رہے گا، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے فتاویٰ میں ایسے نکات بیان فرمائے ہیں عقل حیران رہ جاتی ہے کہ کس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ لکھے ہوں گے۔

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے
علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بھول کر ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو کیا کریں؟

سوال: اگر کوئی بھول کر ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر کپڑوں میں نجاست بقدرِ مانع (یعنی اتنی نجاست ہونا کہ جس سے نماز نہ ہو)[1] لگی ہو اور بھول کر ان میں نماز پڑھ لی بعد میں پتا چلا کہ کپڑے ناپاک تھے تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی، اگر وقت گزرنے کے بعد پتا چلا تو قضا کی نیّت سے پڑھنا ہوگی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بوڑھوں کی طاقت زبان میں!

سوال: کہا جاتا ہے کہ بوڑھوں کی طاقت زَبان میں ہوتی ہے، کیا یہ درست ہے؟

(1) نجاست کی اقسام اور اس کے احکام جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ کپڑے پاک کرنے کا طریقہ (مع نجاستوں کا بیان) اور بہارِ شریعت حصہ دوم پڑھئے۔

جواب: بڑھاپے میں انسان کا بدن کمزور اور چال سُست ہو جاتی ہے لیکن بعض بوڑھوں کی زبان طاقت وَر اور نِڈَر (بے باک) ہو جاتی ہے، جوان آدمی کسی کو کچھ بولتے ہوئے تھوڑا بہت ڈرتا ہے کہ میں نے کچھ اُلٹا بول دیا تو میری پٹائی ہو سکتی ہے، مگر بعض بوڑھے اُلٹا سیدھا جو دل میں آئے زَبان سے بول دیتے ہیں اور ذرا بھی نہیں ڈرتے شاید ان کے ذِہن میں ہوتا ہو کہ میں بوڑھا ہوں، کوئی مجھے مارے گا نہیں، اگر کوئی جھاڑے گا بھی تو چار آدمی میری حمایت کے لئے آجائیں گے کہ چھوڑو یار! بڑے میاں ہیں، جانے دو! شاید ان معنوں میں کہا جاتا ہو کہ "بوڑھوں کی طاقت زَبان میں ہوتی ہے۔"

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

حَرَم کے درخت کی مسواک بنانا کیسا؟

سوال: کیا حَرَم کے درخت کی مسواک بنا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں بنا سکتے، بہارِ شریعت میں ہے: حَرَم کے پیلو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/1190)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

پھل یا سبزی کاٹتے وقت دُرودِ پاک وغیرہ پڑھنا کیسا؟

سوال: پھل یا سبزی کاٹتے وقت دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پڑھ سکتے ہیں، البتّہ بِسْمِ اللہ پڑھ کر کاٹنا شروع کیجئے اور پھر دُرودِ پاک وغیرہ پڑھتے رہیے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

جمعہ کے دن کپڑے دھونا کیسا؟

سوال: جمعہ کے دن کپڑے دھونے سے کیا تنگدستی آتی ہے؟

جواب: نہیں آتی۔ میں نے تنگدستی کے کافی اسباب پڑھے ہیں مگر جمعہ کے دن کپڑے دھونے سے گھر میں تنگدستی آنے کا کہیں پڑھا ہو، یہ یاد نہیں۔(1)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں باپ، بہن بھائی وغیرہ کی قسم کھانا کیسا؟

سوال: بعض لوگ ماں باپ، بہن بھائی وغیرہ کی قسم کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرح کی قسم کھانے کا کہتے ہیں، کیا اس طرح کہنے سے قسم ہو جائے گی؟

جواب: اللہ پاک کے سوا کسی اور کی مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، یا تیرے سَر کی قسم، تیری جان کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی۔ قسم اللہ کریم کے ناموں اور صفات کی ہوتی ہے، جیسے اللہ پاک کی قسم، رحمٰن کی قسم، خدا کی عِزّت وجلال کی قسم۔(2)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ پاک کو عرش کا مالک یا عرش والا کہنا کیسا؟

سوال: اللہ پاک کو عرش کا مالک یا عرش والا کہنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے کہ اللہ کریم عرش و فرش کا مالک بھی ہے اور عرش و فرش والا بھی ہے۔ البتّہ یہ کہنا کہ اللہ عرش پر رہتا ہے یا عرش پر اللہ کا مکان ہے، کفر ہے۔ حضرت علّامہ سعدُ الدِّین مسعود تَفْتازانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ مکان میں ہونے سے پاک ہے تو جِہَت (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے، (اسی طرح) اُوپر اور نیچے ہونے سے بھی پاک ہے۔ (شرح عقائد، ص132) اللہ پاک کے لئے مکان ثابت کرنا کُفر ہے۔ (بحر الرائق، 5/203)(3)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

---

(1) تنگدستی کے اسباب جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "تنگدستی کے اسباب اور اُن کا حل" پڑھئے۔

(2) قسم کے بارے میں اہم معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "قسم کے بارے میں مدنی پھول" پڑھئے۔

(3) کُفریہ کلمات کے بارے میں اہم معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" پڑھئے۔

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) صفر اور ربیعُ الاوّل کے مہینے میں تعمیرات کروانا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ صفر یا ربیعُ الاوّل کے مہینے میں تعمیرات کا کام کرواسکتے ہیں یا نہیں، بعض لوگ ان مہینوں میں کام کرنے کو نقصان دہ اور منحوس سمجھتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صفر یا ربیعُ الاوّل یا کسی اور مہینے میں تعمیرات یا دیگر کوئی بھی جائز کام کرسکتے ہیں شرعاً اس کی کوئی بھی ممانعت نہیں اور کسی کا ان مہینوں میں کام کرنے کو نقصان دہ اور منحوس سمجھنا غلط و بے اصل ہے اور ایسی سوچ زمانۂ جاہلیت میں پائی جاتی تھی جس سے اسلام نے منع کردیا۔

نیز اس ماہ (یعنی صفر المظفر) میں سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طبیعت ناساز ہوئی تھی مگر اس وجہ سے اس ماہ کو منحوس نہیں کہہ سکتے کہ اگر ایسا ہو تو جس ماہ میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ظاہری وصال شریف ہوا وہ ماہ زیادہ منحوس قرار دینا پڑے گا جو کہ سراسر باطل ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

(2) صفر کے مہینے میں شادی کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا صفر کے مہینے میں شادی وغیرہ کرنا شریعت میں منع ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صفر کے مہینے میں نکاح کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ بعض لوگ صفر کے مہینے میں اس اعتقاد کی بنا پر شادی نہیں کرتے کہ اس مہینے میں بلائیں وغیرہ اترتی ہیں اور یہ منحوس مہینا ہے۔ یہ اعتقاد محض باطل و مردود ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اسے منحوس سمجھتے تھے تو سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو منحوس جاننے سے منع فرمادیا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

(3) وقتِ نکاح دولہا، دلہن سے کلمے سُننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نکاح کے وقت کسی دولہا یا دلہن سے کلمے نہ سُنے جائیں یا دو تین سے زیادہ وہ کلمے نہ سُنا سکے تو نکاح میں کوئی فرق پڑے گا یا نہیں؟ وضاحت فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نکاح میں کلمے پڑھنا لازم یا شرط نہیں ہے یعنی یہ سمجھنا کہ اگر کلمے نہیں پڑھیں گے تو نکاح منعقد ہی نہ ہوگا، یہ شرعاً درست نہیں، کیونکہ دو مسلمانوں کا نکاح گواہوں (دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں ایجاب و قبول کرنے سے ہو جاتا ہے، اس میں کلمے پڑھنا شرط نہیں۔ البتّہ نکاح کے وقت کلمے پڑھنا مستحسن عمل ہے کہ ان کلمات میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر ہے، اور ان کا ذکر نزولِ برکات کا سبب، خصوصاً اس اہم موقع پر ویسے ہی حصولِ برکت وسلامتی کے لئے کثرت سے ذکر کرنا مناسب ہے کہ اب سے دونوں کی نئی زندگی کا آغاز ہو رہا ہے، اور اس کا آغاز اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بابرکت نام سے کرنا نیک فال ہے۔

اس کے علاوہ نکاح کے موقع پر کلمے پڑھنے کا ایک مقصد توبہ و تجدیدِ ایمان کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ اگر دولہا کو کلمے یاد ہیں اور بھرے مجمع میں وہ پڑھ سکتا ہے تو پڑھ دے ورنہ بھری محفل میں اس کو شرمندگی سے بچانے کے لئے نکاح خواں اسے پڑھاتا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد نوید چشتی	ابوالصالح محمد قاسم القادری

(4) مدرسہ کے بچّوں کا وقف کے قراٰنِ پاک پر لکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مدرسہ میں دیئے گئے وقف کے قراٰنِ پاک جب حفظ و ناظرہ کے لئے بچوں کو پڑھنے کے لئے دیئے جاتے ہیں تو بچّے پہچان کے لئے قراٰنِ پاک پر نام لکھ لیتے ہیں اور اغلاط یاد رکھنے کے لئے نشان بھی لگا لیتے ہیں تو وقف کے قراٰنِ پاک میں ذاتی تصرف جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مدرسہ میں دیئے گئے وقف کے قراٰنِ پاک پر نام نہ لکھا جائے، انتظامیہ کو چاہئے کہ وقف کے قراٰنِ پاک کے تحفظ کیلئے اس پر خاص نمبر لکھ دے جس کا ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کر لے تاکہ اسے بچّوں کو دیتے وقت واضح طور پر معلوم ہو کہ کون سا قراٰنِ پاک کس بچّے کے حوالے کیا گیا ہے اور یوں بچوں کے استعمال شدہ کے درمیان فرق رہے اور وہ ایک دوسرے کا بھی استعمال نہ کریں اور وقف کی حفاظت بھی ہو۔ غلطیاں یاد رکھنے کے لئے نشان لگانا وقف میں ذاتی تصرف ہے جو کہ ناجائز ہے۔

البتّہ اگر کسی کا ذاتی قراٰنِ پاک ہے تو اُس پر نام بھی لکھ سکتے ہیں اور غلطیاں یاد رکھنے کے لئے نشان لگانا بھی جائز ہے لیکن اس میں بھی یہ خیال رکھا جائے کہ بڑے بڑے نشان نہ لگائے جائیں بلکہ حروف اور حرکات کے علاوہ خالی جگہ پر ایسی پینسل سے چھوٹا سا نشان لگانا چاہئے کہ جس کے نشان کو مٹایا جا سکتا ہو تاکہ بعد میں ان نشانات کو ختم کیا جا سکے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

(5) قرض لی جانے والی رقم کو موجودہ ویلیو پر لوٹانا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص کسی سے پندرہ بیس سال پہلے دس لاکھ روپے قرض لے اور اب واپس کرنا چاہتا ہے تو کیا شرعاً اس پر دس لاکھ ہی واپس کرنا لازمی ہے یا پھر آج کی ویلیو کے حساب سے زیادہ رقم بنتی ہے کیونکہ بیس سال پہلے دس لاکھ کی ویلیو بہت زیادہ تھی مگر آجکل وہ ویلیو نہیں ہے؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حکمِ شرعی یہ ہے کہ جتنے روپے بطورِ قرض لئے تھے اتنے ہی واپس کرنا لازم ہیں اس سے زیادہ نہیں، ویلیو کم ہو گئی ہو یا زیادہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، لہٰذا بیس سال پہلے اگر دس لاکھ روپے قرض لئے تھے تو اب دس لاکھ روپے ہی واپس کرنا لازم ہیں، قرض دینے والے کا زیادہ مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ بیس سال پہلے دس لاکھ کی ویلیو بہت زیادہ تھی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی	ابوالصالح محمد قاسم القادری

عموماً جن لوگوں کے الفاظ تیر بنتے ہیں عام طور پر جن لوگوں کو کسی پر تسلّط حاصل ہوتا ہے جب وہ بولتے ہیں تو تولتے نہیں، نتیجۃً ایسوں کی گفتگو مخاطَبین (سامنے والوں) کے دلوں پر تیر برسنے کے مترادف ہوتی ہے، مثلاً ٹیچر کی اسٹوڈنٹ سے گفتگو، والدین کی اولاد سے، نگران کی ماتحت سے، سیٹھ کی نوکر سے، شوہر کی بیوی سے، مالِک مکان کی کرائے دار سے۔ پھر زَبان کا دُرست استعمال نہ کرنے والوں کی اپنی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ہر وقت ٹینشن کے شکار، تکالیف میں مبتلا، اداسی ان کے چہروں پر چھائی رہتی، ان کی مسکراہٹ پھیکی پھیکی سی اور کم دورانیہ والی ہوتی ہے، لوگ ان کے قریب جانا پسند نہیں کرتے، جو مجبوری کی وجہ سے قریب ہوتے ہیں وہ دور ہونے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

پہلے تولو! بعد میں بولو! لہٰذا یہ سوچنا ضَروری ہے کہ میرے بولنے کا مقصد کیا ہے، کسی کا دل دُکھانا یا خوش کرنا، گالی دینا یا دعا دینا، کسی کی حوصلہ افزائی کرکے اس کے لئے ترقّی کی راہیں ہموار کرنا یا پھر کسی کی حوصلہ شکنی کرکے اسے ناکارہ بنا دینا وغیرہ، میری تمام مسلمانوں سے **فریاد** ہے کہ جس طرح ہم اپنے ہاتھ کو چلاتے ہوئے سوچتے ہیں کہ کہیں یہ کسی کو لگ نہ جائے یا کسی چیز سے ٹکرا کر زخمی نہ ہو جائے تو اسی طرح زَبان کے استعمال سے پہلے بھی ہمیں سوچنا اور اس مدنی پھول **"پہلے تولو! بعد میں بولو!"** پر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں احترامِ مسلم کا جذبہ عطا فرما کر پہلے تولنے اور بعد میں بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گزشتہ ماہ درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "ویران محل" کے 24 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کا دل جلوۂ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آباد فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 16 ہزار 717 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 63 ہزار 752 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "سیّدی قطبِ مدینہ" کے 18 صفحات پڑھ یا سُن لے اسے جنّتُ البقیع میں مدفن نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 64 ہزار 496 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 76 ہزار 96 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یااللہ! جو کوئی رسالہ "کراماتِ عثمانِ غنی" کے 30 صفحات پڑھ یا سُن لے اسے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خزانے سے حصّہ عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 17 ہزار 432 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 52 ہزار 121 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "دَرَخت لگایئے ثواب کمایئے" کے 23 صفحات پڑھ یا سُن لے اس کو سبز سبز گُنْبد کے سائے میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 1 ہزار 570 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 39 ہزار 183 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔

قارُون کا انجام

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

توریت کا بہترین قاری اللہ کریم کے نبی حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السَّلام کا چچا زاد بھائی (Cousin) **"قارُون"** اِنتہائی خوبصورت تھا، بے پناہ حُسن کی وجہ سے اُسے **"مُنَوَّر"** (یعنی چمک دار) کہا جاتا تھا، یہ بنی اسرائیل میں **"توریت شریف"** کا سب سے بہترین قاری تھا، جب تک یہ غریب تھا بہت حُسنِ اَخلاق سے پیش آتا تھا، لیکن جیسے ہی امیر ہوا مغرور اور خود پسند ہو کر منافق ہو گیا۔ **خزانوں کی چابیاں** اللہ پاک نے قارون کو اِتنے خزانے عطا فرمائے تھے کہ اُن خزانوں کی چابیاں اٹھانا ایک طاقتور جماعت پر بھی بھاری تھا، لوگ اُس کے خزانے کی بھاری چابیاں اٹھا کر تھک جایا کرتے تھے، جب قارون سفر پر نکلتا تو اُس کے خزانوں کی چابیاں خچروں (Mules) پر رکھی جاتی تھیں۔ **قارون کی شانِ بے شان** ایک مرتبہ قارون گھر سے اس حالت میں نکلا کہ سفید رنگ کے خچر پر لال رنگ کا قیمتی جوڑا پہنے ہوئے سوار تھا جبکہ خچر کی زِین (یعنی وہ گدّی جو جانور کی پیٹھ پر باندھی جاتی ہے) سونے کی تھی، اُس کے ساتھ ہزاروں لونڈیاں اور غلام ریشمی لباس اور زیورات پہنے سجے ہوئے گھوڑوں پر سُوار تھے۔ **سونے کا دروازہ اور تختے** اِسی طرح ایک مرتبہ قارون نے ایسا مکان بنوایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اُس مکان کی دیواروں پر سونے کے تختے بھی لٹکائے گئے تھے، بنی اسرائیل اس کے پاس کھانے پینے آتے تھے اور قارون کی تفریح کا سامان کیا کرتے تھے۔ **قارون کی نافرمانی** جب زکوٰۃ کا حکم نازِل ہوا تو قارون حضرتِ موسیٰ علیہ السَّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُن سے طے کیا کہ وہ اپنے تمام مال کا ہزارواں حصّہ زکوٰۃ کے طور پر دیا کرے گا، لیکن جب گھر آکر اُس نے حساب لگایا تو اُس کے مال کا ہزارواں حصّہ بھی بہت زیادہ بن رہا تھا، یہ دیکھ کر قارون نافرمان ہو گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو حضرتِ موسیٰ علیہ السَّلام سے بدگُمان کرنے کے لئے ایک بُری عورت کو 1000 دِینار (سونے کے سِکّے) اور 1000 دِرہم (چاندی کے سِکّے) دے کر اِس بات پر راضی کیا کہ وہ بھرے مجمع میں آپ پر تُہمت (یعنی گناہ کا الزام) لگائے۔ **قارون زمین میں دھنس گیا** چنانچہ جب آپ علیہ السَّلام وعظ و نصیحت کے لئے لوگوں کے درمیان تشریف لائے تو قارون نے کہا: بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ کا کردار ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ایک عورت آپ کے بارے میں ایسا ایسا کہتی ہے۔ آپ علیہ السَّلام نے اُس عورت کو بلایا اور اُسے اللہ پاک کی قسم دے کر ماجرا پوچھا تو وہ ڈر گئی اور قارون کی سکھائی ہوئی جھوٹی بات بولنے کے بجائے سب سچ بیان کرتے ہوئے قارون کی مُنافقت اور رِشوت دینے کا پول کھول دیا۔ یہ دیکھ کر آپ علیہ السَّلام روتے ہوئے سجدے میں گِر گئے اور عرض کی: اے اللہ! اگر میں تیرا رسول ہوں تو قارون پر غَضَب فرما! چنانچہ آپ کی اِس دُعا کے بعد قارون اپنے دوساتھیوں کے ساتھ پہلے گھٹنوں تک، پھر کمر تک، اِس کے بعد گردن تک اور پھر بالآخر پورا زمین میں دھنس گیا، اور یہی حال اس کے مال اور خزانے کا بھی ہوا۔

(ماخوذ از صراط الجنان، 7/319، 326، 329، 330)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ❀ غُرور و تکبّر اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے ❀ ہمارے پاس بڑا منصب ہو یا نہ ہو، زیادہ مال و دولت ہو یا نہ ہو، ہر حال میں عاجزی کرنی چاہئے ❀ جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے اور ❀ جو دولت و منصب کی وجہ سے نافرمانی کرتا ہے اُس کا انجام دنیا و آخرت میں ذِلّت اور رسوائی ہی ہوتا ہے۔

* ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بچّوں کی فرضی کہانی

اعلیٰ حضرت کون ہیں؟

ابو معاویہ عطّاری مدنی*

حماد اپنے بڑے بھائی عماد کے ساتھ بیٹھ کر مدنی چینل دیکھ رہا تھا، جس پر ”اعلیٰ حضرت اور شاعری“ کے بارے میں سلسلہ چل رہا تھا۔ **حماد** بھائی جان! یہ اعلیٰ حضرت کون ہیں؟ **عماد** ان کے بارے میں مجھے بھی نہیں پتا! ایسا کرتے ہیں کہ کل دوپہر کے وقت مدرسہ میں قاری صاحب سے پوچھ لیں گے۔ **حماد** یہ ٹھیک رہے گا۔ دوسرے دن جب یہ دونوں بھائی قراٰنِ پاک پڑھنے کیلئے **قاری صاحب** کے پاس پہنچے تو حماد کہنے لگا: **قاری صاحب!** آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ **قاری صاحب** جی بیٹا! کیا پوچھنا ہے؟ **حماد** رات کو مدنی چینل پر ایک سلسلہ آرہا تھا جس میں بار بار **”اعلیٰ حضرت“** کا نام لیا جارہا تھا، یہ اعلیٰ حضرت کون ہیں؟ **قاری صاحب** اعلیٰ حضرت ایک بہت بڑے عالِمِ دین اور وَلِیُّ اللہ تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی دینِ اسلام کی خوب خدمت کی اور اسلام کے دشمنوں کو بے نقاب کیا۔ اعلیٰ حضرت ہند کے شہر بریلی میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام ”محمد“ تھا لیکن دادا نے ”احمد رضا“ کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ **عماد** قاری صاحب! پھر ان کو **اعلیٰ حضرت** کیوں کہا جاتا ہے؟ **قاری صاحب** بڑے بڑے عالم اور مفتی بھی آپ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے سب لوگ آپ کی بہت عزّت اور احترام کرتے تھے اس لئے آپ سے محبت کرنے والے پیار سے آپ کو اعلیٰ حضرت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سے کمالات سے نوازا تھا، اتنے ذہین تھے کہ ساڑھے چار سال کی چھوٹی سی عمر میں آپ نے قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھ لیا۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص3) آپ کا حافظہ اتنا مضبوط تھا کہ صرف ایک ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کرلیا۔ 13 سال 10 ماہ 4 دن کی عُمر میں آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ دیا۔ آپ کئی فنون (Arts) کے ماہر (Expert) تھے، آپ نے تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں۔ قراٰنِ پاک کا ترجمہ بھی کیا جس کا نام ”کنزُالایمان“ ہے۔ **حماد** میں نے سنا ہے کہ وہ نعتیں بھی لکھا کرتے تھے۔ **قاری صاحب** جی ہاں! وہ نعتیں بھی لکھا کرتے تھے بلکہ انہیں نعت لکھنے میں کمال حاصل تھا، آپ کے زمانہ میں بڑے بڑے شاعر گزرے ہیں لیکن آپ کی اور ان کی شاعری میں جو بہت بڑا فرق ہے وہ **سچا عشقِ رسول** ہے جس نے آپ کو ان تمام شاعروں پر فضیلت دیدی۔ آپ نے ایک نعت ایسی بھی لکھی ہے جس میں عربی، فارسی، ہندی اور اردو چار زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ **عماد** **قاری صاحب!** کیا ان کی لکھی ہوئی نعتیں ایک جگہ پر مل سکتی ہیں؟ **قاری صاحب** جی ہاں! ان کی لکھی ہوئی نعتوں کو ایک کتاب میں جمع کردیا گیا ہے جس کا نام ”حدائقِ بخشش“ ہے۔ **حماد** ہم اسے ضَرور حاصل کریں گے اور پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتیں جھوم جھوم کر پڑھیں گے۔ **قاری صاحب** اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو خوش رکھے اور ہمیشہ اپنے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتیں پڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **حماد اور عماد** اٰمین! قاری صاحب آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں اللہ پاک کے دین کو مسلمانوں تک پہنچانے والے ایک بہت بڑے عالم کے بارے میں بتایا۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

نادان کی دوستی

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک اَژدہا اپنی بھوک مٹانے کے لئے شکار کرنے نکل پڑا۔ اسے ایک بندر نظر آیا جسے اُس نے موقع پاکر پکڑ لیا۔ بندر نے موت کو سامنے دیکھ کر شور مچانا شُروع کر دیا۔ قریب ہی کھیتوں میں ایک کسان نے بندر کی آواز سنی تو اس جانب بھاگتا ہوا آیا۔ کسان نے جب بندر کو اس حال میں دیکھا تو ترس کھا کر بڑی مشکل سے اُسے اژدہے سے بچالیا۔ بندر اس احسان کے بدلے میں کسان کا فرمانبردار ہوگیا اور وفادار دوست کی طرح اس کے ساتھ رہنے لگا اور کام کاج میں اس کی مدد کرنے لگا۔ کسان آرام کرتا تو بندر اس کی حفاظت کرتا اور مکّھیاں وغیرہ دور کرتا۔ گاؤں کے ایک سمجھدار شخص نے کسان سے کہا: میاں سنو! بندر سے دوستی اچّھی نہیں، وہ ایک بے عقل جانور ہے، تمہیں نقصان پہنچاسکتا ہے۔ کسان نے جواب دیا: آپ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھیں، مجھے اس بندر پر اعتماد ہے۔ دن گزرتے گئے اور بندر کسان کی خدمت کرتا رہا۔ ایک دن کسان سورہا تھا اور بندر اس پر بیٹھنے والی مکّھیاں اُڑارہا تھا، لیکن ایک مکّھی بار بار اس کے منہ پر آکر بیٹھ جاتی تھی۔ بندر اسے اُڑاتا وہ پھر آبیٹھتی جب کئی مرتبہ ایسا ہوگیا تو بندر بڑا تنگ ہوا اور غصّہ میں آکر ایک پتھر اُٹھایا اور زور سے اس مکّھی پر دے مارا۔ مکّھی تو اُڑ گئی مگر کسان پتھر لگنے سے شدید زخمی ہوگیا، اب اسے گاؤں کے اسی شخص کی نصیحت یاد آئی اور اس نے بندر کو اپنے پاس سے بھگادیا۔

پیارے پیارے مَدَنی منّو اور مَدَنی مُنّیو! (1) کوئی مصیبت میں نظر آئے تو ہمیں ضَرور اس کی مدد کرنی چاہئے۔ (2) بیوقوف کی دوستی دشمن کی دشمنی سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ (3) بیوقوف شخص اچّھے کام کو بھی خراب کردیتا ہے۔ (4) بڑوں کی بات ماننے میں بہت فائدے ہوتے ہیں۔

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بناکر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس ڈیزائننگ کی اچھی سی تصاویر بناکر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

* مُدرّس جامعۃُ المدینہ کنزُالایمان بابُ المدینہ کراچی

بچّوں کو سکھائیے!

Teach the Children

محمد عباس عطّاری مدنی*

"اَلتَّعَلُّمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ" یعنی بچپن میں سیکھنا پتھر پہ لکیر کی طرح ہے۔ عربی کی یہ کہاوت جتنی مشہور ہے اتنی ہی سچّی بھی ہے، بچّہ جو باتیں اور اخلاقیات سیکھتا ہے زندگی بھر انہی پر عمل کرتا ہے، چاہے وہ اچّھائی کا سیدھا راستہ ہو یا بُرائی کی تاریک وادی ہو۔ اگر آج ہم اپنے بچّوں کی مدنی تربیَت کریں گے تو ہی آگے چل کر وہ ملک و قوم کے خدمت گار اور معاشرے کے بہترین افراد بنیں گے۔ تربیتِ اولاد سے متعلّق کچھ مدنی پھول پیش خدمت ہیں:

1 بچّوں کو وقت کا پابند بنائیے اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ آپ کے بچّے وقت پر اسکول پہنچیں۔ اگر تاخیر سے اسکول پہنچیں گے تو سبق ضائع ہوگا، ٹیچر کی نظروں میں بچّے کا امیج خراب ہوگا، کلاس میں ریکارڈ خراب ہوگا، وغیرہ وغیرہ بہت سے نقصان ہوں گے۔ پابندیِ وقت کے لئے پیش بندی (دُور اندیشی) سے کام لیجئے، پہلے ہی ایسی تدابیر اختیار کیجئے کہ بچّے تاخیر کا شکار نہ ہوں۔ صُبح ناشتے اور بچّوں کی تیاری میں دیر نہ کیجئے، صبح جاگنے سے اسکول پہنچنے تک نظام الاوقات اس طرح منظّم کیجئے کہ بچّے اسکول ٹائم شروع ہونے سے 10 منٹ پہلے اسکول پہنچ جایا کریں اس پیش بندی کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کبھی تاخیر ہو بھی گئی تو کم از کم اسکول کے وقت پر ضَرور پہنچ جائیں گے۔ **2 ڈسپلن کا ذہن دیجئے** والدین کا کام یہیں ختم نہیں ہوجاتا کہ بچّے کو اسکول بھیج دیا اور ذمّہ داری ختم! بلکہ موقع بموقع خود بھی بچّے کی تربیَت کرتے رہنا چاہئے، اپنے بچّے کو ڈسپلن (Discipline) سکھائیے، انہیں سمجھائیے کہ "اسکول کے اصول کی پابندی کیا کریں، ٹیچرز کی بات مانیں، ان کا ادب کریں۔" ڈسپلن کی پابندی سے بچّوں کا ریکارڈ بھی اچھا رہے گا اور ٹیچرز کی نگاہوں میں عزت بھی بنے گی۔ **3 روزانہ ہوم ورک کروائیے** اسکول میں گھر کے لئے جو کام دیا جائے وہ بچّوں سے روزانہ لازمی کروائیے، اس کے لئے کوئی وقت مقرر کرلیجئے اور پابندیِ وقت کے ساتھ اپنی نگرانی میں ہوم ورک (Homework) مکمل کروائیے، اسکول کے کام میں بالکل بھی سمجھوتا مت کیجئے، آپ اس معاملے میں ذرا سی لچک دکھائیں گے تو بچے تو بچے ہیں وہ کھیل کود میں لگ جائیں گے اور ہوم ورک کی طرف سے بالکل غافل ہوجائیں گے، یوں ان کی پڑھائی خراب ہوگی، ریکارڈ خراب ہوگا، اسکول میں ٹیچر سرزنش کریں گے۔ آپ کی ذرا سی بے پروائی بچّوں کا مستقبل تاریک کرسکتی ہے۔ روز کا ہوم ورک روز کروائیں گے تو ان کی پڑھائی اچّھی ہوگی، ہر نیا سبق سمجھنے میں آسانی ہوگی، امتحانات میں بہت زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ **4 اسکول بیگ دیکھ لیجئے** بچّے کو ذہن دیں کہ ہوم ورک کے بعد اپنی کتابیں پنسل وغیرہ لازمی بیگ میں رکھیں، اِدھر اُدھر نہ پھینکیں، اپنی چیزوں کی خود حفاظت کرنے کی عادت بنائیں نیز اپنا معمول بنائیے کہ صُبح بچّوں کو اسکول روانہ کرنے سے پہلے ان کا بیگ چیک کیجئے، کتابیں پوری ہیں؟ کاپیاں سب موجود ہیں؟ پنسل، اسکیل وغیرہ اسٹیشنری سب موجود ہے نا! اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچّے کوئی کتاب وغیرہ گھر پر بھول کر نہیں جائیں گے نیز محترم والدین! آپ کو بھی معلوم رہے گا کہ بچّے کو اب کس چیز کی ضَرورت ہے! کیا کاپی ختم ہونے والی ہے یا نئی پنسل خریدنی ہے۔

ماں باپ کی دُعا اولاد کو کامیاب بناتی ہے! ہر نماز کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائیے اور دُعا کیجئے کہ "یااللہ! ہماری اولاد کو دین و دنیا کی کامیابی عطا فرما۔" اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

کچھ نیکیاں کمالے

عبد الماجد نقشبندی عطاری مدنی*

جُمُعہ کے دن کی جانے والی نیکیاں (قسط:2)

جمعہ کے دن کی جانے والی بعض نیکیاں ایسی ہیں جن کا تعلق خاص جمعہ کی نماز سے ہے جیسے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جلد مسجد جانا، باعمامہ نمازِ جمعہ ادا کرنا وغیرہ۔ ذیل میں ایسی ہی چند نیکیاں بیان کی جا رہی ہیں جن پر عمل کر کے ہم ڈھیروں ثواب کما سکتے ہیں۔ **نمازِ جمعہ کے لئے جلدی نکلنا** نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جلد مسجد جانے پر زیادہ اجر و ثواب کی بشارت ہے چنانچہ مصطفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشاد ہے: جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر آنے والے کا نام لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالٰی کی راہ میں **اُونٹ** صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو **گائے** صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو **مینڈھا** صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو **مُرغی** صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو **انڈا** صَدَقہ کرے اور جب امام (خطبے کے لئے) منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ (بخاری، 1/319، حدیث:929) حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اگر اَوّلاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اوّل ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/335) **نمازِ جمعہ باعمامہ ادا کیجئے** عمامہ شریف باندھنا سنّتِ مبارکہ ہے مگر خاص جمعہ کے دن اس سنّت پر عمل کرنے والے کے اجر و ثواب میں اللہ تعالٰی کئی گنا اضافہ فرما دیتا ہے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستّر جمعوں کے برابر ہے۔ (جامع صغیر، ص314، حدیث:5101) روزِ جمعہ عمامہ شریف باندھ کر نمازِ جمعہ پڑھنے والوں پر اللہ پاک اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں، چنانچہ اللہ کریم کے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ پاک اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، 2/394، حدیث:3075) حضرت علامہ ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُرُود بھیجنے کا مطلب رحمت نازل فرمانا اور فرشتوں کے دُرُود بھیجنے کا مطلب (اس بندے کے لئے) اِستغفار کرنا ہے۔ (فتح الباری، 12/131) **جمعہ کے دن کسی بھی وقت کی جانے والی نیکیاں** جمعہ کے دن کی جانے والی بعض نیکیاں ایسی ہیں جو وقت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ پورے دن میں کسی بھی وقت کی جاسکتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: **والدین کی قبروں پر حاضری** جس شخص کے والدین یا کسی ایک کا انتقال ہو گیا ہو تو اسے چاہئے کہ ان کی قبر کی زیارت کے لئے ضرور جایا کرے بالخصوص جمعہ کے دن کہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جُمُعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ تعالٰی اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (معجم اوسط، 4/321، حدیث:6114) اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: زیارت (قبور) کا افضل وقت روزِ جمعہ بعد نمازِ صُبح ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، 9/523) **سورۂ کہف پڑھنا** نبیِّ مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے اور بیتُ العتیق (یعنی کعبۂ مشرّفہ) کے درمیان ایک نور روشن کر دیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، 2/474، حدیث:2444)

(جمعۃ المبارک کے مزید فضائل اور احکام جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "فیضانِ جمعہ" پڑھئے)

* شعبہ فیضان صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المُبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

دشمن کو معاف کردو

1 ارشادِ حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم: جب تم اپنے دشمن سے بدلہ لینے پر قادر ہو جاؤ تو اس کے شکرانے میں اسے معاف کردو۔(الکواکب الدریۃ، قسم اول، 1/102)

ان میں سے نہ ہونا

2 ارشادِ حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم: ان لوگوں میں سے مت ہونا جنہیں نصیحت اسی وقت فائدہ دیتی ہے جب ملامت میں مبالغہ کیا جائے۔(المستطرف، 1/139)

لالچ کی چمک

3 ارشادِ حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم: لالچ کی چمک دیکھ کر عقل اکثر مار کھا جاتی ہے۔

(المستطرف، 1/128)

تجربات سے فائدہ اٹھانے کی اہمیت

4 ارشادِ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ: جو آدمی تجربات سے فائدہ نہ اٹھائے وہ بُلند مقام حاصل نہیں کرسکتا۔(احیاء العلوم، 3/230)

بات کرنا دوا کی طرح ہے

5 ارشادِ حضرت سیّدنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ: بات کرنا دوا کی طرح ہے، تھوڑی مقدار میں ہو تو فائدہ مند ہو گا اور اگر زیادہ ہو تو نقصان دہ ثابت ہو گا۔(حسن السمت فی الصمت، ص100)

بری صحبت کی نحوست

6 ارشادِ حضرت سیّدنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی: بُرے لوگوں کی صحبت کی نحوست سے نیک بندوں کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔(الکواکب الدریۃ، 2/86)

حسنِ اخلاق کی تعریف

7 ارشادِ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے، خوب بَھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حسنِ اخلاق ہے۔(ترمذی، 3/404)

سب سے افضل شخص

8 ارشادِ حضرت سیّدنا معاویہ بن قُرّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: اللہ پاک کے نزدیک لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جس کا سینہ کینے سے پاک ہو اور وہ غیبت سے بچتا ہو۔

(المستطرف، 1/148)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

کب کس مضمون کی آیات و احادیث پڑھی سنی جائیں؟

1 جب تک زیست (یعنی زندگی) ہے (مسلمان کو چاہئے کہ) آیات و احادیثِ خوف کے ترجمے اکثر سُنا اور دیکھا کرے اور جب وقت برابر (یعنی موت کا وقت) آجائے، (دوسرے لوگ) اُسے آیات و احادیثِ رَحمت مع ترجمہ سُنائیں کہ جانے کہ کس کے پاس جارہا ہوں تاکہ اپنے رب کے ساتھ نیک گمان کرتا اُٹھے۔

(فتاویٰ رضویہ، 9/82)

عالمِ دین کی اہمیت

2 عالمِ دین کو، جس کے علم کی طرف یہاں (یعنی اس کے شہر) کے لوگوں کو حاجت ہے اُسے ہجرت ناجائز ہے، ہجرت در کنار (عُلَما) اُسے سفر طویل کی اجازت نہیں دیتے۔
(فتاویٰ رضویہ، 21/282)

شیطان کس سے قریب ہے؟

3 جو شیطان کو دور سمجھتا ہے شیطان اس سے بہت قریب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/686)

حقوقُ العباد کی ایک احتیاط

4 جب وقت لوگوں کی نیند کا ہو یا کچھ نماز پڑھ رہے ہوں تو ذکر کرو جس طرح (چاہو) مگر نہ اتنی آواز سے کہ ان کو ایذا (تکلیف) ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/179)

نسب کے باعث تکبر کرنا

5 نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا، جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/255)

اپنے طور پر ترجمۂ قراٰن پڑھنے کا نقصان

6 قراٰنِ عظیم کے مطالب (معانی) سمجھنا بلاشبہ مطلوبِ اعظم ہے مگر بے علمِ کثیر و کافی کے ترجمہ دیکھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں بلکہ اس کے نفع (فائدہ) سے اس کا ضَرر (نقصان) بہت زیادہ ہے جب تک کسی عالم ماہر کامل سنّی دین دار سے نہ پڑھے۔
(فتاویٰ رضویہ، 23/382)

کفار سے کام سیکھنا کیسا؟

7 کوئی فی نفسہٖ جائز کام کفّار سے سیکھنے میں حَرَج نہیں اگرچہ انھیں کی ایجاد ہو جیسے گھڑی، تار، ریل وغیرہا۔
(فتاویٰ رضویہ، 23/458)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں

1 خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ میں رونا بھی اللہ پاک کی ایک نعمت ہے، جسے خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ میں رونا نہ آئے اُسے (ریاکاری سے بچتے ہوئے) رونے کی بتکلُّف کوشش کرنی چاہئے۔
(مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الاول 1439ھ)

بیعت کس لئے کی جائے؟

2 کسی بھی جامع شرائط پیر سے دُنیوی کام کے لئے بیعت نہ کی جائے بلکہ نفس و دل کی اصلاح، نیک اعمال کی کثرت کی توفیق، ایمان کی سلامتی و دین پر استقامت پانے کے لئے (بیعت) کی جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 22 صفر المظفر 1439ھ)

پاکستان بہت بڑی نعمت ہے

3 وطنِ عزیز پاکستان ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے اِس کی تعمیر میں ہم سب کو حصّہ لینا چاہئے۔ اے کاش! ہمارا ملک حقیقی معنوں میں اسلام کا مضبوط قلعہ بن جائے۔
(مَدنی مذاکرہ، 17 رمضان المبارک 1437ھ)

اچھی صحبت کی برکت

4 رَنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے، لہٰذا اچّھوں کی صحبت اپنایئے۔ (مَدنی مذاکرہ، 25 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

کھانسی کا گھریلو علاج

5 اگر کھانسی بہت زیادہ ہو تو ہر ایک گھنٹے بعد ایک عدد لونگ اچّھی طرح چبا کر لُعاب سمیت نِگلنا مفید ہے۔
(مدنی مذاکرہ، 4 رجب المرجب 1438ھ)

عالمِ دین بنایئے

6 ہر مسلمان کو چاہئے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالِم و عالِمہ ضَرور بنائے۔ (مَدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

کیا کوئی منحوس ہو سکتا ہے؟

محمد آصف عطاری مدنی*

ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل کی جانب چلے جارہے تھے۔ جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آرہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصے سے چیخا: "اُف! یہ تو بڑی بدشگونی ہے، کیا اس منحوس کو پتا نہیں ہے کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔" بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے کہا: "اس ایک آنکھ والے شخص کو باندھ دیا جائے، ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔" سپاہیوں نے اس شخص کو فوراً رسیوں سے باندھ دیا۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز شکار بڑا کامیاب رہا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: "واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!" جب شام ڈھلے واپسی پر بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے پیچھے پیچھے شکار کئے ہوئے جانوروں اور پرندوں سے بھری سواری بھی چلی آرہی تھی جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھولے نہ سمارہے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص زوردار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہئے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بِلا خوف پھر مخاطب ہوا: کہئے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے "میں یا آپ؟" میں نے آپ کو دیکھا تو رسیوں میں بندھ کر چلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کردیا اور بہت سا مال بھی دیا۔

کیا کوئی منحوس ہوسکتا ہے؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا کوئی تصوُّر نہیں یہ مَحْض وَہْمی خیالات ہوتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن بدشگونی کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: شرعِ مُطَہَّر میں اس کی کچھ اصل نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شگونِ بدگمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ مسلمان کو ایسی جگہ چاہئے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ" (اے اللہ! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللہُ تعالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، 29/641 ملخصاً)

شیطانی کام رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ یعنی اچھا یا بُرا شگون لینے کے لئے پرندہ اُڑانا، بدشگونی لینا اور طَرْق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔ (ابوداؤد، 4/22، حدیث: 3907)

بدشگونی حرام اور نیک فال لینا مستحب ہے حضرت سیّدنا امام محمد آفندی برکلی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی "اَلطَّرِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّة" میں لکھتے ہیں: بدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے۔ (طریقہ محمدیہ، 2/17، 24)

اچھے بُرے شگون کی مثالیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اچھی فال کو پسند فرماتے

* مُدیر (Chief Editor)
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

تھے۔(مسند احمد، 9/450، حدیث: 25036) اچھے شگون کی مثال یہ ہے کہ ہم کسی کام کو جارہے ہوں، کسی نے پکارا: "یارَشید (یعنی اے ہدایت یافتہ)"، "یاسَعِید (یعنی اے سعادت مند)"، "اے نیک بَخت" ہم نے خیال کیا کہ اچھا نام سُنا ہے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ہوگی جبکہ بدشگونی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص سفر کے ارادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلی راستہ کاٹ کر گزر گئی، اب اس شخص نے یہ یقین کرلیا کہ اس کی نُحوست کی وجہ سے مجھے سفر میں ضَرور کوئی نقصان اُٹھانا پڑے گا اور سفر کرنے سے رُک گیا تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص بدشگونی میں مبتلا ہوگیا ہے۔ **بدشگونی کے بھیانک نتائج** بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ تعالٰی پر اِعتماد اور توکّل کمزور ہوجاتا ہے اللہ کریم کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے ❁ تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے ❁ شیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے ❁ بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمتی اور تنگ دلی پیدا ہوجاتی ہے ❁ ناکامی کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلَط وَقْت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے ❁ بدشگونی کی وجہ سے آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں جن کے سبب رشتے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں ❁ جو لوگ اپنے اوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے، ایک شخص صبح سویرے اپنی دکان کھولنے جاتا ہے راستہ میں کوئی حادثہ پیش آیا تو سمجھ لیتا ہے کہ آج کا دن میرے لئے منحوس ہے لہٰذا آج مجھے نقصان ہوگا یوں ان کا نظامِ زندگی درہم برہم ہوکر رہ جاتا ہے ❁ کسی کے گھر پر اُلّو کی آواز سن لی تو اعلان کردیا کہ اس گھر کا کوئی فرد مرنے والا ہے یا خاندان میں جھگڑا ہونے والا ہے، جس کے نتیجے میں اس گھر والوں کے لئے مصیبت کھڑی ہوجاتی ہے ❁ نیا ملازم اگر کاروباری ڈیل نہ کرپائے اور آرڈر ہاتھ سے نکل جائے تو فیکٹری مالک اسے منحوس قرار دے کر نوکری سے نکال دیتا ہے ❁ نئی دلہن کے ہاتھوں اگر کوئی چیز گر کر ٹوٹ پھوٹ جائے تو اس کو منحوس سمجھا جاتا ہے اور بات بات پر اس کی دل آزاری کی جاتی ہے۔ **ماہِ صفر کو منحوس جاننا** بدشگونی لینا عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سُن کر حیران رہ جاتا ہے۔ نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتے ہیں خصوصاً اس کی ابتدائی تیرہ تاریخیں جنہیں "تیرہ تیزی" کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے وغیرہ۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہوسکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیعُ الاوّل، جمعۃُ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینا یا دن منحوس نہیں ہوسکتا۔ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صفرُ المظفر کے بارے میں وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: "لَاصَفَرَ" صفر کچھ نہیں۔(بخاری، 4/24، حدیث: 5707) حضرت علّامہ شاہ عبد الحق محدثِ دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(اشعۃ اللمعات(فارسی)، 3/664)

یہ مضمون مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بدشگونی" سے ماخوذ ہے، کیلئے یہ کتاب مکمل پڑھئے۔ یہ کتاب تفصیلات دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤنلوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

کیسا ہونا چاہئے؟

(قسط:2)

دوست کسے بنائیں؟

Who to Make Friend?

راشد علی عطاری مدنی*

دوست کی مدد کا صِلہ حضرت سیّدنا ابوعبدُاللہ محمد واقِدی قاضی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بڑی تنگدستی تھی اور عید روز بروز قریب آرہی تھی، ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا، میں اپنے ایک تاجر دوست کے پاس گیا اور اپنی حالتِ زار بیان کی، انہوں نے فوراً مجھے ایک مُہر بَند تھیلی دی جس میں بارہ سو درہم تھے، میں گھر آیا اور وہ تھیلی گھر والوں کے حوالے کر دی، گھر والوں کو کچھ ڈھارس ہوئی کہ اب عید اچّھی گزر جائے گی، ابھی ہم نے اس تھیلی کو کھولا بھی نہ تھا کہ میرا ایک دوست میرے پاس آیا جس کا تعلّق سادات کے گھرانے سے تھا، اس کے حالات بھی ہماری ہی طرح تھے، اس نے کہا کہ مجھے کچھ رقم قرض دے دو۔ اس کی بات سُن کر میں اپنی زوجہ کے پاس گیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا، وہ کہنے لگی: "اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟" میں نے کہا: "ہم اس طرح کرتے ہیں کہ آدھی رقم اس سیّد زادے کو قرض دے دیتے ہیں اور آدھی ہم خرچ میں لے آئیں گے، اس طرح دونوں کا گزارہ ہو جائے گا۔ یہ سُن کر میری زوجہ نے عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبا ہوا جملہ کہا جس نے میرے دل میں بہت اثر کیا، وہ کہنے لگی: "جب آپ جیسا ایک عام شخص اپنے دوست کے پاس اپنی حاجت مندی کا سوال لے کر گیا تو اس نے آپ کو بارہ سو درہم کی تھیلی عطا کی اور اب جبکہ آپ کے پاس دونوں جہاں کے سردار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اولاد میں سے ایک شہزادہ اپنی حاجت لے کر آیا ہے تو آپ اسے آدھی رقم دینا چاہتے ہیں کیا آپ کا عشق اس بات کو گوارا کرتا ہے؟ اپنی زوجہ سے یہ مَحبت بھرا کلام سُن کر میں نے وہ ساری رقم اٹھائی اور بخوشی اپنے دوست کو دے دی، وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ میرا وہ سیّد زادہ دوست جیسے ہی اپنے گھر پہنچا تو اس کے پاس میرا وہی تاجر دوست آیا اور اس سے کہا: "میں ان دنوں بہت تنگ دستی کا شکار ہوں، مجھے کچھ رقم اُدھار دے دو۔" یہ سُن کر اُس سیّد زادے نے وہ رقم کی تھیلی میرے اس تاجر دوست کو دے دی جو میں اسی سے لے کر آیا تھا، جب میرے اس تاجر دوست نے وہ رقم کی تھیلی دیکھی تو فوراً پہچان گیا اور میرے پاس آکر پوچھنے لگا: "جو رقم تم مجھ سے لے کر آئے ہو، وہ کہاں ہے؟" میں نے اسے تمام واقعہ بتایا تو وہ کہنے لگا: "اِتّفاق سے وہی سیّد زادہ میرا بھی دوست ہے، میرے پاس صرف یہی بارہ سو درہم تھے جو میں نے آپ کو دے دیئے، آپ نے اس سیّد زادے کو دیئے اور اس نے وہ مجھے دے دیئے اس طرح ہم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دی اور دوسرے کی خوشی کی خاطر اپنی خوشی قربان کر دی۔"

ہمارے اس واقعے کی خبر کسی طرح حاکمِ وقت یحیٰ بن خالد برمکی کو پہنچ گئی، اس نے فوراً اپنے قاصد کے ہاتھ پیغام دیا: میں اپنی کچھ مصروفیات کی بنا پر آپ کی طرف سے غافل رہا اور مجھے آپ کے حالات کے بارے میں پتا نہ چل سکا، اب میں

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

غلام کے ہاتھ دس ہزار دینار بھیج رہا ہوں، ان میں سے دو ہزار آپ کیلئے، دو ہزار آپ کے تاجر دوست کیلئے اور دو ہزار اس سیّد زادے کیلئے باقی چار ہزار دینار تمہاری عظیم و سعادت مند بیوی کیلئے کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ غنی، افضل اور عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیکر ہے۔

(عیون الحکایات، ص125 ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رشتے سارے ہی قابلِ قدر ہوتے ہیں لیکن دوستی کے رشتے میں ایک الگ ہی مُرُوَّت و لحاظ پایا جاتا ہے۔ مذکورہ سچے واقعہ سے معلوم ہوا کہ ایک اچّھا دوست کیسا ہوتا ہے، ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ دوستی اچّھے اعمال و تعلقات کی بنا پر ہو یا بُرے کاموں کے حوالے سے البتّہ اسے اہمیت دی جاتی ہے لیکن یاد رکھئے! حقیقت میں دوستی وہی ہے جو اچھائی پر مبنی ہو۔ بحیثیتِ مسلمان ہماری دوستی و ناطہ صرف اسی سے ہونا چاہئے جو ہمیں دنیا کے ساتھ ساتھ نہیں بلکہ دنیا سے پہلے آخرت کا فائدہ پہنچائے۔ ذیل میں ذکر کیا جائے گا کہ اسلامی تعلیمات اور حقیقی انسانی معاشرے کی روشنی میں ہم کس طرح کے لوگوں سے دور رہیں، نیز ایک سچّے اور باوفا دوست کے اوصاف کیا ہیں؟

بدمذہب و بے دین سے دوستی نہ کرو بعض لوگ دوستی کے معاملے میں دین کو اہمیّت نہیں دیتے حالانکہ یہ بہت ہی خطرناک ہے۔ بدمذہبوں کے بارے میں فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(مسلم، ص17، حدیث:7)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوستی صرف ساتھ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے کا نام نہیں ہے، جس سے دوستی ہوتی ہے زندگی کے کئی موڑوں پر اس سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے دوست کے انتخاب میں بزرگوں کے فَرامین و نَصائح کو لازمی پیشِ نظر رکھنا چاہئے چنانچہ **ان پانچ سے دوستی نہ کرو** حضرتِ سیّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حسین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما نے اپنے بیٹے حضرتِ سیّدُنا امام باقر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نصیحت فرمائی کہ پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرنا، (1) فاسق کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ وہ تجھے ایک یا ایک سے کم لقمہ کے بدلے میں بیچ دے گا، لقمے کا لالچ کرے گا لیکن اسے حاصل نہیں کر سکے گا۔ (2) بخیل کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ وہ ایسے وقت میں تجھ سے مال روک لے گا جب تجھے اس کی سخت حاجت و ضرورت ہوگی۔ (3) جھوٹے کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ وہ سَراب کی طرح ہے جو تجھ سے قریب کو دور اور دور کو قریب کر دے گا (یعنی دھوکا دے گا)۔ (4) اَحمق (بے وقوف) کی صحبت اختِیار کرنے سے بچنا کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نقصان پہنچا دے گا۔ (5) رشتہ داروں سے قطع تعلّق کرنے والے کی صحبت میں بیٹھنے سے بچنا کیونکہ میں نے کتابُ اللہ میں تین مقامات پر اسے ملعون پایا ہے (یعنی ایسے پر لعنت کی گئی ہے)۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/215، رقم:3745)

سچے اور باوفا دوست کے اوصاف ✱ سچّا دوست بھروسامند، وفادار اور رازدار ہوتا ہے۔ ✱ غموں میں شریک ہونے والا اور خوشیوں میں یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ ✱ کسی بھی معاملے میں مفید مشورہ دینے والا اور غلط قدم اٹھانے سے روکنے والا ہوتا ہے۔ ✱ خود غرضی سے پاک ہوتا ہے۔ ✱ ضرورت کے وقت ساتھ دینے والا ہوتا ہے۔ ✱ غلطیوں پر معاف کرنے والا اور اچّھائیوں پر حوصلہ افزائی کرنے والا ہوتا ہے۔ ✱ اچّھا دوست اپنے دوست کو بُرائی و گُناہ میں تنہا نہیں چھوڑتا بلکہ اسے نیکیوں کی طرف لانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ ✱ مخلص دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کی عزّت کو اپنی عزت سمجھے اور اپنے دوست کی غیر موجودگی میں اُس کی عزت نہ اُچھالے۔ ✱ مخلص دوست کی نظر عیش و آرام یا دولت پر نہیں بلکہ اچھائیوں اور اچّھی عادات پر ہوتی ہے۔

Excellence of offering Condolence

تعزیت کے فضائل

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

"موت" ایک اٹل حقیقت ہے، جس کا ذائقہ ہر جان کو چکھنا ہے اور اس حقیقت کو ہر شخص تسلیم کرتا ہے۔ کسی بھی شخص کے مرنے سے اس کے گھر والوں پر گویا قیامت ٹوٹ پڑتی ہے، ایسے موقع پر قریبی رشتہ داروں کا رنج و غم میں مبتلا ہونا ایک فطری عمل ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی تعزیت سے میّت کے عزیزوں کو نہ صرف حوصلہ ملتا ہے بلکہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حال میں تنہا نہیں چھوڑا۔ اسلام نے ایسے مبارک اصول دیئے ہیں کہ زندگی کے سفر میں کوئی تنہا نہ رہے۔ غور کیجئے! جب کوئی اپنا دنیا چھوڑ کر جا چکا ہو، سوگواروں کا دل اس کے غم میں ڈوبا ہو اور بندہ تصویرِ غم بنا ہو ایسے میں کوئی اسلامی بھائی آکر دل کو ڈھارس دے، دل جوئی کی باتیں کرے اور شاہراہِ حیات پر سفر جاری رکھنے کا حوصلہ دے تو احساس ہوتا ہے کہ دینِ اسلام کا دیا ہوا طریقۂ تعزیت کتنا خوبصورت ہے۔ عُموماً مرنے والے کے عزیز، رشتہ دار اور دوست احباب میں سے کچھ تو جنازے میں شریک ہوجاتے ہیں، جبکہ کچھ بوجوہ اس میں شرکت سے محروم رہتے ہیں۔ وہ کب میت کے اہلِ خانہ کے پاس آئیں اور ان کا غم غلط کریں، اس کے لئے شریعت نے وقتِ موت سے تین دن تک مقرّر فرمائے ہیں، اِس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔
(جوہرۃ نیرۃ، 114، ردالمحتار 3/177)

تعزیت کی تعریف اور حکم مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا تعزیت کہلاتا ہے اور یہ مسنون (یعنی سنّت) ہے۔ (بہارِ شریعت، 852/1 ماخوذاً، اردو لغت، 293/5 ماخوذاً) کوئی بھی مصیبت پہنچے اس پر صَبْر کی تلقین تعزیت کے زمرے میں آئے گی۔ پہلے کے مسلمان دوسروں کے غم کو اپنا غم سمجھتے تھے۔ اب یہ تأثر ختم ہوتا جارہا ہے اور تعزیت محض رسم کی حیثیت اختِیار کرتی جارہی ہے۔

حکایت حضرت سیِّدُنا اعمش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں؟ (احیاء العلوم، 5/235)

2 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1) جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے، اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔
(ترمذی، 2/338، حدیث: 1075)

(2) جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔

(معجم اوسط، 6/429، حدیث: 9292)

تعزیت کے فوائد اس میں کوئی شک نہیں کہ اہلِ میت صدمے سے چُور ہوتے ہیں اور کئی اندیشوں میں گھرے ہوتے ہیں ایسے نازک وقت میں انہیں سہارا دینا بہت بڑی مدد ہے۔ اسی طرح تعزیت سے اہلِ میّت کی مصیبت میں تخفیف ہوتی اور ان کی ضَرورتوں کی تکمیل کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ یہ موقع مسلمان میّت کے لئے دعائے مغفرت کرنے اور نیک اعمال کرکے ان کا ثواب میّت کو ایصال کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ تعزیت مسلمانوں میں یکجہتی اور ہمدردی کے فروغ کے ساتھ صلہ رحمی، دل جوئی اور خیر خواہی جیسے نیک کاموں کا ذریعہ ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتسلیم کی رضا ملتی ہے۔

تعزیت کے آداب 1 مُسْتَحَب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ (بہارِ شریعت، 1/852 بتصرف) 2 تعزیتی الفاظ نرم ہوں جو تسلی، صَبْر اور دلجوئی پر مشتمل ہوں۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں کہ دورانِ تعزیت غم کا اظہار کرنا چاہئے۔ (احیاء العلوم، 2/264) 3 تعزیت کے نام پر جمع ہو کر خوش گپیوں میں لگنے کے بجائے بنیتِ ایصالِ ثواب ذکر واذکار میں مصروفیت میت اور اپنی آخرت کی بہتری کا بھی باعث بنے گی۔

حضرت سیّدتنا شَیْمَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

حضرت سیّدتنا شَیْمَاء سعدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا اصل نام حُذَافَۃ بنتِ حَارِث تھا لیکن نام پر "شَیْمَاء" لقب غالب آگیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا حضرتِ سیّدتنا حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سگی بیٹی اور حُضُور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضاعی (دودھ شریک) بہن ہیں۔

(سیرۃ ابنِ ہشام، ص 66، 67)

قبولِ اسلام مسلمانوں کی جب قبیلۂ ہَوازِن سے جنگ ہوئی اور ان کے لوگ مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی ہوئے تو ان میں رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ رضاعی بہن بھی شامل تھیں۔ آپ اس وقت تک ایمان نہ لائی تھیں۔ قید ہونے کے بعد بارگاہِ نبوی میں عرض کی: میں آپ کی رضاعی بہن ہوں، (چونکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں بچپن کے بعد اب دیکھا تھا اس لئے) فرمایا: اس کی کیا علامت ہے؟ (کہ تم میری رضاعی بہن ہو؟) انہوں نے ایک نشانی دکھائی جسے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پہچان گئے اور اپنا بچپن یاد کرکے آب دیدہ ہوگئے پھر اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر انہیں نہایت عزّت و احترام سے بٹھایا اور فرمایا: "اگر تم میرے پاس رہنا چاہو تو نہایت سکون سے رہو، اگر اپنے قبیلے میں واپس جانا چاہو تو تمہیں اختیار ہے۔" انہوں نے خوش دلی سے اسلام قبول کیا اور واپس اپنے قبیلے میں جانا اختیار کیا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں انعامات سے نواز کر رُخصت فرمایا۔ (الاستیعاب، 4/425، رقم: 3437 ملخصاً)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لوری دیتیں آپ رضی

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اللہ تعالٰی عنہا اپنی والدۂ ماجدہ کا ہاتھ بٹاتے ہوئے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دیکھ بھال میں دلچسپی لیا کرتیں چنانچہ ”الاصابہ“ میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گود میں بہلاتے ہوئے یہ لوری دیا کرتی تھیں:

يَا رَبَّنَا اَبْقِ لَنَا مُحَمَّدَا حَتّٰى اَرَاهُ يَافِعاً وَاَمْرَدَا

ثُمَّ اَرَاهُ سَيِّداً مُسَوَّدَا وَاكْبِتْ اَعَادِيَهِ مَعاً وَالْحُسَّدَا

وَاَعْطِهِ عِزّاً يَدُوْمُ اَبَداً

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 8/206)

”اے ہمارے رب! ہمارے لئے محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو باقی رکھنا، تاکہ میں انہیں بھرپور جوان ہوتا دیکھ سکوں، پھر میں اِنہیں سردار کے روپ میں دیکھوں اور (اے اللہ!) ان کے دشمنوں اور حاسدین کو ذلیل و رُسوا کرنا جبکہ انہیں دائمی عزت دینا۔“

چاند سے بھی بڑھ کر حُسن سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لوری دیتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار اس طرح بھی کیا:

مُحَمَّدٌ خَيْرُ الْبَشَرْ مِمَّنْ مَّضٰى وَمَنْ غَبَرْ

مَنْ حَجَّ مِنْهُمْ اَوِ اعْتَمَرْ اَحْسَنُ مِنْ وَّجْهِ الْقَمَرْ

مِنْ كُلِّ اُنْثٰى وَذَكَرْ مِنْ كُلِّ مَشْبُوْبٍ اَغَرّ

جَنِّبْنِي اللهُ الْغِيَرْ فِيْهِ وَاَوْضِحْ لِيَ الْاَثَرْ

”حج و عمرہ کرنے والوں میں سے جو گزر چکے ہیں اور جو موجود ہیں حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ خوبصورت اور روشن چہرے والے تمام مَردوں اور عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہیں بلکہ آپ کا حُسن و جَمال تو چاند سے بھی بڑھ کر ہے۔ اے میرے رب! مجھے حَوادِثِ زمانہ سے بچا اور مجھ پر ان کے نشانات کو واضح فرمادے۔“ (سُبُل الہدیٰ والرَّشاد، 1/381)

بادل سایہ فگن رہتا بچپن میں ایک دن نور والے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دوپہر کے وقت حضرتِ سیّدتنا شیماء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہمراہ گھر سے باہر تشریف لے گئے، گرمی بہت تھی، حضرت سیدتنا حلیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تلاش میں نکلیں، کیا دیکھتی ہیں کہ حضرتِ شیماء رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گود میں لئے یہ اشعار پڑھ رہی ہیں۔

هٰذَا اَخٌ لِيْ لَمْ تَلِدْهُ اُمِّيْ

وَلَيْسَ مِنْ نَّسْلِ اَبِيْ وَعَمِّيْ

فَدَيْتُه مِنْ مُخْوِلٍ مُعِمّ

فَاَنْمِهِ اللّٰهُمَّ فِيْمَا تُنْمِيْ

”یہ میرے وہ بھائی ہیں جو میری ماں سے پیدا نہیں ہوئے اور یہ میرے والد اور چچا کی نسل سے بھی نہیں ہیں لیکن میں ان پر اپنے معزز ماموں اور چچا فدا کرتی ہوں، اے اللہ تو ان کی بہترین پرورش فرما“

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: اے شیماء! انہیں اس گرمی میں لئے کہاں آگئی ہو؟ عرض کی: اے ماں! ان کو گرمی نہیں پہنچ رہی! کیونکہ دھوپ سے حفاظت کے لئے ان پر ایک بادل سایہ فگن رہتا ہے جب یہ چلتے ہیں تو بادل بھی چل پڑتا ہے جب یہ رُک جاتے ہیں تو بادل بھی رُک جاتا ہے۔ (سیرۃ حلبیہ، 1/150 ملتقطاً، سبل الہدیٰ والرشاد، 1/381)

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دالیں اور مسالا جات کیسے محفوظ کریں؟

اُمِّ نور عطاریہ

دیہی علاقوں میں جب چاول اور گندم وغیرہ کی فصل کٹتی ہے تو گھریلو استعمال کے لئے کئی مہینوں تک اسے اسٹور کیا جاتا ہے، اسی طرح شہروں میں بھی دالیں، چاول اور دیگر مسالا جات وغیرہ ہفتے، 15 دن یا مہینے بھر کے لئے ایک ہی بار خرید لئے جاتے ہیں اوّلاً تو چاہئے کہ صرف ضَرورت کے مطابق ہی خریداری کی جائے ثانیاً یہ کہ ان کی حفاظت کی جائے، کیونکہ ایسی صورت میں اگر حفاظتی تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو خراب ہونے اور سُرسُری وغیرہ لگنے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، گندم، چاول، دالیں اور دیگر اس طرح کے راشن میں اگر سُرسُری وغیرہ لگ بھی جائے تو اسے ضائع نہ کریں بلکہ مناسب دھوپ لگوا کر صاف کرکے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ یہاں انہیں خراب ہونے اور سُرسُری وغیرہ پڑنے سے محفوظ رکھنے کے لئے چند گھریلو طریقے پیش کئے جاتے ہیں:

❀ آٹے، چاول، دالوں، بیسن اور میدے وغیرہ کو جلد کیڑا لگ جاتا ہے یہ مسئلہ برسات کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے، اس لئے ان کے ڈبے اور پیکٹ وغیرہ اچھی طرح بند کرکے رکھیں اور ان میں چند تیز پات (Bay-leaf) یا نیم کے پتے رکھ دیئے جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیڑا نہیں لگے گا۔ ❀ ہلدی، مرچ اور دیگر مسالے وغیرہ جن ڈبوں میں رکھتے ہیں انہیں ہر دو ماہ بعد ضرور صاف کرلیں، بہتر ہے کہ دھو کر اچھی طرح سُکھا لیں اور کپڑے سے صاف کرکے مسالے ڈالیں۔ ❀ دالیں، چنے، سوجی اور بیسن وغیرہ کے پیکٹ فریزر میں بھی محفوظ کئے جاسکتے ہیں، جتنی ضرورت ہو نکال لیجیے البتہ یہ خیال رہے کہ فریزر سے نکال کر زیادہ دیر تک باہر نہ رکھیں کیوں کہ نمی کی وجہ سے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ❀ جو دالیں وغیرہ فریزر سے باہر محفوظ کریں انہیں بھی نمی و پانی سے بچا کر رکھیں۔ ❀ دالیں پکانے سے پہلے پانی میں بھگو کر رکھی جاتی ہیں، بعض تو رات ہی کو بھگو دیتے ہیں تاکہ صُبح تک نرم ہوجائیں، موسم کے لحاظ سے پانی کا تبدیل کرنا ضروری ہے، گرمیوں میں 4 سے 5 گھنٹے جبکہ سردیوں میں 10 سے 11 گھنٹے کے اندر پانی لازمی تبدیل کردیں وگرنہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ❀ چاولوں کو نمک اور ہلدی مل دی جائے یا بورک ایسڈ پاؤڈر (Boric acid powder) ملا دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خراب نہیں ہوں گے۔ ❀ سوجی کو ہلکا سا بھون کر رکھ لیں تو اس میں کیڑے نہیں پڑتے۔ ❀ چینی کے ڈبہ میں چار پانچ لونگ ڈال دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چیونٹیوں سے بچاؤ رہے گا۔ ❀ مسالوں میں گیلا چمچہ مت ڈالیں۔ ❀ کچن کی الماریاں ہر ماہ صاف کرکے کیو پیکس پاؤڈر جو کہ کیڑے وغیرہ مارنے کے لئے ہوتا ہے چھڑک دیں اور اس کے اوپر خاکی کاغذ بچھادیں یا ایک اسپرے بوتل میں سرکہ ڈال کر الماری میں اسپرے کریں، چوبیس گھنٹے بعد خشک کپڑے سے اچھی طرح صاف کرکے سامان رکھ دیں، مسالا جات اور دالیں چیک کرلیں کہ اُن میں کیڑا نہ لگا ہو اِس کے علاوہ کیبنٹ میں چند تیز پات ضَرور رکھیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ الماری کیڑوں سے محفوظ رہے گی۔ ❀ کوشش کریں کہ معیاری مسالا جات خریدیں جن مسالوں میں ملاوٹ ہوتی ہے وہ جلدی خراب ہوجاتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں اپنی ان نعمتوں کی حفاظت کی توفیق بخشے اور ان سے بڑھ کر اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عدتِ وفات والی خاتون ایک ہی کمرے میں رہے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عدّتِ وفات گزارنے والی خاتون کیا گھر کے مختلف کمروں میں جاسکتی ہے؟ نیز کیا صحن میں بھی اس کا آنا ٹھیک ہے یا نہیں؟ لوگوں سے سُنا ہے کہ ایک کمرے سے دوسرے میں بھی نہیں جاسکتی اور نہ ہی صحن میں آسکتی ہے اس بارے میں راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حکم شریعت یہ ہے کہ عدّت گزارنے والی خاتون پر لازم ہے کہ شوہر کے اسی گھر میں عدّت گزارے اور گھر تمام کا تمام ایک ہی مکان کہلاتا ہے لہٰذا اس کے مختلف کمرے، صحن یہ سب مل کر ایک ہی جگہ ہے تو ایسی خاتون اس گھر کے تمام کمروں میں بھی جاسکتی ہے اور صحن میں بھی پردے کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھ سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں البتّہ اگر مکان کا کچھ حصّہ شوہر کا ہو اور بقیہ حصّہ کسی اور کی ملکیت ہے جیسے بعض اوقات ایک بڑا مکان بھائیوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے لیکن پھر اسے باقاعدہ حد بندی کرکے تقسیم کر دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں عدت والی عورت کو شوہر والے حصے میں ہی جانے کی اجازت ہوگی بقیہ حصہ میں نہیں، اور کسی گھر میں متعدد پورشن ہوں جیسے فلیٹوں میں ہوتا ہے تو صرف شوہر والے پورشن پر ہی رہائش رکھ سکتی ہے، دوسری جگہ پر نہیں نیز اگر صحن بھی مشترکہ ہے جیسے کئی مکانوں پر مشتمل کوئی اپارٹمنٹ ہو جس کا صحن ایک ہی ہو تو اس مشترکہ صحن میں بھی آنے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ اب اس صحن کی حیثیت ایک راستے کی طرح ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو صالح محمد قاسم القادری	ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی

عورت کا اپنے غیر محرم پیرو مرشد سے پردہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جوان عورت بال، کلائیاں اور چہرہ کھول کر اپنے غیر محرم پیرو مرشد کے سامنے آسکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت کا جس طرح نامحرم اجنبی شخص سے پردہ کرنا فرض ہے اسی طرح عورت کا اپنے نامحرم پیر و مرشد سے پردہ کرنا بھی فرض ہے کہ پردے کے معاملے میں دونوں کا حکم یکساں ہے، لہٰذا عورت کا بال یا کلائیاں کھول کر اپنے نامحرم پیر کے سامنے آنا حرام اور اسی طرح چہرہ کھول کر آنا بھی سخت منع ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو صالح محمد قاسم القادری	عبد الرب شاکر عطاری مدنی

حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَدْہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا تعارف اور ان کا پیشہ

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی*

پیشوائے اُمّت، زاہدوں کے سردار، عارف باللہ حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَدْہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم امامُ الائمّہ، سراجُ الاُمّہ امامِ اعظم ابو حنیفہ، حضرت سفیان ثَوری اور حضرت فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کے صحبت یافتہ تھے۔ آپ کی ولادت سن 100ھ کے آخر میں حج کے موقع پر مکۂ مکرمہ میں ہوئی جبکہ آپ کا تعلق بَلْخ سے تھا اور بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ ایک دن آپ شکار کے لئے گئے، وہاں آپ کو غیبی آواز آئی جس سے آپ کے دل کی دنیا بدل گئی اور آپ نے دنیا کو خیرباد کہہ دیا۔ ایک قول کے مطابق آپ کا وصال 162ھ میں ہوا اور مزارِ مبارک شام میں حضرت سیّدنا لوط علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے مزارِ مبارک کے پاس ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/ 294، 295، 300، رسالہ قشیریہ، ص22، تذکرۃ الاولیاء، ص87، 88) **ذریعۂ آمدن** آپ رزقِ حلال حاصل کرنے کے لئے چھوٹے موٹے کام کرنے میں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کرتے تھے چنانچہ گزر اوقات کے لئے فصلیں اور کھیتیاں کاٹنے کا کام کرتے، باغات کی حفاظت کرتے، اُجرت پر لوگوں کا سامان اٹھاتے اور غلّہ پیسا کرتے تھے۔ (الاعلام للزرکلی، 1/ 31) ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گردن پر لکڑیوں کا گٹھا دیکھ کر کسی نے پوچھا: اے ابو اسحٰق! ایسا کب تک ہوگا؟ حالانکہ آپ کے بھائی آپ کو کافی ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا: اس بات کو رہنے دو! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو رزقِ حلال کی تلاش میں ذلت کی جگہ کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، 2/ 81) **اُجرت ایک آدمی کی اور کام دو آمیوں جتنا!** حضرت سیّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں عربی جوانوں کے ساتھ فصل کاٹنے میں مصروف تھا، مجھے کٹائی کی اتنی اجرت ملا کرتی جتنی ان میں سے کسی ماہر کو ملتی تھی، میں نے اپنے آپ سے کہا: میں ان ماہرین جیسی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اچھی طرح فصل کاٹ سکتا ہوں چنانچہ میں ان سے الگ ہو جاتا حتّٰی کہ جب وہ اپنے بستروں پر سو جاتے تو میں دَرانْتی لے کر فصل کی کٹائی کرتا رہتا اور صبح تک مناسب کٹائی کر چکا ہوتا، میں انہیں آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے سنتا، وہ کہہ رہے ہوتے: ہم اتنے کام کی طاقت نہیں رکھتے، یہ تو دن رات کٹائی کرتا ہے جبکہ اُجرت ایک آدمی کے برابر ہی لیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/ 436) **دورانِ کام مال کی نگرانی!** آپ ایک مرتبہ انگور کے باغ کی نگرانی کر رہے تھے، یزید نام کا ایک شخص آپ کے پاس سے گزرا اور بولا: ہمیں ان انگوروں میں سے کچھ دو۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کے مالک نے اجازت نہیں دی۔ یہ سُن کر اس نے اپنا چابک لہرایا اور آپ کو بالوں سے پکڑ کر چابک آپ کے سَر پر مارنے لگا، آپ نے اپنا سَر جھکا لیا اور فرمایا: مارو اس سَر پر جو طویل عرصے سے اللہ پاک کی نافرمانی میں مبتلا ہے۔ راوی کا بیان ہے: یہاں تک کہ وہ آپ کو مار مار کر تھک گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/ 437)

بغیر اُجرت بھی لوگوں کا کام کر دیتے حضرت سیّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم جب عشا کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر باآوازِ بلند فرماتے: کیا کوئی غلّہ پسوانا چاہتا ہے؟ تو کوئی عورت یا بوڑھا ٹوکری نکال کر رکھ دیتا، آپ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان چکی رکھ لیتے اور اس وقت تک نہ سوتے جب تک وہ غلّہ بِلا اُجرت پیس کر نہ دے دیتے، پھر اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ آتے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/ 430)

ٹیکس بچانے کے لئے کم بل بنانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خریدار نے ہم سے جتنے کی چیز خریدی ہے وہ اس سے کم کا بل بنواتا ہے تاکہ اس کو زیادہ ٹیکس نہ دینا پڑے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ اس طرح کم بل بنا کر دینا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: بل پر جو رقم آپ لکھ رہے ہیں وہ خلافِ واقع ہے مثلاً ایک ڈیل ہوئی دس ہزار روپے کی اور آپ نے لکھی پانچ ہزار روپے کی، تو یہاں جھوٹ لکھنا پایا جارہا ہے جو کہ بلا اجازتِ شرعی گناہ کا کام ہے۔ لہٰذا جھوٹ لکھنے اور اس طرح غیر قانونی کام کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دوسری شادی کی صورت میں جرمانے کی شرط لگانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ نکاح فارم میں یہ شرط لگانا کیسا ہے کہ اگر شوہر نے طلاق دی یا دوسری شادی کی تو دو لاکھ روپے کی رقم دینی پڑے گی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: یہ صورت تعزیر بالمال یعنی مالی جرمانے میں آتی ہے یوں لکھوانا جائز نہیں ہے۔ البتّہ اس طرح کی رقم مہر کے طور پر لکھوائی جاسکتی ہے، نکاح نامہ میں مہر کا کالم موجود ہوتا ہے اور مہر ہمارے یہاں دو طرح سے لکھا جاتا ہے ایک یہ ہوتا ہے کہ فوری دیا جائے اور ایک وہ ہوتا ہے جو فوری نہیں دیا جاتا بلکہ طلاق ہوجائے یا شوہر کی وفات ہوجائے تو ترکے سے دیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں سے کسی بھی قسم میں مہر کے طور پر لکھوایا جاسکتا ہے کہ شوہر نے بیوی کے لئے اتنا مہر مقرر کیا ہے مہر چاہے کتنا ہی مقرر کرلیں کوئی منع نہیں ہے قرآنِ پاک کی واضح آیت موجود ہے لیکن الگ سے لکھوانا کہ اگر طلاق دے دی تو اتنے پیسے اور دینے پڑیں گے یہ جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پرندوں کا کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا پرندوں کا کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنا جائز ہے مثلاً ایک اچھی نسل کے طوطے کے بدلے میں زیادہ تعداد میں کبوتر دینا جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ایک اچھی نسل کے طوطے یا کسی اور پرندے کو

* دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

دوسرے کئی پرندوں کے بدلے میں بیچنا جائز ہے کیونکہ پرندوں کو ناپ یا تول کر نہیں بلکہ تعداد کے اعتبار سے خریدا اور بیچا جاتا ہے اور عددی ہونے سے سود پائے جانے کی ایک علت ختم ہو جاتی ہے۔ البتّہ اگر ایک ہی جنس کے پرندوں کو کمی بیشی سے خریدا یا بیچا جائے تو ادھار کرنے کی اجازت نہیں۔

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "الحیوان اثنان بواحد لا یصلح نسیئا، ولا بأس بہ یدا بید" ترجمہ: ایک جانور کو دو کے بدلے میں ادھار بیچنا جائز نہیں اور ہاتھوں ہاتھ بیچنے میں حرج نہیں۔ (ترمذی، 3/19، حدیث: 1242)

شمسُ الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "فإن الجنس عندنا یحرم النساء بانفرادہ" ترجمہ: ہمارے نزدیک صرف جنس ایک ہونا بھی ادھار کو حرام کر دیتا ہے۔

(المبسوط للسرخسی، 6،12/143)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کمیشن ایجنٹ کا زائد قیمت پر چیز بیچنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کمیشن ایجنٹ کمپنی ریٹ سے زیادہ قیمت پر چیز بیچ کر اضافی رقم خود رکھ سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شرعی قوانین کی رو سے بروکر ایک نمائندہ ہوتا ہے خود پارٹی نہیں ہوتا بلکہ دو پارٹیوں کو ملوا رہا ہوتا ہے۔ سودا اگر زیادہ پیسوں میں ہوتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ مال بیچنے والے کو اسی قیمت سے آگاہ کرے جس قیمت میں مال بکا ہے اور پوری قیمت بیچنے والے کے حوالے کرے اصل قیمت میں سے خود رکھنا اور مالکان کو آگاہ نہ کرنا یہ حرام فعل ہے نہ ہی یہ اضافی رقم اس کیلئے حلال ہوگی۔ یہ صرف اپنی مقررہ کمیشن کا حق دار ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زیادہ ایڈوانس دے کر کرایہ کم کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک مکان کرایہ پر لینا چاہتا ہوں جس کا کرایہ عام طور پر پچیس ہزار روپے اور ایڈوانس پانچ لاکھ روپے ہوتا ہے لیکن مالک مکان نے مجھے یہ آفر کی ہے کہ اگر آپ مجھے بارہ لاکھ روپے ایڈوانس دے دو تو میں کرایہ کم کرکے پندرہ ہزار کر دوں گا۔ کیا اس طرح زیادہ ایڈوانس دے کر کرایہ کم کروانا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں رائج ایڈوانس کے مقابلے میں زائد رقم اسی لئے لی گئی ہے کہ مالک مکان اس کرایہ دار کو بدلے میں فائدہ پہنچائے کہ اس سے کرایہ کم لیا جائے۔

رائج مقدار سے ہٹ کر لیا گیا زیادہ ایڈوانس بھی عام ایڈوانس کی طرح قرض ہے لیکن عام ایڈوانس کے مقاصد میں سب سے نمایاں پہلو سیکیورٹی کا ہوتا ہے جبکہ زائد ایڈوانس میں بدلہ یا معاوضہ دینا مقصود ہوتا ہے۔ زائد ایڈوانس لینے والا قرض پر نفع دیتے ہوئے عرف سے کم کرایہ وصول کرتا ہے یا بالکل ہی کرایہ نہیں لیتا۔ یہ سودی صورت ہے کہ قرض سے نفع اٹھایا جا رہا ہے۔ لہٰذا یہ طریقہ کار سودی معاملہ ہونے کی وجہ سے ناجائز و گناہ ہے کیونکہ ایڈوانس کی رقم پراپرٹی کے مالک پر قرض ہوتی ہے اور کرایہ دار قرض دے کر اس سے مالی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے جو کہ سودی فائدہ ہے لہٰذا جائز نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہوگا!

محمد امجد عطاری مدنی*

ایک دفعہ عید کے موقع پر اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کپڑے خریدنے مارکیٹ جاناہوا، ایک دُکان پر چچا زاد بھائی کو ایک ریڈی میڈ سوٹ پسند آیا جسے ہم نے کچھ بھاؤ تاؤ کے بعد خرید لیا، دُکان دار کا اخلاق، چہرے کی مسکراہٹ یہاں تک کہ چائے کی آفر کرنا ہمیں بہت پسند آیا، ہم نے یہ سوچ کر دُکان کا کارڈ بھی مانگ لیا کہ ابھی تو دیگر کزنز اور بھائیوں کے لئے بھی سوٹ خریدنے ہیں چلو ان کو بھی یہیں لے آئیں گے، بہرحال کارڈ لے کر ہم دُکان سے بلکہ یوں کہئے کہ مارکیٹ سے سیدھا گھر کی طرف چل دیئے، گھر پہنچ کر جلدی جلدی پیکنگ کھولی، موصوف نے کرتا نکال کر زیبِ تن کیا تو اس کی بناوٹ کو اپنے جسم کے سائز سے مختلف پایا، اہلِ خانہ میں سے بھی کسی نے رنگ اور کسی نے ڈھنگ پر اعتراض اٹھایا، طے یہ ہوا کہ اسے کل واپس یا تبدیل کروالیا جائے، دوسری شام دُکان دار کی خوش اخلاقی کو ذہن میں اور سوٹ کا شاپنگ بیگ ہاتھ میں لئے دُکان پر پہنچے اور اپنا مقصد بیان کیا تو دُکان دار نے سخت لہجے میں یہ کہتے ہوئے منہ موڑ لیا کہ **"ہم واپس یا تبدیل نہیں کرتے"** حالانکہ وہاں کوئی ایسی تختی نہیں تھی جس پر یہ **"رکاوٹی"** جملہ لکھا ہو اور نہ کارڈ پر ایسا کچھ تحریر تھا۔ قصہ مختصر واپس تو کیا ہوتا البتہ بہت زیادہ تکرار اور اصرار کے بعد تبدیلی پر بات ختم ہوئی اور چچازاد بھائی کو اس کے بدلے دل پر پتھر رکھتے ہوئے ایک سوٹ پسند کرنا ہی پڑا۔ اب میں دُکان سے باہر کھڑا تھا

اور دائیں بائیں دیکھ کر اندازہ لگا رہا تھا کہ آئندہ کہیں غلطی سے بھی اس دُکان میں نہ آجاؤں۔ اس کے بعد مجھے بارہا اس مارکیٹ میں جانے کا اتفاق ہوا بلکہ اپنے دوست احباب کو لے کر گیا مگر اس دُکان کی طرف آنکھ اٹھاکر بھی نہیں دیکھا۔

یہ میرے ساتھ پیش آنے والا ایک واقعہ ہے، ہوسکتا ہے ایسا کوئی واقعہ آپ کے ساتھ بھی پیش آیا ہو۔ پھر نتیجہ تو بالکل واضح ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی دُکان دار خوش اسلوبی سے ہمارا سامان واپس یا تبدیل کردے تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ دوبارہ اسی کے پاس جائیں اور دیگر جاننے والوں کو بھی اسی کے پاس جانے کا مشورہ دیں۔

تاجروں کے لئے مقامِ غور آپ کی دُکان پر لگی تختی **(نوٹ: خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہوگا)** جسے آپ اپنے گمان میں کامیابی کی کنجی سمجھتے ہیں دراصل یہ کنجی نہیں بلکہ ایک رکاوٹ ہے جو کئی خریداروں کو آپ کی دوکان کے قریب نہیں آنے دیتی، آپ کا **"ناقابلِ واپسی"** کا بورڈ یا سامان پر چسپاں کیا ہوا اسٹیکر آپ کے سامان کو ہی نہیں بلکہ آپ کے خریدار کو بھی ناقابلِ واپسی بنا دیتا ہے، تاجر حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ ان کی پبلسٹی اور شہرت کا ایک اہم ذریعہ ان کا خریدار ہوتا ہے، جب آپ ایک خریدار کا سامان واپس یا تبدیل نہیں کریں گے تو کیا وہ کبھی دوبارہ آپ کے پاس آئے گا یا کسی اور کو آپ کے پاس آنے کا مشورہ دے گا؟ ہرگز نہیں، الٹا جان پہچان والوں سے کہے گا: فلاں دُکان یا فلاں

* شعبہ تراجم،
المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اسٹور پر مت جانا، یوں آپ کی پبلسٹی (Publicity) تو ہو گی مگر مثبت(Positive) نہیں بلکہ منفی (Negative)۔ عالمی (Global) سطح پر کامیاب تاجروں کو دیکھیں یا مشہور شاپنگ مالز یا ان اسٹوروں کو دیکھیں جن کے آگے لوگ لائنیں لگا کر کھڑے ہوتے ہیں ان کی کامیابی کا ایک راز "خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل" کرنا ہے۔

اسلامی روشن اصول اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، دینی معاملات کے ساتھ ساتھ اسلام دنیاوی معاملات میں بھی انسان کی بہترین راہنمائی کرتا ہے، تجارت کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے، خود ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی تجارت فرمائی اور آپ کے پیارے صحابہ بھی مشہور اور کامیاب تاجر رہے، ان کی تجارت کی خاص بات دیانتداری، سچائی اور اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبہ سے لبریز تھی، کسی خریدار کا سامان رضامندی کے ساتھ واپس کرنا اور اس کو اس کی رقم لوٹا دینا اس کی دلجوئی اور خیر خواہی ہے شریعتِ مطہرہ میں اسے "اِقَالہ" کہا جاتا ہے، اس کا دینی اور اخروی فائدہ یہ ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اِقَالہ کیا قیامت کے دن اللہ کریم اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔ (ابن ماجہ، 3/36، حدیث:2199)

بعض اوقات سامان واپس کرنا ضروری بھی ہو جاتا ہے خصوصاً جب اس طرح کی پیکنگ میں ہو کہ اسے خریدتے ہوئے کھول کر دیکھنا ممکن نہ ہو اور بعد میں اس میں کوئی عیب، کوئی کمی یا خرابی نکل آئے یا میڈیکل کی ادویات وغیرہ جو خریدار کی ضرورت سے بچ جائیں اور وہ ان کی رسید کے ساتھ آپ کو واپس دینا چاہے اور آپ انکار کر دیں تو ایسی صورت میں وہ سامان یا ادویات خریدار کے کس کام کے؟ بتایئے خریدار بے چارے کا کس قدر نقصان ہو گا، جبکہ اس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس نے آپ کے اسٹور سے خریداری کی تھی، کیا اب کبھی بھی وہ آپ کی دُکان یا اسٹور کا رخ کرے گا؟ رکئے!!! ذرا خود کو خریدار کی جگہ رکھ کر سوچئے۔۔۔!

اپنے کاروبار کو ایسے ترقی دیجئے آج ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مسلموں نے اسلامی اصولوں کو اپنا کر دنیا میں اپنی معیشت کو مضبوط کیا اور عالمی تجارتی منڈی پر قبضہ جما لیا، حتّٰی کہ شاید ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو جو ان کی تیار کردہ کوئی نہ کوئی چیز استعمال نہ کرتا ہو، تجارت اور صنعت و حرفت میں دنیا مسلمانوں کی محتاج تھی مگر آج مسلمان غیروں کے محتاج ہیں، اس کی اصل وجہ اسلامی اصولوں سے ہٹ کر اپنے کمزور اذہان سے بنائے گئے ناقص اصول و قوانین ہیں، درج بالا ایک اسلامی تجارتی نکتے "اِقَالہ" کی طرف ہی دیکھ لیں صرف اس ایک نکتے سے انحراف کی صورت میں تجارت پر کس قدر گہرا اثر پڑتا ہے۔ آیئے اپنی تجارت، اپنے کاروبار کو پھیلایئے! **"ناقابلِ واپسی"** کی تختی نہ صرف دُکان بلکہ دل و دماغ سے بھی اتار دیجئے، بلکہ **"خریدا ہوا سامان واپس یا تبدیل ہو سکتا ہے"** کی تختی لگا دیجئے، اس کے سودمند نتائج آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ ہاں! دھوکے بازوں سے بچنے کے لئے اپنے کارڈ پر جائز شرائط تحریر کر دیجئے مثلاً: سامان استعمال نہ ہوا ہو، تبدیل کرواتے ہوئے اصل رسید ساتھ ضرور ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھئے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجارت کے اس اسلامی طریقے کو اپنا کر آپ کو خسارہ نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہو گا، آپ کے خریدار بڑھیں گے تو آپ کی سیل بڑھے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں سے خیر خواہی کی نیت بھی کر لیجئے، دنیا کا فائدہ تو ملے گا ہی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان کا دل خوش کرنے، اس کی حاجت پوری کرنے، اس کی خیر خواہی کرنے کا ثواب اور حدیثِ مبارکہ میں مذکور اخروی بشارت سے بھی سرفرازی نصیب ہو گی۔ اللہ کریم سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن ستارے

حضرت سیّدنا محمد بن مَسْلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

مزاج سنجیدہ، قد لمبا، رنگ گندمی، بہت زیادہ عبادت گزار اور تنہائی پسند بُلند مرتبہ صحابیِ رسول حضرت سیّدنا محمد بن مَسْلَمہ اَوْسی انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، تاجدارِ ختمِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت سے 22 سال پہلے پیدا ہوئے۔ **لقب، کنیت و قبولِ اسلام** مشہور قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کنیت ابو عبدُاللہ ہے (الاصابہ، 6/28) جبکہ لقب "فارِسُ نبیِّ اللہ یعنی اللہ کے نبی کا شہسوار" ہے۔ (طبقات ابن سعد، 3/340) آپ کا شمار عالم فاضل صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان میں ہوتا ہے۔ (الاصابہ، 6/28) آپ نے حضرت سیّدنا اُسَید بن حُضَیر اور حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی پہلے مدینے کے پہلے مبلّغ حضرت سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ (طبقات ابن سعد، 3/338) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زندگی دینِ اسلام کی خدمت اور مجاہدانہ کارناموں سے بھری ہوئی ہے۔ **دورِ رسالت کے کام** ❁ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کو صدقات کی وصولی کیلئے بھیجا کرتے تھے (تاریخ ابن عساکر، 55/270) ❁ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت سے حکم پاکر اسلام قبول کرنے والے "وفدِ مُہَرہ" کیلئے اسلامی احکام لکھ کر دیئے۔ (طبقات ابن سعد، 1/266) ❁ غزوۂ بدر کا ہو یا اُحد کا، موقع فتحِ مکّہ کا ہو یا بیعتِ رضوان کا یا پھر قضاعمرے کی ادائیگی کا! ہر جگہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ رہ کر خدمتیں کرتے اور خوب برکتیں لوٹتے رہے۔ ❁ غزوۂ تبوک کے موقع پر سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مدینے میں نگران مقرّر کرکے اسلامی لشکر کے ساتھ جنگ پر روانہ ہوئے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 3/338) ❁ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو کبھی 10 شہسواروں پر امیر بناکر روانہ کیا تو کبھی 30 افراد آپ کی ماتحتی میں دے کر جنگ پر روانہ فرمایا (طبقات ابن سعد، 3/338) ❁ 3 ہجری ماہِ شوّالُ المکرّم غزوۂ اُحد کی رات آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ 50 سواروں کو لے کر مجاہدین کی حفاظت کرنے کی غرض سے لشکرِ اسلام کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 2/30) ❁ 14 ربیعُ الاوّل 3 ہجری میں مشہور یہودی گستاخ شاعر کعب بن اشرف کو رات کے وقت اس کے قلعہ کے پھاٹک پر قتل کیا اور اگلے دن اس کا سَر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں ڈال دیا۔ (طبقات ابن سعد، 2/24، 25) ❁ محرمُ الحرام 6 ہجری میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ماتحتی میں 30 سواروں کا ایک لشکر نجد کی جانب روانہ فرمایا جس نے بنی حنیفہ کے سردار ثُمامہ بن اُثال کو گرفتار کرکے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کردیا جو بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ (عمدۃ القاری، 3/315، تحت الحدیث:462) ❁ سن 7 ہجری میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمرہ کی ادائیگی کے لئے مقام ذُوالْحُلَیفہ پہنچے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو 100 شہسواروں کا علمبردار بناکر آگے بھیجا۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھ سے سیّدِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دور مبارک میں ہونے والی جنگوں کے بارے میں پوچھو کیونکہ کوئی جنگ ایسی نہیں ہے کہ مجھے جس میں شریک ہونے کی سعادت نہ ملی ہو یا مجھے اس کے متعلّق معلوم نہ ہو۔ (طبقات ابن سعد، 3/339) **زمانۂ فاروقی کے کارنامے** بارگاہِ فاروقی میں آپ کو خصوصی مقام حاصل تھا جب امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ چاہتے تھے کہ کام ان کی مکمل مرضی کے

* مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

مطابق ہو تو اس کام کو کرنے کے لئے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیجا کرتے تھے۔ (الاصابہ، 6/29) حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نہ صرف آپ کو جُھَیْنَہ کی زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرّر کیا تھا بلکہ جتنے بھی لوگ زکوٰۃ جمع کرنے پر مقرر تھے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ان سب کا نگران بھی بنادیا تھا۔ (اسد الغابہ، 5/117) لہٰذا جب کسی عامل یا گورنر کی کوئی شکایت آتی تو امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ کو ان لوگوں کے پاس بھیج دیتے تاکہ آپ اس معاملہ کی جانچ پڑتال کرکے حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو صحیح اطلاع دیں۔ (اسد الغابہ، 5/117)

دروازے کو آگ لگادی ایک بار خلیفۂ ثانی حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خبر پہنچی کہ کوفہ کے گورنر نے ایک مضبوط گھر بنایا ہے جس میں ایک دروازہ بھی ہے جو لوگوں کو گورنر کے پاس آنے جانے اور ان کے حقوق پورے کرنے میں رکاوٹ بن رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا حکم پاکر آپ مدینے سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر لکڑیاں خریدیں پھر آپ گورنر کے دروازے کے پاس آئے اور دروازے کو آگ لگادی۔

دعوت قبول نہ کی گورنر کو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو آپ کو یہاں قیام وطعام کی دعوت دی اور کچھ اخراجات پیش کئے مگر آپ نے اس میں سے کچھ نہ لیا اسی سفر میں واپسی کے دوران آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا زادِ راہ ختم ہوگیا تو درخت کے پتے کھا کر گزارا کیا جس کی وجہ سے مدینے پہنچ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیمار پڑ گئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 55/281)

شریعت پر عمل کی اعلیٰ مثال اسی سفر میں ایک مقام پر شدید بھوک لگ رہی تھی کہ بکریوں کے ایک ریوڑ پر نظر پڑی، غلام کو اپنا عمامہ دیا اور فرمایا: چرواہے کے پاس جاؤ اور میرے عمامے کو بیچ کر اس سے ایک بکری خرید لو، غلام بکری خرید لایا، آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے غلام نے بکری کو ذبح کرنا چاہا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے اشارے سے منع کردیا پھر نماز مکمل کرکے فرمایا: چرواہے کے پاس دوبارہ جاؤ اگر وہ غلام ہے تو (ظاہر ہے کہ غلام کو بکریوں کی نگہبانی اور انہیں چرانے کا کام دیا جاتا ہے نہ کہ اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ جب چاہے جس بکری کو بیچ دے لہٰذا) بکری اسے واپس کردینا اور عمامہ لے لینا اور اگر وہ آزاد ہے تو بکری کو واپس لے آنا، غلام چرواہے کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے اور ان بکریوں کا مالِک نہیں ہے لہٰذا آپ کا غلام بکری واپس کرکے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عمامہ لے آیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 55/279) یہ واقعہ سن 17 ہجری بمطابق 638 عیسوی میں پیش آیا۔ سن 20 ہجری میں مسلمانوں کی افواج مصر میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئیں تو ان میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی شامل تھے۔ (النجوم الزاہرۃ، 1/20)

بارگاہِ رسالت سے تحفہ اور حکم نامہ سرورِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے دستِ انور سے ایک تلوار عطا کی اور فرمایا: جب تک مشرکین سے جنگ و جدال ہوتا رہے اس تلوار سے انہیں قتل کرنا پھر جب مسلمانوں کے دو گروہوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھو تو اس تلوار کو پتھر پر مار کر توڑ دینا اور اپنی زَبان اور ہاتھ کو روک کر گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ ظالم کا ہاتھ تم تک پہنچ جائے یا تمہیں موت آجائے۔

لکڑی کی تلوار سن 35 ہجری میں امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں اختلاف بڑھا تو آپ نے اسی تلوار کو ایک چٹان پر مار مار کر توڑ دیا۔ (اسلام کے نام پر تن مَن دَھن کی بازی لگانے والے یہ جانباز صحابیِ رسول رضی اللہ تعالٰی عنہ تلوار کے بغیر نہ رَہ سکے آخرِکار) آپ نے عُود کی ایک لکڑی کو چھیل کر تلوار بنائی اور اسے نِیام (تلوار رکھنے کے غلاف) میں رکھ کر گھر میں لٹکادیا۔ (طبقات ابن سعد، 3/339)

وصال مبارک 77 سال کی عمر پاکر ماہِ صفرُ المظفّر 43 یا 44 ہجری میں اس دنیائے ناپائیدار سے عالَمِ بَقا کی جانب سفر اختیار فرمایا، ایک قول کے مطابق ایک شامی شخص نے آپ کو گھر میں گھس کر شہید کیا تھا۔ (الاصابہ، 6/29) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر مبارک مدینے کے قریب مقامِ رَبَذَہ میں حضرتِ سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں ہے۔ (الوافی بالوفیات، 5/21)

مزار شریف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمۃ اللہ القوی

مزار شریف حضرت سید شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مزار شریف حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

صفرُ المظفّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** صفر المظفر 1439ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا۔ مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** ❁ شہدائے بئرِ معونہ: ستر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (جن میں کئی حفاظ اور قرّاء بھی تھے) اہلِ نجد کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے روانہ ہوئے، جب یہ لشکر بئرِ معونہ کے مقام پر پہنچا تو قبیلہ بنو سلیم نے ان پر حملہ کرکے حضرت عَمْرو بن اُمَیّہ ضَمْرِی کے علاوہ تمام صحابہ کو شہید کردیا۔ یہ واقعہ صفر 4ھ میں پیش آیا۔ (المنتظم، 3/198تا200، طبقات ابن سعد، 2/39تا42)

(1) جلیلُ القدر صحابی حضرت سیّدنا عمار بن یاسر عَنْسی رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ولادت 56 سال قبلِ ہجرت مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ قدیمُ الاسلام، پیکرِ صَبْر و استقامت، مشتاقِ جنّت، مجاہدِ اسلام، گورنرِ کوفہ اور راویِ احادیث ہیں۔ 7 صفر 37ھ کو وادیِ صفین میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے، مزار شام کے شہر رَقّہ میں ہے۔ (طبقات ابن سعد، 3/186تا200، تاریخ ابن عساکر، 43/359تا449) **اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام** **(2)** منبعِ فیضِ عالَم حضرت داتا گنج بخش سیّد علی بن عثمان ہجویری جُنیدی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت تقریباً 400ھ کو غزنی شہر (مشرقی افغانستان) میں ہوئی۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، سلسلہ جنیدیہ کے عظیمُ المرتبت شیخِ طریقت، مشہورِ زمانہ کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب کے مصنف اور بَرِّ عظیم کے بہت بڑے ولیِ کامل ہیں۔ آپ نے 20 صفر 465ھ کو وصال فرمایا، مزار مرکز الاولیاء لاہور (پاکستان) میں دعاؤں کی قبولیت اور انوار و تجلیات کا مقام ہے۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص4، 74) **(3)** قطبُ الاقطاب حضرت ابو صرائر احمد بن عَرُوس ہواری مالکی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت 778ھ میں مزاتین تُونُس (براعظم افریقہ) میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، بارعب شخصیت کے مالک، سلسلہ شاذلیہ عروسیہ کے بانی اور باکرامت بزرگ تھے۔ 2 صفر 868ھ کو وصال فرمایا، مزار زاویہ ابن عروس (نزد زیتونہ مسجد) تونس شہر میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (جامع کراماتِ اولیاء مترجم، 2/383، معجم اعلام الجزائر، ص146) **(4)** بابُ الاسلام سندھ کے بزرگ حضرت سید شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 1101ھ ہالا حویلی (ضلع مٹیاری) پاکستان میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل اور سندھی صوفی شاعر تھے۔ 1165ھ کو بھٹ شاہ (ضلع مٹیاری) میں وصال فرمایا، آپ کا عرس 14 صفر کو ہوتا ہے۔ **"شاہ جو رِسالو"** آپ کے کلام کا مجموعہ ہے۔ (تذکرہ اولیائے سندھ، ص195تا201، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 5/329، 330) **(5)** پیر پٹھان، غوثِ زمان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت 1184ھ میں موضع گڑگوجی (نزد تونسہ شریف) پاکستان میں ہوئی اور وصال 7 صفر 1267ھ کو فرمایا۔ آپ کا مزار تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں دُعاؤں کی قبولیّت کا مقام ہے۔ (مناقب المحبوبین، ص574، فیضان پیر پٹھان، ص3، 56) **(6)** شمسُ العارفین حضرت خواجہ شمسُ الدّین سیالوی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت 1214ھ میں سیال شریف

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

(تحصیل ساہیوال، ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا) پاکستان میں ہوئی اور یہیں 24 صفر 1300ھ کو وصال فرمایا، مزار مرکزِ روحانیت ہے۔ آپ عالمِ دین، رہنمائے صوفیا اور مرشدِ عُلما و عوام ہیں۔ (مرآۃ العاشقین، ص289، فیضانِ شمس العارفین، ص1، 13، 53) (7) بانیِ سلسلۂ وارثیہ، سرکار وارث پاک حضرت حافظ سیّد حاجی وارث علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 1238ھ کو دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی (یوپی، ہند) میں ہوئی اور وصال یکم صفر 1323ھ کو فرمایا، مزار دیوہ شریف میں مرجعِ خاص و عام ہے۔ (آفتابِ ولایت، ص46، 170)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

(8) حضرت امام حافظ محمد بن علی حکیم ترمذی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ترمذ (صوبہ سرخان دریا) ازبکستان میں ہوئی اور وصال 21 صفر 285ھ کو فرمایا۔ آپ محدث، واعظ، فقیہ، صوفی، عارف، سلسلۂ شاذلیہ کے شیخ اور مؤلفِ تصانیفِ کثیرہ تھے۔ 64 کتب میں سے نَوَادِرُ الْاُصُوْلِ فِیْ مَعْرِفَةِ اَحَادِیْثِ الرَّسُوْل مشہور ہے۔ (نوادر الاصول، 1/13تا36، وفیات الاخیار، ص82) (9) عالمِ کبیر حضرت حافظ زینُ الدّین محمد عبدالرءوف مُناوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 952ھ قاہرہ مصر میں ہوئی اور 23 صفر 1031ھ کو یہیں وصال فرمایا، مزار خانقاہ قسم مبارک (شارع بابُ البحر قاہرہ) میں ہے۔ آپ محدث، استاذُ العلماء، شارحِ کتبِ احادیث، جامعِ علوم و معارف اور صوفیِ کامل ہیں۔ 80 کتب میں فَیْضُ الْقَدِیْر بِشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِیْر اہم ترین تصنیف ہے۔ (معجم المؤلفین، 2/143، الاعلام للزرکلی، 6/204) (10) قائدِ جنگِ آزادی حضرت علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1212ھ خیر آباد، ضلع سیتا پور (یوپی، ہند) میں ہوئی اور وصال 12 صفر 1278ھ کو جزیرہ انڈمان میں ہوا۔ مزار یہیں ساؤتھ پوائنٹ پورٹ بلیر میں ہے۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، منطق و حکمت میں ایک معتبر نام، استاذُ العلماء، سلسلہ خیر آبادیہ کے چشم و چراغ، لکھنؤ کے قاضیُ القضاۃ (چیف جسٹس) اردو و عربی کے شاعر، کئی کتب کے مصنف اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ (ماہنامہ جامِ نور دہلی، اکتوبر 2011ء) (11) استاذُ العلماء، امامِ معقولات و منقولات حضرت مولانا شاہ احمد حسن محدث کانپوری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1296ھ میں پٹیالہ (مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی اور وصال 3 صفر 1322ھ کو کانپور (یوپی) ہند میں فرمایا، آپ کا مزارِ پُرانوار یہیں بساطیوں والے قبرستان نزد پنجابی محلہ میں ہے۔ آپ جید عالم، مُدرّس، مصنّف، شارحِ کتب، دوستِ اعلیٰ حضرت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ تصانیف میں رسالہ تَنْزِیْهُ الرَّحْمٰن کو شہرت حاصل ہوئی۔ (تذکرہ محدث سورتی، ص298تا301، کانپور نزدیک سے دور تک، ص25، 30) (12) رئیسُ القلم، ملکُ التحریر حضرت علامہ غلام رشید ارشد القادری مصباحی علیہ رحمۃ اللہ الولی کی ولادت 1343ھ میں سید پور (ضلع بلیا یوپی ہند) میں ہوئی اور 15 صفر 1423ھ کو وصال فرمایا، مزار دارُالعلوم فیضُ العلوم جمشید پور (جھارکھنڈ، ہند) میں ہے۔ آپ مریدِ صدرُ الشریعہ، شاگردِ حافظِ ملت، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، استاذُ العلماء، مناظرِ اہلِ سنّت، مفکرِ اسلام، ملک و بیرونِ ملک کئی تنظیمات و مدارس کے بانی، مصنّفِ کتب اور اکابر علمائے اہلِ سنّت سے تھے۔ (رئیس القلم علامہ ارشد القادری، ص1تا36، سیرتِ صدرالشریعہ، ص251) (13) حضرت علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی رضوی اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی کی ولادت 1338ھ گجرات (پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور وصال 11 صفر 1421ھ کو فرمایا۔ مزار آپ کے قائم کردہ جامعہ حنفیہ اشرفُ المدارس اوکاڑہ میں ہے۔ آپ تلمیذ و خلیفہ شاہ ابوالبرکات رضوی، استاذُ العلماء، کئی رسائل کے مصنف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔ (اشرف الرسائل فی تحقیق المسائل، ص6، 27، انوارِ قطبِ مدینہ، ص263)

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

حضرت سیّدنا بہاؤالدّین زَکَرِیّا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ دنیا بھر میں اسلام پھیلنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ وہ بندگانِ خدا ہیں جنہیں صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے طبقے میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان ہی عظیم ہستیوں میں سے ایک بلند پایہ روحانی شخصیت شیخُ الشُّیوخ، غوثِ زمانہ شیخُ الاسلام بہاؤالدّین زَکَرِیّا ملتانی سہر وردی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی بھی ہے، آپ صحابیِ رسول حضرت سیّدنا ہَبّار بن اَسْوَد ہاشمی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد سے ہیں۔ (تذکرہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی، ص25)

ولادت باسعادت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بروز جمعہ کوٹ کروڑ (ضلع مظفر گڑھ، پنجاب پاکستان) میں 27 رمضانُ المبارک 566ھ مطابق 3 جون 1171ء کو پیدا ہوئے۔

(احوال وآثار حضرت بہاؤالدین، ص26)

حصولِ علم اور شرفِ بیعت کے لئے سفر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علومِ ظاہری و باطنی کے حُصول کے لئے خراسان، بخارا اور حجازِ مقدسہ وغیرہ کا سفر فرمایا۔ جب بغداد پہنچے تو وہاں شیخُ المشائخ حضرت سیّدنا شیخ شہابُ الدّین عمر سہر وردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعت کا شَرَف حاصل کیا۔

خلافت کے حصول پر پیر بھائیوں کا تعجب مرشدِ کامل نے مریدِ کامل کو اپنی صحبت سے نوازا اور صرف 17 دن بعد خلافت عطا فرمادی، دیگر مریدین کے لئے یہ بات تعجب انگیز تھی کہ شیخ اتنی جلدی کسی کو خلافت عطا نہیں فرماتے تو بہاؤالدّین زکریا پر یہ لُطفِ خاص کیوں؟ مرشدِ کریم نے فراستِ مؤمنانہ سے مریدوں کی یہ بات جان لی اور فرمایا: تم سب گیلی لکڑی کی طرح ہو، جس پر عشقِ الٰہی کی آگ جلدی اَثَر نہیں کرتی، گیلی لکڑی کو جلانے کے لئے شدید محنت چاہئے، جبکہ بہاؤالدّین زکریا سوکھی لکڑی کی طرح تھا کہ ایک ہی پھونک سے محبتِ الٰہی سے بھڑک اٹھا اسی لئے اسے میں نے اتنی جلدی خلافت دے دی۔ (گلزارِ ابرار، ص55، 56 ملخصاً)

لوگوں کی اِصلاح کے لئے تدابیر ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ ہو کر جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ملتان تشریف لائے تو یہاں پر آپ نے دعوت و تبلیغ کا کام شروع فرمایا، فرد اور معاشرے کی اِصلاح کے لئے مثالی خدمات سَر اَنجام دیں۔

فرد کی اِصلاح اس کے لئے خانقاہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں لوگ آکر ٹھہرتے اور آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض یاب ہوتے، اپنے قلوب کی پاکیزگی کا اہتمام کرتے، اس خانقاہ میں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا۔

معاشرے کی اِصلاح اس کے لئے آپ نے ایک مُنَظَّم ادارہ قائم فرمایا، جسے آج کی اِصطلاح میں جامعہ (University) کہا جاتا ہے، اس میں تدریس کے لئے مناسب تنخواہ و رہائش کی سہولیات دے کر مختلف زبانوں کے ماہرین عُلَما و فُضَلا کو مقرر فرمایا۔ یہ ایک اِقامتی (رہائشی) ادارہ تھا، دور دراز سے طلبہ آکر یہاں ٹھہرتے اور اپنی عِلمی پیاس بجھاتے، ان کے لئے طعام کا

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، ماریشس

اہتمام بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے ہوتا۔ طالبانِ علومِ نبویہ کو اس وقت کے مُرَوَّجہ مختلف علوم و فنون سکھائے جاتے۔ اس ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بڑِ عظیم کے ساتھ عراق، شام اور سر زمینِ حجاز سے بھی آکر طلبہ داخلہ لیتے۔ اس ادارے میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیّت بھی دی جاتی تھی، طلبہ کو علم و عمل کا پیکر بنایا جاتا، تاکہ وہ اپنے وطن واپس جاکر اسلام کی تَروِیج و اشاعت کا فریضہ احسن طریقے سے سَرانجام دے سکیں۔

(احوال و آثار حضرت بہاؤالدین، ص85 مفہوماً)

تبلیغِ دین کے لئے ایک انقلابی سرگرمی اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے مبلّغین کی تربیّت کا ایک باقاعدہ شعبہ تھا جہاں مختلف علاقوں کی زبانیں اُنہیں سکھائی جاتیں، جس مبلّغ کو جہاں بھیجنا ہوتا اسے وہاں کے رہن سہن اور تہذیب و ثقافت سے آگاہی دی جاتی پھر اسے وہاں بھیجا جاتا تاکہ وہاں جاکر اسلام کا پیغام بہترین انداز میں عام کر سکے، سال میں ایک مرتبہ یہ تمام مبلّغین جمع ہوتے اور اپنی سال بھر کی کاوشوں کی کارکردگی پیش کرتے۔ (اللہ کے ولی، ص470 ملخصاً) معاشی طور پر خود کفیل کرنے کے لئے ان مبلّغین کو سامانِ تجارت دے کر روانہ کیا جاتا، ان کی ایسی تربیّت کی جاتی کہ خریدار ان کے حسنِ کردار اور حسنِ معاشرت سے متأثر ہوکر دامنِ اسلام سے وابستہ ہوجاتا، ان مبلغین نے جن علاقوں میں اسلام کی روشنی کو پہنچایا ان میں سرِفہرست افغانستان، انڈونیشیا، فلپائن، خراسان اور چین کا ذکر ہے۔

(احوال و آثار حضرت بہاؤالدین، ص85 مفہوماً)

دعوتِ اسلامی فیضانِ انبیا و اولیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! موجودہ دور میں دعوتِ اسلامی حضرت سیّدنا بہاؤالدّین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر بزرگانِ دین کا فیضان اور ان کی دینی خدمات کو جاری رکھنے والی ایک عالمگیر مدنی تحریک ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے حُصول کے لئے 104 سے زائد شعبہ جات قائم ہیں، ہر شعبہ اپنے اپنے انداز میں دینِ متین کی خدمت کے لئے شب و روز کوششوں میں مصروفِ عمل ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں ایک ملک سے دوسرے ملک تربیت یافتہ مبلّغین کا مدنی قافلوں کے ذریعے سفر، پوری دنیا میں فیضانِ انبیا و اولیا کو عام کرنے میں مدنی چینل کا کردار اور لوگوں کی دینی، دنیاوی اور معاشرتی راہنمائی کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اِجرا اپنی مثال آپ ہے۔

وصالِ باکمال حضرت بہاؤالدّین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 7 صفر المظفر 661ھ مطابق 21 دسمبر 1262ء کو حسبِ معمول اپنے وظائف میں مشغول تھے کہ آپ کے صاحبزادے شیخ صدرُ الدّین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نورانی شخص کو دیکھا، اُنہوں نے ایک رُقعہ آپ کے والدِ ماجد کو دینے کے لئے کہا، صاحبزادے حجرہ میں داخل ہوئے اور رُقعہ پیش کرکے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد اندر سے آواز آئی: وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی دوست دوست سے مل گیا۔ صاحبزادے جلدی سے اندر گئے تو دیکھا کہ والدِ محترم وصال فرما چکے ہیں۔ (سیرت بہاؤالدین زکریا، ص189 مفہوماً)

مزارِ مبارک مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف پنجاب پاکستان میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انقلابی کارنامے

سلطان صلاحُ الدّین ایوبی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے کارنامے

محمد نواز عطاری مدنی *

اسلام کی فتح و نصرت اور اِعلاءِ کلمۃ الحق کے لئے اللہ پاک ہر دور میں اپنے کچھ بندوں کو منتخب فرماتا ہے جن میں ایک نام عظیم مجاہدِ اسلام، عاشقِ رسول، سلطانُ الاسلام والمسلمین، مُحْیُ الْعَدْل فی العالَمین، خادمُ الحَرَمَینِ الشریفَیْن، المَلِکُ النَّاصِر ابوالمظفر سلطان صلاحُ الدّین یوسف بن ایوب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بھی ہے۔(الانس الجلیل، 1/460ملخصاً) **ولادت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قلعۂ تکریت (ضلع صلاح الدین، عراق) میں 532 ہجری میں پیدا ہوئے۔(مراٰۃ الجنان، 3/333) **تلاوتِ قراٰن سے محبت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرتے اور جب تلاوتِ قراٰن سنتے تو آنسو بہاتے، امام مقرّر کرنے کیلئے بھی آپ نے یہ شرط رکھی ہوئی تھی کہ وہ قراٰنِ عظیم کے علوم کا جاننے والا، متقی و پرہیز گار ہو، ایک دن آپ کہیں سے گزر رہے تھے کہ ایک بچّہ اپنے والد کے سامنے بہترین انداز میں تلاوتِ قراٰن کررہا تھا آپ نے (اعزاز کے طور پر) ان دونوں باپ بیٹے کیلئے ایک زمین کو وقف کردیا (تاکہ اس میں کاشت وغیرہ کے ذریعے سے وہ اپنا گزر بسر کرسکیں)۔(فتوحات اسلامیہ، 1/505، 508، النجوم الزاہرۃ، 6/8) **علم اور عُلَما سے محبت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت ہی علم دوست تھے، عُلَما کی بہت زیادہ عزّت کرتے، ان کے لئے عاجزی کرتے اور ان کی ہم نشینی اختیار کرتے، پیچیدہ شرعی مسائل کے حوالے سے عُلَما کی باہمی گفتگو میں لازمی شریک ہوتے، جس کی بدولت شریعتِ مُطَہَّرہ کے کئی احکام اور ان کے دلائل جان لیتے۔(فتوحات اسلامیہ، 1/504، ملخصاً) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زندگی دینِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتے گزری، حرمین شریفین کی حفاظت، مدارس وخانقاہوں کا قیام اور اس طرح کی دیگر بہت ساری دینی خدمات آپ کی زندگی کا حصّہ تھیں، آپ کی چند دینی خدمات ملاحظہ ہوں: **مدارس اور خانقاہوں کا قیام** سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دین کی ترویج واشاعت کیلئے کئی مدارس تعمیر کروائے، جن میں سے چند یہ ہیں، اَلْمَدْرَسَۃُ الصَّلَاحِیَّۃ جسے تاجُ المَدَارِس اور اعظمُ المدارس بھی کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ قرافہ صغریٰ (مصر) میں اَلْمَدْرَسَۃُ الْمُجَاوِرَۃُ لِلْاِمَامِ الشَّافِعِی، قاہرہ میں اَلْمَدْرَسَۃُ الْمُجَاوِرَۃُ لِلْمَشْهَدِ الْحُسَیْنِی، اَلْمَدْرَسَۃُ لِلْحَنَفِیَّۃ جو بعد میں السیوفیہ کے نام سے مشہور ہوا، اَلْمَدْرَسَۃُ لِابْنِ زَیْنِ التُّجَّارِ لِلشَّافِعِیَّۃ جو کہ بعد میں شریفیہ کے نام سے مشہور ہوا، نیز مصر میں اَلْمَدْرَسَۃُ لِلْمَالِکِیَّۃ بھی بنوایا جو بعد میں قمحیہ کے نام سے مشہور ہوا، ان کے علاوہ دیگر کئی مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا اور ساتھ ہی ہر مدرسے کے لئے الگ الگ زمین وقف کی تاکہ اس سے حاصل ہونے والی پیداوار سے مدارس کا نظام بہترین انداز میں چل سکے، اسی طرح لوگوں کی روحانی تعلیم و تربیّت کے لئے کئی خانقاہیں بھی تعمیر کرائیں ان ہی میں سے مصر کی مشہور خانقاہ "سَعِیْدُ السُّعَدَاء" بھی ہے جبکہ جسمانی امراض کے علاج کیلئے شفا خانے بھی تعمیر کروائے۔(النجوم الزاہرۃ، 6/50، 51، حسن المحاضرۃ، 2/225، 226ملخصاً)

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اندر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ بھی مثالی تھا، خصوصاً جہاد میں شامل مسلمانوں کی حد درجہ مدد کرتے، جس مجاہد کا گھوڑا مارا جاتا یا زخمی ہوتا تو اس کے بدلے اسے عُمدہ گھوڑا دیتے اور دیگر عطاؤں

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

سے بھی نوازتے، اپنی ذات کیلئے کچھ بچا کر نہ رکھتے (یہی وجہ ہے کہ آخری وقت تک آپ پر زکوٰۃ فرض نہ ہوئی)، بسا اوقات دشمن سے لڑنے کیلئے بھی ان کے پاس اپنا گھوڑا نہ ہوتا، کسی سے عاریتاً لے لیتے اور جب اترتے تو مالک آکر اپنا گھوڑا لے جاتا، جن دنوں مسلمان عَکّا کے مقام پر دشمن کے ساتھ جہاد میں مصروف تھے صرف انہی دنوں میں اونٹوں کے علاوہ 18 ہزار گھوڑے اور خچر، بے شمار کپڑے اور اسلحہ آپ نے مجاہدوں میں تقسیم کیا۔ (فتوحات اسلامیہ، 1/504، الکامل فی التاریخ، 10/225 ملخصاً) **حجاجِ کرام کے لئے آسانی پیدا کی** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دورِ حکومت سے پہلے مکۂ مکرّمہ میں یہ قانون تھا کہ جو بھی حج کرنے جاتا تو اس سے کچھ رقم بطورِ ٹیکس لی جاتی، جو ادا نہ کرپاتا اسے قید کرلیا جاتا یوں وہ حج کی ادائیگی سے محروم ہوجاتا، آپ نے حاجیوں سے لیا جانے والا یہ ٹیکس ختم کروا دیا اور اس کے بدلے امیرِ مکّہ، اہلِ مکّہ اور وہاں کے مُجاوِروں وغیرہ کے گزر بسر کے لئے ہر سال آٹھ ہزار اِرْدَبّ (تقریباً 15ہزار120 مَن) غلہ مکۂ مکرّمہ بھجوایا کرتے۔ (البدایۃ والنہایۃ، 8/447) **روضۂ رسول کی بے حرمتی کا قصد کرنے والوں کا انجام** روضۂ اقدس سے جسمِ اَطْہر نکال لینے کی ناپاک جَسارَت ایک مرتبہ سلطان نُورُ الدّین زنگی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دور میں ہوئی جسے سلطان نے ناکام بنادیا تھا لیکن کَرَک اور شَوْبَک کے غیر مسلموں نے 578ہجری سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے زمانے میں دوبارہ یہ ناپاک ارادہ کیا کہ (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ مبارکہ کو توڑ ڈالیں اور قبرِ منوّر سے جسمِ مُقدّس نکال لیں، اس کے لئے ان لوگوں نے اب کی بار چُھپ کر نہیں بلکہ کھلم کھلا ایک لشکر مدینۂ منوّرہ کی طرف روانہ کیا، سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کی اطلاع ملتے ہی مسلمانوں کا ایک لشکر ان کے پیچھے روانہ کیا، ابھی لشکرِ کفّار مدینۂ پاک سے ایک دن کے فاصلے پر تھا کہ مجاہدینِ اسلام نے ان ناپاک لوگوں کا پاک شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی کام تمام کردیا۔ (الانس الجلیل، 1/458) **فتح بیت المقدس** اسلام دشمن عناصر نے 492 ہجری میں بیت المقدس پر قبضہ جمانے کے لئے ستر ہزار سے زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا اور پھر مسلسل بیتُ المقدس پر قبضہ جمائے رکھا، سلطان نُورُ الدّین زَنگی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیتُ المقدس آزاد کروانے کا ارادہ کیا اور کئی کوششیں بھی کیں لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور آپ 569 ہجری میں دنیا سے چل بسے، آپ کے اس ارادے کی تکمیل آپ کے ہی تربیت یافتہ سلطان صلاحُ الدّین ایوبی نے 583ہجری میں کی، غیر مسلموں کی طرح وہاں خون ریزی کرکے نہیں بلکہ وہاں موجود غیر مسلموں کی خواہش کے مطابق ان سے صلح کی اور بیتُ المقدس واپس لے لیا، اسلام کے لئے آپ کی سچّی کُڑھن اور کوششوں کی بدولت اللہ پاک کے کرم سے کئی قلعے اور علاقے آپ نے فتح کئے اور وہاں اسلام کا پرچم شان وشوکت سے لہرایا، ان مفتوحہ علاقوں میں بیتُ المقدس کے ساتھ ساتھ چندیہ علاقے بھی شامل ہیں: اِسکَنْدَرِیَّہ، دِمَشْق، حَلَب، قَیْسارِیَّہ، صَفُّورِیَہ، طُور، حَیْفا، کَرَک، شُغْر، غَزَّہ، اَنْطَرْطُوس، بَلَاطُنُس، بَکّاس، جُبَیْل، سَرْمَانِیَہ، بَرْزِیَہ، دربسان، بَغْرَاس، طَبَرِیَّہ، عَسْقَلَان، بَیْرُوت، صَیْدَا، تِبْنِین، نَابُلُس، لَاذِقِیَّہ، عَکّا، کَوْکَب وغیرہ۔ (البدایۃ والنہایۃ، 8/431، 292، 474، 477، سیر اعلام النبلاء، 21/286 ملخصاً) **وصال باکمال** بحالتِ مرض 27 صفر المظفر بروز بدھ 589ہجری کو دِمشق کے قلعہ میں شیخ ابو جعفر سے قراٰنِ پاک کی تلاوت سنتے ہوئے آپ کا وصال باکمال ہوا۔ قبر مبارک اَلْمَدْرَسَۃُ الْعَزِیْزِیَّہ (نزد اموی جامع مسجد) دمشق میں ہے۔ (فتوحات اسلامیہ، 1/504، سیر اعلام النبلاء، 21/287، 288) **قبر پر دعاؤں کی قبولیت** علامہ مُجِیْرُ الدّین حنبلی علیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی قبر کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ (الانس الجلیل، 1/542) **ان جیسا کسی کو نہ پایا** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دینی کارناموں کی بدولت علامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: سلطان صلاحُ الدّین ایوبی اعظمُ المُلُوک (سب سے بڑے بادشاہ) ہیں، اسلامی بادشاہوں میں ان جیسا کوئی نہیں نہ ان سے پہلے اور نہ ہی ان کے بعد۔ (حسن المحاضرۃ، 2/224)

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ

کیا شان ہے علم والوں کی!

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اسلام کے گلشن میں علم و حکمت کے بے شمار ایسے پھول کھلے ہیں کہ جنہوں نے اپنی خوشبو سے معاشرے کی ترقی و خوش حالی میں بھرپور کردار ادا کیا، اِن پھولوں میں محدّثینِ عظام کو گلاب جیسا امتیاز حاصل ہے۔ محدّثین کا شمار اُن ہستیوں میں ہوتا ہے جو گلستانِ علم میں گلاب کی طرح ایسے مہکے کہ ان کی مہک جہاں جہاں پہنچی وہاں سے جہالت کی بُو دور ہوتی گئی۔ دیگر علوم و فنون کی طرح علمِ حدیث میں مہارت رکھنے والوں کے لئے نہایت خوب صورت اَلْقاب (Titles) استعمال کئے گئے ہیں جن سے ان حضرات کی فنِ حدیث میں مہارت کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور دل میں ان کی عظمت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ آیئے! ان پاکیزہ نفوس کی خدمات کے اعتِراف میں دیئے جانے والے اَلْقاب کا مختصر تعارف پڑھتے ہیں۔ **(1) حافظُ الحدیث** ایک لاکھ احادیث یاد کرنے والا نیز حدیث اور فنونِ حدیث کا وسیع عِلْم اور حدیث و عِلَلِ حدیث کی کامل معرفت رکھنے والا "حافظ" کہلاتا ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر، ص121، منہج النقد فی علوم الحدیث، ص76) **(2) حُجّت** تین لاکھ احادیث کا حافظ اور سند و متن پر گہری نظر رکھنے والا "حجت" کہلاتا ہے۔ یادرہے کہ "حجت" کا مرتبہ حافظ سے بڑھ کر ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر، ص121، التاصیل لقواعد المحدثین، ص180) **(3) مُفید** جس میں محدث کی تمام شرائط جمع ہوں اس کے علاوہ وہ اپنی مجلس میں حاضر ہونے والے طلبہ تک احادیث پہنچانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ (الرفع و التکمیل، ص60) **(4) حاکم** جو تمام احادیث کے متن، سند، جرح و تعدیل اور تاریخ کا عالم ہو۔ (شرح نخبۃ الفکر، ص121، التاصیل لقواعد المحدثین، ص180) ہماری معلومات کے مطابق یہ لقب دو ہستیوں حاکم کبیر ابو احمد محمد بن احمد نیشاپوری کرابیسی اور صاحبِ مستدرک حاکم ابوعبدُاللہ محمد بن عبدُاللہ نیشاپوری کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال نہیں کیا گیا، لُطف کی بات یہ ہے کہ ان دونوں کا شہر بھی ایک ہے اور صاحبِ مستدرک، حاکم کبیر کے شاگرد ہیں۔ (مستدرک، ترجمۃ ابی عبداللہ الحاکم، 1/45) حاکم کا مرتبہ حجت اور حافظ سے بڑا ہے۔ **(5) امیرُ المومنین فی الحدیث** جو اپنے زمانے میں علمِ حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو اور مہارت کا یہ عالَم ہو کہ حفاظ اور محدثین اس کی بارگاہ میں رجوع کریں۔ (منہج النقد، ص77) امام شعبہ بن حجاج، امام سفیان ثوری، امام بخاری، امام مسلم، امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ **(6) مُسْنِد** سند کے ساتھ حدیث روایت کرنے والا "مُسْنِد" کہلاتا ہے۔ (تیسیر مصطلح الحدیث، ص11) **(7) محدِّث** روایت و درایت کے اعتِبار سے کامل عبور اور اپنے زمانے میں کثیر راویوں اور روایات سے آگاہی رکھنے والے کو "محدِّث" کہتے ہیں۔ آج کے دور میں محدث کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ علمِ حدیث پڑھنے پڑھانے اور اس کی بحث و تمحیص میں مشغول ہو، رجال (حدیث راویت کرنے والوں) کی بحث و تفتیش، جرح و تعدیل کی اہلیت رکھتا ہو، حدیث، شروحاتِ حدیث اور اسمائے رجال میں تصنیف شدہ کتب کی وسیع معلومات رکھتا ہو، احادیث کے اسباب، علتوں، مختلف اور مشکلُ الحدیث پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ (تیسیر مصطلح الحدیث، ص11، تدریب الراوی، ص20)

علمِ حدیث کے ماہرین کی بدولت آج ہمارے پاس کتبِ احادیث کی صورت میں بہت بڑا علمی خزانہ موجود ہے، ہمیں چاہئے کہ ان عاشقانِ حدیث کی سیرت کا مطالعہ کریں، طلبِ حدیث کے سلسلے میں ان حضرات کی کوششوں اور کاوشوں کو دیکھ کر ہمت باندھیں اور ان کے فیضانِ علم سے خوب خوب برکتیں حاصل کریں۔

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

کُتُب کا تعارف

آصف اقبال عطاری مدنی*

دنیا میں آئے دن تبدیلیاں آتی رہتی ہیں اور انسان کے حالات بدلتے رہتے ہیں لہٰذا انسانی ضَرورتیں اور تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترقّی کا سفر نت نئے دنیوی اور دینی مسائل کو بھی جنم دیتا ہے، آج سے کئی سو سال پہلے چین میں کرنسی نوٹ ایجاد ہوئے، پھر جاپان، اس کے بعد یورپی ممالک اور بالآخر بڑھتے بڑھتے اسلامی ملکوں اور مسلمانوں تک پہنچے اور درہم و دینار کی جگہ لینے لگے اور ایک وقت آیا کہ سکّے کم و محدود ہوگئے اور نوٹوں کا دور دورہ ہوگیا۔

نوٹ کی آمد کے ساتھ ہی بہت سے شَرْعی مسائل درپیش ہوئے کہ نوٹ مال ہے یا محض رسید؟ اس میں زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ کیا اِسے حق مہر میں دینا درست ہے؟ کیا اس کے محفوظ جگہ سے چوری ہونے پر شَرْعی سزا دی جائے گی؟ کوئی اسے ضائع کردے تو عوض میں نوٹ ہی دینا ہوگا یا چاندی کے روپے بھی دیئے جاسکتے ہیں؟ کیا نوٹ کو چاندی کے روپوں یا سونے کی اشرفیوں سے بیچنا جائز ہے؟ کیا اِسے بطور قرض دے سکتے ہیں؟ کیا اسے مقررہ مدّت کے لئے چاندی کے روپوں سے ادھار بیچنا جائز ہے؟ اور کیا نوٹ کو اپنی مالیت سے کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے؟ وغیرہ وغیرہ

فقیہِ اعظم امام احمد رضا خان حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1323 ہجری میں جب حج کی سعادت پانے حرم پاک حاضر ہوئے تو یہ سوالات آپ کے منتظر تھے، اُس وقت نوٹ وہاں ایک نئی چیز تھی، فقہائے حَرَمَین شَرِیفَین اس کے احکام کے بارے میں حیران و پریشان تھے۔ حنفی امام شیخ عبداللہ میرداد بن احمد ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں نوٹ کے متعلّق 12 سوالات پیش کئے، آپ نے ایک دن اور کچھ گھنٹوں میں ان کے جوابات لکھے اور کتاب کا نام ”کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِی اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم“ تجویز فرمایا، علمائے مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً جیسے شیخ الائمہ احمد بن ابوالخیر، مفتی و قاضی صالح کمال، حافظ کتبِ حرم سید اسماعیل خلیل، مفتی عبداللہ صدیق اور شیخ جمال بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے کتاب دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور خوب سراہا۔ یہ کتاب مختلف اشاعتی اداروں نے متعدّد بار شائع کی حتی کہ 2005ء میں بیروت لبنان سے بھی طبع ہوئی، اس وقت یہ کتاب کراچی یونیورسٹی کے ”ایم اے“ کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ مجلس المدینۃ العلمیہ کے ”شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت“ نے بھی اِسے آسان ترجمہ و تسہیل کے ساتھ جدید اسلوب اور نئے تقاضوں کے مطابق شائع کیا اور اس کا نام ”کرنسی نوٹ کے مسائل“ رکھا جو دیگر اشاعتوں سے کئی لحاظ سے ممتاز ہے، بالخصوص پانچ شاندار کام کئے گئے ہیں: 1 کتاب میں موجود تمام فقہی اصطلاحات مع تعریفات یکجا کردی گئی ہیں 2 نوٹ کی فقہی ”حیثیت“ کو بیان کرتا شاندار تحقیقی مقدمہ 3 ابتدا میں تمام سوالات اور جوابات کا خلاصہ 4 عربی الفاظ اور فقہی اصطلاحات کا بریکٹس میں انگلش ترجمہ اور 5 حوالہ جات کی مقدور بھر تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔

مفتیانِ عظام، علمائے کرام، فقہی مزاج اور شوق رکھنے والے طلبہ اور جدید مسائل سے شغف رکھنے والوں کے لئے عظیمُ الشان تحفہ ہے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کی ترغیب دلایئے، بالخصوص مفتیانِ اسلام اور علمائے کرام کی خدمتوں میں بطور تحفہ پیش کیجئے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ابوالحسان عطاری مدنی*

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے ماہِ وصال صفرُ المظفّر کے موقع پر آپ کے دو اشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں:

1 اِن کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے　　　مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں　　　(حدائقِ بخشش، ص482)

شرح اللہ کریم نے تمام خزانوں کی کُنجیاں یعنی ہر طرح کے اختیارات رسولِ کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم کو عطا فرما کر آپ کو ہر چیز کا مالِک بنا دیا ہے۔ **اِن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے** اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے رسالے "اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی" میں کثیر احادیث سے ثابت کیا ہے کہ نُصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں، نُبُوّت کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، جنّت کی کنجیاں، دوزخ کی کنجیاں اور ہر چیز کی کنجیاں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا کی گئی ہیں۔(فتاویٰ رضویہ،30/426تا435) **مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں** ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا مالِک اور خود کو آپ کا غلام سمجھے۔ امام قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: جو ہر حال میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کا غلام نہ سمجھے وہ سنّتِ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حلاوت (مٹھاس) سے محروم رہے گا۔ (الشفاء،2/19)

دستِ عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں　　　بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا　　　(قبالۂ بخشش، ص15)

2 رب ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسم　　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں　　　(حدائقِ بخشش، ص482)

الفاظ و معانی مُعْطِی: عطا کرنے والا۔ قاسم: تقسیم کرنے والا۔ **شرح** اللہ پاک نعمتیں عطا فرماتا ہے اور سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک بڑی نعمت رزق ہے جو مخلوق کو اللہ کی عطا سے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے ملتی ہے۔ **رب ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسم** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ یعنی اللہ کریم عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔(بخاری،1/42، حدیث:71) شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: معنی یہ ہوئے کہ مخلوقات میں سے جس کسی کو اب تک جو کچھ ملا یا آئندہ ملے گا ان سب کا دینے والا اللہ ہے، اور ان سب کا بانٹنے والا میں ہوں۔ جس طرح اللہ کے مُعْطِی ہونے میں کسی قسم کی کوئی تخصیص جائز نہیں، اسی طرح حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قاسم ہونے میں کسی قسم کی تخصیص جائز نہیں۔ جس طرح تمام مسلمانوں کا اعتِقاد ہے کہ عالَم کی ہر نوع ہر فرد خواہ وہ فرشتے ہوں خواہ وہ انسان خواہ جن ہوں خواہ اور کچھ، سب کو سب کچھ اللہ کی عطا سے ملا اور ملے گا اسی طرح یہ اعتِقاد بھی واجب کہ سب کو بلا اِستِثناء جو کچھ ملا یا ملے گا وہ سب حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیئے سے ملا۔(نزہۃ القاری، 1/425)

تم کو قاسم کیا ہے رازِق نے　　　تم نے سب کچھ دیا رسول اللہ
رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو　　　سارے عالَم کو یا رسول اللہ　　　(قبالۂ بخشش، ص136)

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین، ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 1439 سنِ ہجری میں اللہ کریم نے مجھے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ حج کی سعادت اور مدینے پاک کی حاضری کا شرف عطا فرمایا۔

میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹو اور مدنی بیٹیو! جو مدنی کاموں کی دھومیں مچاتے ہیں، میں اپنے اندر اُن کے لئے بہت اچھے جذبات پاتا ہوں، یااللہ! جو مدنی بیٹے 12 مَدَنی کاموں اور مَدَنی بیٹیاں 8 مدنی کاموں کے لئے کوشاں رہتے ہیں، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے کی کوششیں کرتے ہیں ان سب کو بے حساب مغفِرت سے مشرَّف فرمادے اور اے اللہ! ان کو بار بار حج کی سعادت نصیب کردے، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! دعوتِ اسلامی کے اس باغ کو پھلتا پھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے سدا بہار کردے اور یہ دعوتِ اسلامی جب تک مسلمان باقی رہیں مدنی کاموں کی دھوم مچاتی رہے۔ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً سے اب رُخصت کی گھڑیاں آرہی ہیں، اللہ پاک ہم سب کو بار بار حج نصیب کرے، بار بار میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے آپ سب کو اور مجھے بے حساب بخشے، اللہ کریم میرے اور تمام حاجیوں کے حج کو مبرور فرمائے، مدینۂ پاک کی حاضری کو مقبول فرمائے، اٰمین۔ مہربانی کرکے دعوتِ اسلامی کا خوب مدنی کام کرتے رہیں، مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریں، اِنْ شَآءَ اللہ نیک متّقی پرہیزگار بنیں گے۔

جامعاتُ المدینہ للبنین، مدارسُ المدینہ للبنین کے اَساتِذۂ کرام، طلبۂ کرام، ناظمین، جامعاتُ المدینہ للبنات، مدارسُ المدینہ للبنات کی مُدرِّسات، ناظِمات، طالِبات، دارُالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام اور تمام مجالس کے جو بھی ذمّہ داران ہیں، وابستگان ہیں، اللہ پاک سب پر رَحمت کا نُزول فرمائے، آپ سب دعوتِ اسلامی کو لے کر چلتے رہیں اور آگے سے آگے بڑھاتے رہیں، دین کی خدمتوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں، جن جن سے بَن پڑے مدنی مذاکرہ ضَرور سُنا کریں۔

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی پابندی بہت ضَروری ہے کہ یہ دعوتِ اسلامی کے اوَّلین کاموں میں سے ہے بلکہ اسے سب سے پہلا مدنی کام کہا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یوں سمجھئے کہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے ذریعے ہی دنیا بھر میں مدنی کام آہستہ آہستہ عام ہوا۔ مدنی قافلہ تو ظاہر ہے مدنی کاموں کی ریڑھ کی ہڈی ہے، اس کے بغیر بھی گزارا نہیں لہٰذا سب مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں اور دُعائے عطّار کے حق دار بنتے رہیں۔ جو جتنا مدنی کام زیادہ کرتا ہے بس یوں سمجھو کہ میری اس کے ساتھ محبت زیادہ ہے، مدنی کام میں گویا ہماری حیات ہے ورنہ سمجھو کہ ہماری موت ہے، اگر ہم مدنی کام چھوڑ کر اَربوں کھربوں پتی بن جائیں تو ہماری زندگی

بالکل بے کار ہے جب کہ دین کی خدمت اس میں شامل نہ رہے، اللہ کریم آخری سانس تک ہم سے دین کی خدمت لیتا رہے، اللہ پاک آپ سب کو جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے، یہ ساری دُعائیں آپ سب کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار اور میری آل کے حق میں بھی قبول کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں وصیت کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کی **"مرکزی مجلسِ شوریٰ"** جب تک شریعت کے خلاف حکم نہ دے اس کی اِطاعت کرتے رہیں، اِطاعت کرتے رہیں، اِطاعت کرتے رہیں اور بس ان کے ماتحت رہ کر مدنی کاموں کی دھوم مچاتے رہیں، دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے

محمد رفیق عطاری مدنی*

سب سے پہلے دینِ اسلام قبول کرکے شرفِ صحابیّت کس نے حاصل کیا اس بارے میں مختلف روایات منقول ہیں۔ علمائے کرام رحمھم اللہ السَّلام نے ان روایات میں تطبیق بیان فرمائی ہے۔ آیئے وہ روایات مع تطبیق ملاحظہ کرتے ہیں۔

1 اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَکْرٍ سب سے پہلے (امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا) ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اسلام لائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 20/253، حدیث: 37738)

2 اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ رسولِ انور، شافعِ محشر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سب سے پہلے حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم ایمان لائے۔ (مسند احمد، 7/78، حدیث: 19301)

3 اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِرَسُوْلِ اللہِ خَدِیْجَۃُ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ ختمِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اس اُمّت میں سب سے پہلے ایمان لانے والی اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہیں۔

(فضائل الصحابۃ للامام احمد، 1/226، رقم: 268 مختصراً)

4 اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ حضرت سیّدُنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔

(معجم کبیر، 5/84، حدیث: 4653)

5 کَانَ بِلَالٌ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ حضرت سیّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا تھا۔

(دلیل الفالحین، جز6، 3/581 مختصراً)

مذکورہ روایات میں تطبیق

شیخُ الاسلام حضرت ابنِ صلاح عثمان شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی ان روایات میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں: آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے، بچّوں یا نو عمروں میں مولیٰ علی شیرِ خدا کرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم نے، عورتوں میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے، آزاد کردہ غلاموں میں حضرت سیّدُنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اور غلاموں میں حضرت سیّدُنا بلال حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسلام قبول کیا۔

(مقدمۃ ابن الصلاح، ص300)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

جَنَّتُ الْمَعْلٰی

جَنَّتُ الْمَعْلٰی مکۂ مکرّمہ زادھَا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً کا قدیم، مشہور و مبارک قبرِستان، اہم تاریخی مقام اور لاکھوں مسلمانوں کی زیارت گاہ ہے، ہر سال لاکھوں عاشقانِ رسول یہاں کے مزارات پر حاضری دے کر فاتحہ و سلام کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

محلِّ وقوع جَنَّتُ الْمَعْلٰی بیتُ اللہ شریف سے قریب ہی تقریباً ایک ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر حَجُوْن پہاڑ کے دامن میں واقع ہے، حرم شریف جانے والے شخص کے دائیں جانب پڑتا ہے، اس میں ہر خاص و عام مسلمان کو دفنایا جاتا ہے، اِس میں عام طور پر ایسے لوگوں کی میّت لائی جاتی ہے جن کی نمازِ جنازہ مسجدُ الحرام میں پڑھی گئی ہو۔

کُل رقبہ اِس کا کل رقبہ ایک لاکھ مربع میٹر ہے، لیکن اب حَجُوْن پہاڑ کی کٹائی کرکے اس میں مزید توسیع کا کام جاری ہے۔

مختلف نام اور اُن کی وجہ عرب لوگ عُموماً اپنے قبرستانوں کو جنّت کہہ کر پکارتے ہیں اور معلیٰ بُلند جگہ کو کہتے ہیں، یہ قبرِستان بھی چونکہ بلندی پر ہے اسی لئے اسے جَنَّتُ الْمَعْلٰی، جَنَّتُ الْمَعْلَاۃ، مَقْبَرَۃُ الْمَعْلَاۃ کہا جاتا ہے، بنی ہاشم اور قبیلہ قریش کی قبریں یہاں ہونے کی وجہ سے اسے **مقبرۂ بنی ہاشم، مقبرۂ قریش** اور شہرِ مکّہ میں ہونے کی وجہ سے اسے **مقبرۂ مکّہ** کہا جاتا ہے، چونکہ یہ حَجُوْن نامی پہاڑی کے دامن میں واقع ہے اسی لئے اسے حَجُوْن یا **مقبرۂ حَجُوْن** بھی کہتے ہیں۔

پہلی مدفون شخصیت حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جدِّ امجد حضرت قصی بن کلاب رضی اللہ تعالٰی عنہما کا جب وِصال ہوا تو آپ کی تدفین اسی مقام حَجُوْن میں کی گئی، یہ یہاں کی سب سے پہلی قبر تھی بعدازاں لوگوں نے اپنے مُردوں کو یہیں دفنانا شروع کر دیا اور یہ جگہ باقاعدہ قبرستان بن گئی۔ (اخبار مکہ للفاکھی، 4/58، 59)

بعض مدفون شخصیات حضرت سیِّدنا عبدُ المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ، اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا خَدِیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا، (سیرتِ مصطفٰی، ص 143) حضرت سیِّدنا عبداللہ بن زبیر، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لختِ جگر حضرت سیدنا قاسم و حضرت عبداللہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین۔

(اِشارۃ الحجون الی زیارۃ الحجون لمجد الدین فیروزآبادی، المخطوطۃ ماخوذاً)

فضائل جَنَّتُ الْبقیع کے بعد جَنَّتُ الْمَعْلٰی دنیا کا سب سے افضل قبرستان ہے۔ (رفیقُ الحرمین، ص247) حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جَنَّتُ الْمَعْلٰی کے متعلّق ارشاد فرمایا: "یہ کیا ہی اچّھا قبرستان ہے۔" (مسند احمد، 1/785، حدیث:3472) ایک بار حَجُوْن کے راستے پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: "اِس جگہ سے ستّر ہزار ایسے لوگ اٹھائے جائیں گے جو بغیر حِساب کے جنّت میں جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک ستّر ہزار کی شفاعت کرے گا، ان کے اَوّلین و آخرین کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔"

(اخبارِ مکہ للفاکھی، 4/51، مسند الفردوس، 5/260، حدیث:8123)

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

فتحِ مکّہ پر اِعزاز فتحِ مکّہ کے موقع پر اسی مقامِ حجون پر مسجدُ الفتح کے قریب سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے آپ کا جھنڈا گاڑا گیا۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص430)

خصوصیت جَنَّتُ الْمَعْلٰی کی گھاٹی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا رُخ قبلہ کی جانب بالکل سیدھ میں ہے جبکہ مکّہ کی دوسری گھاٹیوں کا رخ عین قبلہ کی طرف نہیں ہے۔

(اخبار مکۃ للازرقی، 2/209)

حاضری کا طریقہ جَنَّتُ الْمَعْلٰی کے مَدفونین کی خِدمت میں باہر ہی کھڑے ہو کر سلام عرض کریں اور باہر ہی سے دعا کریں کہ اب جَنَّتُ الْمَعْلٰی میں موجود تقریباً تمام مزارات کو شہید کر دیا گیا ہے، قبروں کی نشاندہی کیلئے لائن سے رکھے گئے پتھر ہی نظر آتے ہیں، خصوصاً جَنَّتُ الْمَعْلٰی کے بیچوں بیچ بنائی گئی سڑک پر تو چلنے یا گاڑی وغیرہ لے کر جانے کی غلطی ہرگز نہ کریں کہ یہ سڑک بھی انہیں مزارات کے اوپر بنائی گئی ہے اور "قبرستان کے بیچ میں قبروں کو مُنْہدم کر کے جو نیا راستہ بنایا جائے اس پر چلنا شَرْعاً حرام ہے۔"

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص268 ملخصاً)

اگر آپ اندر گئے تو کیا معلوم آپ کا پاؤں کس صَحابی یا ولی کے مزار پر پڑ رہا ہے۔ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے۔ (رفیق الحرمین، ص 236 ملخصاً)

اے ربِّ کریم! ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت اور جَنَّتُ الْمَعْلٰی میں مدفن عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تَعزیت وعِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضرورتاً ترمیم کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں۔

مولانا حافظ ظہور احمد سعیدی صاحب کی عیادت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرتِ علّامہ مولانا حافظ ظہور احمد سعیدی صاحب! (خطیب وامام جامع مسجد احباب، ناظم آباد، باب المدینہ کراچی)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی محمد امین کے ذریعے آپ کی علالت کی اطلاع ملی اور یہ بتایا گیا کہ

آپ جناح اسپتال میں ایڈمٹ ہیں اور انجیو گرافی (Angiography) ہوئی ہے۔ اللہ کریم آپ کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرمائے۔ صحتوں، راحتوں، عافیتوں، دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرمائے، مَا شَآءَ اللہ 30 سال سے آپ امامت و خطابت کے فرائض مسجدِ احباب میں سر انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالٰی آپ کو برکتیں اور برکتیں اور برکتیں عطا فرمائے، دونوں جہاں کی بھلائیاں آپ کا مقدر کرے۔ حضورِ والا! میری بے حساب مغفرت کی دعا فرمایئے گا۔ اللہ ربُّ العزت آپ کو خوش رکھے، ہمت رکھئے گا، لَابَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَابَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَابَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

قبر کی پکار

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے منیب عطّاری، حبیب عطّاری!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

خبر ملی کہ آپ کے والدِ محترم قمر زمان عطّاری کا فالج اور برین ہیمرج کے بعد 9 ذی القعدۃ الحرام 1439 ہجری کو بعمر 50 سال انتقال ہو گیا، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں، سب صَبْر کریں، ہمت رکھیں، مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے حبیب بھائی اور منیب بھائی مدنی قافلے میں سفر کریں اور اس کا ثواب مرحوم کو ایصال کریں اور ہو سکے تو 2500 روپے کے مدنی رسائل مکتبۃُ المدینہ سے خرید کر تقسیم فرمائیں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دُعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے، رسالہ "نصیحتوں کے مدنی پھول" سے یہ حدیثِ قدسی پڑھ کر سنائی:) اے ابنِ آدم! قبر ہر روز تجھ سے مخاطب ہو کر کہتی ہے: اے آدمی! (آج تو) تُو میرے اوپر (اکڑ اکڑ کر) چل رہا ہے لیکن (کل) تجھے میرے اندر غم سہنا ہو گا۔ میرے اوپر تو خواہشات تیری خوراک ہے لیکن میرے اندر تُو کیڑوں کی خوراک بنے گا، اے ابنِ آدم! میں وحشت کا گھر ہوں، میں آزمائش کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں اندھیرے کا گھر ہوں، میں سانپ اور بچھوؤں کا گھر ہوں لہٰذا مجھے آباد کر برباد نہ کر۔ (نصیحتوں کے مدنی پھول، ص10، 11)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حادِثے میں فوت ہونے والوں کے لئے دعائے عطّار

پچھلے دنوں زَم زَم نگر حیدرآباد سے بابُ المدینہ کراچی آنے والی ایک گاڑی کا ٹرک سے تصادم ہو گیا۔ جس میں میمن گوٹھ (اطرافِ ملیر بابِ المدینہ کراچی) کے ایک ہی خاندان کے کچھ افراد سمیت آٹھ افراد جاں بحق اور ایک زخمی ہوئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے زخمی کے لئے دُعائے صحت اور مرحومین کیلئے دعائے مغفرت فرمائی اور لواحقین سے تعزیت بھی کی۔

تعزیت و عیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ﷺ مدنی چینل کے ڈائریکٹر شہزاد گھانچی سے ان کے 10 یا 11 ماہ کے مدنی منّے شیبان رضا (بلدیہ ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی) اور ﷺ کامران ورضوان عطّاری سے ان کے والدِ محترم کے انتقال کی خبر ملنے پر تعزیت فرمائی اور مسجد بنانے، تقسیمِ رسائل اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی۔ جبکہ بذریعہ صَوتی پیغامات (Audio Messages) ﷺ محمد یاسر عطّاری سے ان کے والدِ محترم کی علالت اور ﷺ حاجی کریم رضا عطّاری (بابُ المدینہ کراچی) سے ان کے بائیک ایکسیڈنٹ میں پاؤں کے فریکچر اور دیگر چوٹیں لگنے کی خبر ملنے پر ان سے عیادت فرمائی اور صبر و ہمت کی تلقین فرماتے ہوئے ان کی ڈھارس بندھائی اور خوب دعاؤں سے نوازا۔

ہمشیرۂ عطّار (فُوئی ماں) کا وصالِ پُر ملال

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بڑی بہن فاطمہ بنتِ حاجی عبد الرحمٰن (عرف فُوئی ماں) طویل علالت کے بعد جمعۃ المبارک 26 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ مطابق 7 ستمبر 2018ء کو تقریباً 80 برس کی عمر میں وصال فرما گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی بہن کے بارے میں جن جذبات کا اظہار فرمایا ان کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

حالاتِ ہمشیرۂ عطّار بزبانِ عطّار میری عمر ڈیڑھ دو سال تھی جب والد صاحب حاجی عبد الرحمٰن قادری کا سایۂ عاطفت اُٹھ گیا، تھوڑا جوان ہوا تو بڑے بھائی محترم عبد الغنی صاحب بھی ایک ٹرین حادثے میں انتقال فرما گئے۔ میری ماں صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں انہوں نے سخت ترین معاشی آزمائشوں کے باوجود ہماری تربیت اسلامی خطوط پر کی لیکن بڑے بھائی کی وفات کے تھوڑے عرصے بعد ہی مادرِ مُشْفِقہ نے بھی سفرِ آخرت اختیار کرلیا۔ اس غمناک موقع پر میں نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک اِستغاثہ لکھا:

میں ننھا تھا چلا والد، جوانی میں گیا بھائی

بہاریں بھی نہ دیکھیں تھیں چلی ماں یا رسول اللہ

ایسے اعصاب شِکن حالات میں بڑی بہن مرحومہ فاطمہ بنتِ حاجی عبد الرحمٰن جو مجھ سے سات سے دس سال بڑی تھیں بچپن میں بھی انہوں نے ہمیں سنبھالا، کھلایا پلایا، اٹھایا جوانی میں بھی سہارا بنی رہیں۔ نہایت عقلمند خاتون تھیں۔ کسی بیماری کے باعث ان کا دَھڑ آہستہ آہستہ کام کرنا چھوڑ گیا تھا جس کے سبب چلنے، پھرنے اور اُٹھنے سے معذور ہو گئیں لیکن اس کے باوجود گھر میں سب سے زیادہ فعّال (Active) یہی تھیں حتّٰی کہ علالت سے قبل تک کھانا یہی پکاتی تھیں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے ان کی بیماری میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آخری ایام میں بیماری کا اس قدر غلبہ رہا کہ میں اُن سے ملنے جاتا تو پہچان نہ پاتیں اور جب بتانے پر پہچان لیتیں تو رونے لگتیں، آخری بار بھی جب ان سے ملنے گیا تو مجھے پہچان نہ پائیں، میں نے بھی اپنا تعارف نہ کروایا کیونکہ پتا چلنے پر رونے لگتیں جس سے مجھے صدمہ ہوتا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ان کے بیمار ہونے کے بعد سے ہمارا گھر ویران سا ہو گیا۔ ان کے انتقال کے بعد میری بہو نے مجھے تحریری پیغام دیا کہ ”بیماری کے باوجود وہ مجھ (یعنی میری بہو) پر بڑی شفقت کرتی تھیں، ان کے انتقال پر تو ہمارا گھر سُونا سُونا ہو گیا۔“ چونکہ میں بھی ضعیفُ العمر ہوں، میری ایک اور بڑی بہن ہیں وہ بھی ضعیفُ العمر اور میرے بچوں کی امی بھی ضعیفُ العمر ہی ہیں لہٰذا دیکھ بھال کے لئے مرحومہ بہن بیماری سے وصال تک حاجی عبید رضا کے گھر پر رہیں جہاں حاجی عبید رضا اور میری بہو نے جانی، مالی، علاج معالجہ اور ہر طرح سے ان کی خوب خدمت کی، تجہیز و تکفین کے آخری تمام مراحل

بھی حاجی عبید رضا کے گھر پر ہوئے۔ جتنی خدمت میرے بیٹے عبید رضا نے کی ہے میں سمجھتا ہوں اس نے صلۂ رحمی کا حق ادا کر دیا۔ حاجی عبید رضا کا بیان ہے: "جب پھوپھی جان اسپتال میں تھیں تو میں انہیں بارہا اپنی پہچان کرواتا مگر وہ جواب نہ دیتیں لیکن جب ان کے سامنے یا سلامُ یا دُرُودِ پاک پڑھتا تو ان کی طبیعت میں کچھ سکون محسوس کرتا۔" ان کا مزید کہنا ہے کہ طبیعت بگڑنے پر جب اسپتال لے جانے لگے تو دُرُودِ پاک پڑھا اور بے ہوش ہو گئیں اس کے بعد سے ان کی طبیعت سنبھل نہ پائی۔ بالآخر بروز جمعہ 26 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ مطابق 7 ستمبر 2018ء کو اسپتال ہی میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔ بعدِ غسل ان کا چہرہ نہایت روشن، چمکدار اور پُر رونق ہو گیا تھا۔ (ماخوذ از مدنی مکالمہ، 7 ستمبر 2018ء بعد نمازِ جنازہ، مدنی مذاکرہ 9 ستمبر 2018ء)

نمازِ جنازہ و تدفین مرحومہ کی نمازِ جنازہ 7 ستمبر 2018ء مطابق 27 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ بروز جمعہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی امامت میں ادا کی گئی جس میں بشمول اراکینِ شوریٰ، ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی اور مرحومہ کو صحرائے مدینہ ٹول پلازہ بابُ المدینہ کراچی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اجتماعاتِ ذکر و نعت بسلسلہ سوئم اور ایصالِ ثواب 9 ستمبر بروز اتوار بعد نمازِ عشاء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اجتماعِ ذکر و نعت برائے سوئم کا سلسلہ ہوا جس میں قراٰن و نعت خوانی اور نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا سنّتوں بھرا بیان ہوا، شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے بھی مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ ملک اور بیرونِ ملک مدارس و جامعاتُ المدینہ، مدنی مراکز، اہلِ سنّت کی کئی دینی درس گاہوں اور مساجد میں مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے قراٰن وفاتحہ خوانی اور سنّتوں بھرے اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جن میں عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ ملک و بیرونِ ملک سے موصول ہونے والے ایصالِ ثواب کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے: ٭ قراٰنِ پاک: 92 لاکھ 19 ہزار 700 ٭ مختلف پارے: 96 ہزار 6 سو 77 ٭ دُرُود شریف: 79 ارب 10 کروڑ 36 لاکھ 58 ہزار 610 ٭ حج و عمرہ کا ثواب: 66 ٭ طواف کا ثواب: 28 ٭ استغفار: 3 کروڑ 15 لاکھ 44 ہزار 370 ٭ آیتِ کریمہ: 28 لاکھ 13 ہزار 523 ٭ تسبیحِ فاطمہ: 5 لاکھ 5 ہزار 657 ٭ ذِکْرُ اللہ: 37 لاکھ 26 ہزار 264 ٭ کلمۂ طیبہ: 1 کروڑ 77 لاکھ 82 ہزار 423 ٭ آیۃُ الکرسی: 11 لاکھ 46 ہزار 802 ٭ بسم اللہ شریف: 2 لاکھ 75 ہزار 404 ٭ سورۂ بقرہ: 1 ہزار 167 ٭ سورۂ یٰسین: 4 لاکھ 1 ہزار 524 ٭ سورۂ ملک: 11 لاکھ 20 ہزار 929 ٭ سورۂ رحمٰن: 5 لاکھ 13 ہزار 676 ٭ سورۂ واقعہ: 71 ہزار 120 ٭ سورۂ مُزَّمِّل: 4 لاکھ 81 ہزار 76 ٭ سورۂ اخلاص: 12 لاکھ 11 ہزار 765 ٭ سورۂ دُخان: 1 ہزار 61 ٭ سورۂ مُدَّثِّر: 1 لاکھ 9 ہزار 118 ٭ چاروں قل شریف: 29 لاکھ 8 ہزار 373 ٭ سورۂ فاتحہ: 93 لاکھ 49 ہزار 953 ٭ دیگر سورتیں: 7 لاکھ 86 ہزار 728 ٭ متفرق رکوع: 6 ہزار 107 ٭ عمر بھر کی نیکیوں کا ثواب ایصال کرنے والے: 1 لاکھ 13 ہزار 792 ٭ مدنی قافلے کا ثواب: 1 ہزار 151 ٭ نفل روزوں کا ثواب: 22 ہزار 254 ٭ نوافل: 35 ہزار 811 ٭ دُرُودِ تاج: 9 ہزار 719 نیز ٭ 10 ستمبر 2018ء کو ہند اور نیپال کے مختلف جامعاتُ المدینہ میں ایک ہزار 198 طلبہ، اساتذہ اور ناظمینِ کرام نے سنّتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر عمل کرتے ہوئے پیر شریف کا روزہ رکھنے کی سعادت پائی اور اس کا ثواب ہمشیرۂ امیرِ اہلِ سنّت کو ایصال کیا۔

عُلَما و شخصیات کی جانب سے تعزیت ملک و بیرونِ ملک کے کثیر عُلَما و مشائخ و شخصیات کی جانب سے تعزیتی پیغامات موصول ہوئے۔ چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان:** ٭ جگر گوشۂ غزالیِ زماں، سیّد مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب

(امیر جماعت اہلِ سنّت پاکستان مدینۃ الاولیاء ملتان) ✺ مفتی منیب الرحمٰن صاحب(چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان) ✺ استاذُ العلماء مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ سکھر، باب الاسلام سندھ) ✺ شیخُ الحدیث مولانا مفتی فضل سبحان قادری صاحب (جامعہ قادریہ مردان) ✺ پیرزادہ حضرت مولانا رضا ثاقب مصطفائی صاحب(بانی ادارۃ المصطفیٰ انٹرنیشنل، گوجرانوالہ) ✺ مولانا شاہ عبدالحق قادری صاحب(باب المدینہ) ✺ مولانا سیّد مظفر حسین شاہ صاحب (خطیب جامع مسجد حبیبیہ مدنی (دھوراجی کالونی) باب المدینہ کراچی) ✺ مصنفِ کُتُبِ کثیرہ مفتی رضاءُ المصطفیٰ ظَرِیفُ القادری صاحب (جامعہ قادریہ، گوجرانوالہ) ✺ مفتی محمد غفران سیالوی صاحب (راولپنڈی) ✺ مولانا محمد عبدالحمید چشتی گولڑوی (خطیب اعظم ضیاء کوٹ) ✺ استاذُ العلماء مفتی گُل احمد عتیقی صاحب(شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ مرکزالاولیاء لاہور) ✺ شیخُ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی (جامعہ نظامیہ رضویہ مرکزالاولیاء لاہور) ✺ شہزادہ خلیلِ ملت مفتی احمد میاں برکاتی (دارالعلوم احسن البرکات زم زم نگر حیدرآباد) ✺ شیخُ الحدیث مفتی محمد اسماعیل ضیائی (دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی) ✺ علامہ مفتی ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی (جامعہ اسلام آباد) ✺ مفسرِ قرآن باباجی پیر ابونصر منظور احمد شاہ (جامعہ فریدیہ ساہیوال) ✺ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ ✺ حضرت صاحبزادہ پیر سلطان فیاض الحسن سروری قادری(زیب سجادہ حضرت سلطان باہو، جھنگ) ✺ مفتی رفیق الحسنی صاحب (مہتمم جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلم باب المدینہ) ✺ مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب (دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ باب المدینہ) ✺ مفتی رفیق عباسی صاحب (مدرس دارالعلوم امجدیہ، باب المدینہ) ✺ شیخُ الحدیث حافظ محمد نذیر احمد گوندل صاحب(بانی و مہتمم الجامعہ اسلامیہ، منڈی بہاؤالدین) ✺ مفتی محمد عمر خلجی قادری صاحب(شیخ الحدیث جامعہ رکن الاسلام، زم زم نگر) ✺ مفتی محمد چمن زمان نجم القادری صاحب (رئیس الجامعۃ العین، سکھر) ✺ مولانا صوفی رضا محمد عباسی صاحب (خطیب و امام جامع مصری شاہ مسجد، زم زم نگر) ✺ شیخُ الحدیث مولانا رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب (پرنسپل جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ، مرکزالاولیاء لاہور) ✺ مولانا مفتی محمد وسیم رضا صاحب (چیئرمین علماء کونسل کشمیر) ✺ مولانا حافظ نذر علی القادری صاحب(سبی بلوچستان) ✺ مولانا علی عباس قادری صاحب (ناظمِ اعلیٰ جامعہ عربیہ غوثیہ گجرات، پاکستان) ✺ مولانا محمد اعظم قادری صاحب (مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام گلستان محدث اعظم پاکستان فیصل آباد) **ہند:** ✺ استاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدّین مصباحی صاحب (رئیس الافتاء جامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور) ✺ حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب (مدرس جامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور) ✺ حضرت مفتی نسیم مصباحی صاحب (جامعۃ الاشرفیہ اعظم گڑھ، مبارکپور) ✺ سرپرست دعوتِ اسلامی ہند حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم رضوی اشرفی صاحب (بانی ادارہ جامعہ ضیائیہ فیض الرضا، بہار) ✺ حضرت مولانا مفتی شمسُ الہدیٰ مصباحی صاحب (خلیفہ حضور تاج الشریعہ و خلیفہ حضور برہانِ ملت) ✺ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مکرم نقشبندی مجددی دہلوی صاحب (خطیب و امام شاہی فتحپوری مسجد دہلی) ✺ مولانا محمد فاروق تیغی صاحب (ناظم اعلیٰ مدرسہ اہلِ سنّت فیض الرسول، کلکتہ) ✺ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالوکیل مصباحی صاحب (صدر مدرس مدرسہ فیضان سرکار کلاں بیکانیر، راجستھان) ✺ مفتی محمد صلاح الدّین رضوی صاحب(صدر افتا مرکزی دارالعلوم عمادیہ پٹنہ سٹی، بہار) ✺ مولانا مفتی انوارالحق رضوی صاحب (مہتمم مدرسہ غوثیہ برکاتیہ تعلیم النساء، بریلی شریف) ✺ مولانا آصف مصباحی صاحب (مدرس الجامعۃ الرضویہ گلشن رسول، بریلی شریف) ✺ مولانا حافظ محمد غلام جیلانی اشرفی صاحب (خطیب و امام غریب نواز جامع مسجد کھچھی نگر، دہلی) ✺ مولانا سید اکرام الحق مصباحی صاحب (صدر مدرس دارالعلوم محبوب سبحانی، بمبئی) ✺ حضرت مولانا مفتی منظر صاحب (گھاٹکوپر، بمبئی) ✺ علامہ سیّد محمد نذیر الدّین میاں ہاشمی صاحب(قاضی داہود، گجرات) ✺ مولانا محمد اَبرار عالَم مصباحی صاحب (خطیب و امام رجب علی گھاٹ سارنگ مسجد، کلکتہ) ✺ علامہ حافظ سعید اشرفی صاحب(بانی و مہتمم مدرسہ فیضان اشرف باسنی ناگور، راجستھان) ✺ مولانا محمد ممتاز احمد نعیمی صاحب (خطیب و امام رضا جامع مسجد بیکانیر، راجستھان) ✺ مولانا محمد رضوان مصباحی صاحب (خطیب و امام مدینہ مسجد کمرہٹی، کلکتہ ہند) ✺ مفتی محمد منظر حسن اشرفی صاحب (مہتمم دارالعلوم حجازیہ چشتیہ گھاٹ کوپر ویسٹ، ممبئی ہند) ✺ علامہ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی صاحب (مہتمم مدرسہ جامع رضا پٹنہ، بہار) **دیگر ممالک:** ✺ مفتی محمد عباس رضوی صاحب (دبئی) ✺ مولانا سید اسد علی شاہ گیلانی (مذہبی اسکالر، برطانیہ)۔

اَدْرک کے فوائد
Benefits of Ginger

پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

ابو القمر عطاری مدنی*

اللہ پاک کی لاتعداد نعمتوں میں سے ایک نعمت ادرک (Ginger) بھی ہے۔ اس کی تاثیر گرم تَر ہوتی ہے۔ مختلف کھانوں میں اس کا استعمال کھانے کی لذّت اور غذائیت کو بڑھا دیتا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

ادرک کے چند فوائد

☀ ادرک سے معدے (Stomach) کی تیزابیت (Acidity) کم ہوتی اور کھانا جلد ہضم ہوتا ہے ☀ یہ دماغی کام کرنے والے افراد کے لئے بہت مفید ہے ☀ اس سے خون کی روانی دُرُست رہتی ہے ☀ سینے کے بلغم اور دائمی کھانسی کی صورت میں ادرک کا استعمال مُفید ہے ☀ دائمی قبض اور شوگر کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے ☀ جگر کی خرابی میں تازہ ادرک کا پانی پینا مفید ہے ☀ جوڑوں کے درد میں ادرک بُھون کر کھانا اچّھا ہے ☀ مچھلی کے ساتھ ادرک کھانے سے پیاس کم لگتی ہے ☀ ادرک فالج کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے ☀ ادرک کاٹ کر چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں بنالیجئے اور اُس پر نمک چھڑک کر ایک یا دو گرام کھالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چمک کر بھوک لگے گی، گیس خارِج اور قبض دور ہوگی۔ (گھریلو علاج، ص78) ☀ کان میں درد کی صورت میں ادرک کے رَس کا ایک قطرہ کان میں ٹپکانے سے آرام ملتا ہے۔ (گھریلو علاج، ص85 ماخوذاً) ☀ کاہلی، سُستی اور نزلہ سے بچاؤ کے لئے ادرک کی چائے مفید ہے ☀ تازہ ادرک ایک چھوٹا ٹکڑا اور دار چینی کے دو چھوٹے ٹکڑے ایک کپ پانی میں اُبال کر دو چمچ شہد ملا کر پینا یا 5 گرام سونٹھ (خشک ادرک)، 5 گرام دار چینی اچھی طرح پیس کر 50 گرام شہد میں ملا کر صُبح و شام ایک چمچ کھانا دَمہ اور کالی کھانسی سے آرام دیتا ہے ☀ چھوٹے اور شیر خوار بچّوں کی ہچکی روکنے کے لئے پِسی ہوئی سونٹھ (خشک ادرک) خالص شہد میں ملا کر چٹانے سے فائدہ ہوتا ہے ☀ سُونٹھ کو تھوڑے سے پانی میں گِھس کر اس کا گِھسا ہوا حصّہ پیشانی پر ملنے سے آدھے سَر کا دَرد جاتا رہے گا۔

(گھریلو علاج، ص49 مفہوماً)

ادرک کی چائے بنانے کا طریقہ

کھانسی اور بلغم کی صورت میں ادرک کی چائے پینا مفید ہے۔ تازہ ادرک کا ایک چھوٹا ٹکڑا کوٹ کر ایک کپ پانی میں اچّھی طرح اُبالیں، پھر اس میں دودھ ڈال لیں، ذائقہ کے لئے چائے کی پتی بھی ڈالی جاسکتی ہے البتّہ سَبز چائے ہرگز نہ ڈالیں، چینی حسبِ ذائقہ ملائیں۔ نوش کیجئے اور بے شمار فوائد سے مالامال قدرت کی اس نعمت کی کرشمہ سازی ملاحظہ کیجئے۔

Frist Aid

انسان کے کاٹنے کی ابتدائی طبی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

بعض اوقات بچے لڑتے ہوئے یا ضِد میں اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ لیتے ہیں، کبھی کاٹنے کی وجہ سے خون نکل آتا ہے اور زخم ہوجاتا ہے ایسی صورت میں انسان کے منہ کے جراثیم انفیکشن کا سبب بن سکتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں درجِ ذیل ابتدائی طبّی امداد سے کام لیجئے: کسی صاف کپڑے کی مدد سے دبا کر رکھیں تاکہ خون نکلنا بند ہوجائے ◉ زخم کو صابن والے پانی سے اچھی طرح دھوئیں ◉ متاثرہ جگہ کو کسی صاف اور جراثیم سے پاک پٹی سے ڈھانپ دیں ◉ اگر زخم بڑا اور گہرا ہے تو اپنے معالج کو ضرور چیک کروائیں تاکہ مناسب علاج ہوسکے ◉ اپنے معالج کے مشورے سے Tetanus کا انجکشن لگوائیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

* مستشفیٰ (کلینک) فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

Kidneys diseases
گُردوں کی بیماریاں

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

گُردے ہمارے جسم کا ایک اہم حصّہ ہیں جو فلٹر کا کام کرتے اور مختلف قسم کے زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ گردوں کی حفاظت میں لاپرواہی کا انجام مختلف جان لیوا امراض کی صورت میں ہوتا ہے جبکہ بسا اوقات باقی تمام زندگی طبیب کی ہدایت کے مطابق ڈائلیسز (Dialysis) کروانا پڑتا ہے جو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

گردوں کے افعال جسم میں موجود ناکارہ اور فاضل مادوں خاص طور پر یوریا اور یورک ایسڈ کا اخراج ❁ بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنا ❁ استعمال شدہ ادویات میں موجود مُضرِ صحت اجزا کا اخراج ❁ جسم میں پانی کی مقدار کو کنٹرول کرنا ❁ جسم میں نمکیات کی مقدار زیادہ ہو جائے تو انہیں خارج کر کے مقدار کو اِعْتِدال پر لانا وغیرہ۔

گردوں سے متعلق اہم معلومات گردے پیٹ کی پچھلی دیوار کے قریب ریڑھ کی ہڈی کے اطراف میں ہوتے ہیں۔ ہر گردے کی لمبائی تقریباً 11 سینٹی میٹر، چوڑائی 6 سینٹی میٹر، موٹائی 3 سینٹی میٹر جبکہ وزن تقریباً 100 گرام ہوتا ہے۔ گردوں میں نیفرون نامی لاکھوں چھوٹی چھوٹی خم دار نالیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعے جسم کے فاضل مادے بذریعہ پیشاب جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ان نالیوں میں ایک گھنٹے میں تقریباً 200 لیٹر خون کی گردش ہوتی ہے۔

متفرق مدنی پھول اِنجیر گُردہ اور مَثانہ (یعنی پیشاب کی تھیلی) کی سوزِش کیلئے مفید ہے۔ (گھریلو علاج، ص112) ❁ گردے کی خرابی کا پتا چلانے کے لئے URINE D R نامی ٹیسٹ کروالیں جو چند سو روپے میں ہو جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ کے ذریعے گردے یا پتے میں پتھری کی موجودگی کا بھی پتا چل سکتا ہے ❁ گردے کی خرابی کی علامات عُموماً جلد ظاہر نہیں ہوتیں اور جب ظاہر ہوتی ہیں تو اس وقت تک کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے ❁ ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کو اگر کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ گردوں کی خرابی کا سبب بن سکتے ہیں ❁ صاف پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں لیکن اپنے طبیب کے مشورے سے، کیونکہ گردے کے بعض امراض ایسے ہیں جن میں زیادہ پانی پینا نقصان کا سبب بن سکتا ہے ❁ چائے نوشی کی کثرت گردوں کے لئے نقصان دہ ہے ❁ گردوں کی تکلیف عُموماً سردی اور شدید گرمی کے موسم میں ہوتی ہے۔ موسمِ سرما میں پانی کم پیا جاتا ہے جبکہ سخت گرمیوں میں پسینے کے زیادہ اخراج کے باعث جسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے بھی گردے متأثر ہو سکتے ہیں۔

گردوں کے امراض گردوں کے مختلف امراض میں گردوں میں انفیکشن (UTI)، گردوں میں پیپ پڑ جانا، پانی کی تھیلی بن جانا اور پتھری وغیرہ شامل ہیں۔

گردوں میں پتھری ایک تجزیے کے مطابق دنیا میں ہر 11 میں سے ایک شخص کو اپنی زندگی میں گردوں کی پتھری کا سامنا ہوتا ہے جبکہ ایک بار پتھری ہونے کے بعد دوبارہ بننے کے 50 فیصد امکانات ہوتے ہیں۔ پتھری جب اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہے تو مریض کو شدید تکلیف ہوتی ہے۔ پتھری کی وجہ سے بلڈ پریشر کا مسئلہ بھی ہو سکتا ہے۔

گردے میں پتھری کے اسباب پانی کم پینا یا گندہ پانی پینا

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

متوازن غذا (Balanced Diet) کا استعمال نہ کرنا گوشت خوری کی کثرت، پالک اور ساگ کا زیادہ استعمال نیز پان، گٹکا اور چھالیہ وغیرہ بھی اس کا سبب ہیں۔

پتھری کا حجم عام طور پر پتھری ریت کے ایک چھوٹے ذرے سے لے کر گولف کی گیند (1.68 انچ) جتنی ہو سکتی ہے۔

پتھری کی علامات پیشاب میں جلن اور رکاوٹ، بخار اور سردی لگنا، پیشاب کا گاڑھا ہو جانا وغیرہ۔

پتھری کے 2 گھریلو علاج 1 کچے پپیتے پر سفید یا کالا نمک لگا لیجئے اور تھوڑی سی پسی ہوئی کالی مرچ چھڑک لیجئے، دن میں تین مرتبہ (تقریباً دس دس گرام) خوب اچھی طرح چبا کر کھائیے۔ چبانا دشوار ہو تو پیس کر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گردے (اور پتّے) کی پتھری نکل جائے گی۔ زیادہ مقدار میں نہ کھائیے کیونکہ یہ ثقیل (یعنی وزنی) ہونے کے سبب دیر سے ہضم ہوتا ہے (اگرچہ دوسری چیزوں کو جلد ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے)۔ (بیمار عابد، ص31) 2 ہم وزن مُولی اور آلو بھون کر حسبِ ضَرورت سونف، نمک اور کالی مرچ شامل کر کے استِعمال کرنا گُردے کے دَرْد اور پتھری کیلئے مفید ہے۔ (گھریلو علاج، ص55)

کھانے پینے کی احتیاطیں گردوں کے مختلف امراض میں مریض کی کیفیت کے مطابق الگ الگ احتیاطیں کرنی ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے اپنے طبیب کے مشورے پر عمل کیا جائے۔

گردوں کی بیماریوں کے لئے طبی نسخہ روزانہ صبح نہار منہ تین گرام میٹھا سوڈا (طبیب کی اجازت سے) پانی کے ساتھ استعمال کیجئے، پیاس ہو یا نہ ہو زیادہ سے زیادہ پانی استعمال کیجئے، گیارہ دن میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آرام آجائے گا۔ اگر مرض زیادہ پُرانا ہے تو 41 دن تک یہ علاج کیجئے۔ (بیمار عابد، ص32)

کوئی دوا کارگر نہ ہو تو! گردوں کی بیماری کے سبب پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو یا پیشاب میں جلن اور چُبھن ہوتی ہو اور کوئی دوا کارگر نہ ہوتی ہو تو بارش کے پانی پر باوضو ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح گیارہ بار پڑھ کر دَم کر دیجئے اور دن میں چار بار (صبح ناشتے سے قبل، ظہر کے وقت، عصر کے بعد اور سوتے وقت) تین تین گھونٹ وہ پانی پئیں۔ ہر بار پینے سے پہلے سات بار دُرودِ ابراہیم پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ گردے کی بیماری اور پیشاب کی جلن وغیرہ دور ہو جائے گی۔

(بیمار عابد، ص32)

گردوں کے درد کے دو گھریلو علاج 1 خربوزے کے تھوڑے سے بیج چھیل کر روزانہ کھا لیجئے اور اوپر پانی پی لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُردے کے درد میں راحت ملے گی۔ 2 مُولی اور اس کے پتّے، ککڑی، کھیرا، تربوز، خربوزہ کثرت سے کھانا بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گردے کے درد سے نَجات کا باعث ہو گا۔ (گھریلو علاج، ص55)

گردوں کے درد کا روحانی علاج ایک بار دُرود شریف پڑھ کر ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح 7 بار پھر آخر میں ایک بار دُرود شریف پڑھ کر دم کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گردے کا درد ختم ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص31)

گردے ناکارہ ہونے کی علامات پیشاب کا بننا بند یا بہت کم ہو جانا، شدید کمزوری، جسم پر سوجن، ہائی بلڈ پریشر۔

اگر گردے ناکارہ ہو جائیں اگر کسی کے گُردے فیل ہوں اور وہ طویل مدّت تک انجیر استعمال کرے تو بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی اُس کو صحّت مل سکتی ہے۔ (گھریلو علاج، ص112)

نوٹ اس مضمون میں درج کوئی عِلاج یا نسخہ گردوں کے ڈاکٹر (Urologist) سے مشورے کے بغیر استِعمال نہ فرمائیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں گردوں سمیت جسم کے دیگر تمام اعضا کے امراض سے محفوظ فرما اور تیری عبادت میں بسر ہونے والی طویل زندگی عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔

آپ کے تأثّرات

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

(1) **مفتی جمیل احمد قادری رضوی صاحب** (مہتمم وبانی مدرسہ جامعہ رضا، پٹنہ سٹی، ہند) دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّہ دار کے ذریعہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا موقع ملا، جو اپنے ظاہری حُسن میں منفرد اور مضامین و مشمولات کے اعتبار سے بھی لاجواب ہے، اس کے مضامین معلوماتی، اصلاحی، عام فہم اور دلنشین ہونے کے ساتھ ساتھ وقتی تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ دُعا ہے کہ مولیٰ تعالٰی اسے اور مقبول بنائے اور سجانے سنوارنے والے ہاتھوں کو مزید قوّت بخشے۔ اٰمین

(2) **مفتی محمد انس افضل صاحب** (صدر مدرس جامعہ اسلامیہ، فیروزیہ چوک، قلعہ کالر، ضیاکوٹ سیالکوٹ) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے دل ذکی اور ذہن قوی ہوجاتا ہے اسے پوری توجّہ سے پڑھ کر عمل کرنا جسمانی و روحانی بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(3) **پروفیسر محمد بلال قادری صاحب** (پرنسپل جامعہ غوثیہ رحمانیہ، وہاڑی) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین بالاستیعاب پڑھتا ہوں۔ علمی، دینی اور طبی الغرض ہر حوالہ سے اس ماہنامہ کو بھرپور پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی کا سایۂ عاطفت عوامِ اہلِ سنّت اور علمائے اہلِ سنّت پر قائم و دائم رکھے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تاثرات

(4) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمی و روحانی جام پلانے والا اپنے آپ میں منفرد شمارہ ہے، بیک وقت رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات اور صالحین و صالحات کی سیرت سے روشناس کراتا ہے۔ (محمد عبداللہ عطاری، ننکانہ، پنجاب)

(5) مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے، اسے بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہوں۔ (محمد دانیال رضا، ڈیرہ اسماعیل خان)

مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تاثرات

(6) میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا اس سے بہت پیارے مدنی پھول ملے۔ میں نے ہر ماہ اس کا مطالعہ کرنے کی نیّت کی ہے۔ (احمد رضا، باب المدینہ کراچی)

(7) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر اپنے بچپن کو دینی و دنیوی اعتبار سے سنوارنے کا موقع ملتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی دے۔ اٰمین

(زینب فاطمہ، مدرسۃ المدینہ اُمّ الخیر، مرکز الاولیاء لاہور)

اسلامی بہنوں کے تاثرات

(8) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین کا نایاب گلدستہ ہے جس سے علم کے ساتھ ساتھ عمل کے پھول بھی چننے کو ملتے ہیں، ان پھولوں کو اپنانے سے دل و دماغ کو تازگی سی مل جاتی ہے اور اس گلدستہ میں نئے نئے پھول بہترین ترتیب کے ساتھ سجے ہوئے دیکھ کر دل انہیں اپنانے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

(بنتِ عمیر، ضیاکوٹ سیالکوٹ)

(9) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے ایک نئے انداز میں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملتا ہے، اس کے نئے نئے مضامین اور ان کی حُسنِ ترتیب کو دیکھ کر پڑھنے کا شوق مزید بڑھ جاتا ہے۔ اللہ پاک اس کو مزید عام و مقبول فرمائے۔ اٰمین

(بنتِ رفیق، حسن ابدال، ضلع اٹک)

اٹیچ باتھ میں وضو کی دُعا وغیرہ پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل گھروں میں اٹیچ باتھ ہوتے ہیں اور اسی میں لوگ وضو بھی کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ وضو سے پہلے ایسے اٹیچ باتھ میں بِسمِ اللہ شریف نیز دورانِ وضو دعائیں و وظائف پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟

(سائل: محمد عرفان عطّاری)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عُموماً طور پر ایسے باتھ روم اور ٹوائلٹ کے درمیان کوئی دیوار یا بڑا دروازہ وغیرہ اس انداز میں نہیں لگا ہوتا کہ جس کے سبب دونوں مقام الگ الگ شمار ہوں لہٰذا ایسے اٹیچ باتھ میں وضو کرنے سے پہلے بِسمِ اللہ شریف یا دورانِ وضو پڑھی جانے والی دعائیں، وظائف نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر اٹیچ باتھ اس انداز سے بنا ہوا ہو کہ ٹوائلٹ اور باتھ روم کے درمیان کوئی دیوار، دروازہ، یا پھر لوہے یا لکڑی کی چادر، شیٹ لگا دی جائے کہ ٹوائلٹ اور باتھ روم جدا جدا حیثیت اختیار کر جائیں تو اب باتھ روم میں وضو کرتے ہوئے ذکر و وظائف اور دعائیں پڑھ سکتے ہیں کہ اب یہ موضعِ نجاست نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب: ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی

مُصَدِّق: ابو الصالح محمد قاسم القادری

رخصتی میں تاخیر کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ ابھی صرف نکاح ہوا اور رخصتی آٹھ نو مہینوں بعد یا ایک دو سال کے بعد ہو۔ تو کیا شرعی طور پر رخصتی میں تاخیر کرنا صحیح ہے؟

(سائل: شاہ محمد)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فریقین میں باہمی رضامندی سے اگر یہ طے ہو کہ ابھی فقط نکاح کیا جا رہا ہے، رخصتی بعد میں طے شدہ وقت پر کی جائے گی تو مصلحتاً رخصتی میں تاخیر کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ نکاح کے بعد کسی بھی ایک فریق کو بے جا ضد نہیں کرنی چاہئے اگر وقت سے پہلے رخصتی کا ارادہ ہو تو باہم رضامندی اور خوش اسلوبی سے معاملے کو حل کر لینا چاہئے۔

مصلحتاً رخصتی میں تاخیر کا جواز بخاری شریف و دیگر کتب میں موجود حدیث شریف سے ثابت ہے کہ سرکارِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ساتھ ہجرت سے قبل مکّۂ مکرّمہ میں فقط نکاح ہوا تھا اور رخصتی تین سال کے بعد مدینۂ منورہ میں ہوئی تھی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب: ابوالحسن جمیل احمد عطاری مدنی

مُصَدِّق: عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

Madani News of Dawat-e-Islami

دعوتِ اسلامی

تِری دھوم مچی ہے

حضرت دولہا شاہ سبزواری کے مزار پر امیرِ اہلِ سنّت کی حاضری
شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 7 اگست 2018ء کو اپنے جانشین مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی، نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی اور دیگر ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ہمراہ بابُ المدینہ کراچی کے مشہور ولی حضرت دولہا شاہ سبزواری بخاری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کے مزار شریف پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ **امیرِ اہلِ سنّت کی مویشی فارم آمد** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 24 ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ مطابق 6 اگست 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں واقع مویشی فارم تشریف لے گئے جہاں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے آپ سے قربانی کے جانوروں کے متعلق سوالات کئے جن کے آپ نے حکمت بھرے جوابات عنایت فرمائے۔ **مساجد و جائے نماز کا افتتاح** مجلس خدام المساجد کے تحت اگست 2018ء میں ❁ زم زم نگر حیدر آباد میں جامع مسجد فیضانِ مصطفیٰ نورانی بستی ❁ اورنگی ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی میں جامع مسجد رفیقُ الحَرَمین اور ❁ مویشی منڈی سپر ہائی وے بابُ المدینہ میں جائے نماز قائم کئے گئے۔ **جامعاتُ المدینہ کا افتتاح** مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت رواں تعلیمی سال ملک بھر میں جامعاتُ المدینہ کی 30 نئی شاخوں کا افتتاح ہوا۔ تفصیلات کے مطابق بابُ المدینہ کراچی میں آٹھ، مرکز الاولیاء لاہور میں تین، ضیا کوٹ (سیالکوٹ) میں دو، جبکہ سردار آباد (فیصل آباد)، مدینۃ الاولیاء ملتان، کوٹلی، شیخوپورہ، محراب پور، کلیال ضلع خوشاب، علی پور فراش، روات، شکر گڑھ، پسرور، ڈسکہ، سرائے عالمگیر، کھروٹہ سیداں ضلع ضیا کوٹ (سیالکوٹ) اور دیگر چند مقامات پر جامعاتُ المدینہ کی ایک ایک شاخ کا افتتاح ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ملکِ پاکستان میں جامعۃُ المدینہ للبنین کی کل تعداد 259 ہوگئی ہے جن میں کثیر طلبائے کرام اپنے سینے نورِ علم سے روشن کررہے ہیں۔

مجلس مزاراتِ اولیا کے مدنی کام مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت بابُ المدینہ کراچی میں ❁ حضرت سیّدنا عبد اللہ شاہ غازی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی (کلفٹن) ❁ حضرت سیّدنا حافظ محمد حسن چشتی المعروف منگھو پیر بابا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (منگھو پیر) ❁ پیر سیّد حاجی ابراہیم شاہ چشتی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی (کیماڑی) ❁ مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زم زم علیہ رحمۃ اللہ الاَکرم (صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) اور پنجاب میں ❁ حجرہ شاہ مقیم حضرت بہاؤ الدین بغدادی المعروف دم میراں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ضلع اوکاڑہ) ❁ حضرت بابا غلام رسول چشتی صابری علیہ رحمۃ اللہ الباری (ستیانہ، سردار آباد) کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی حلقوں، مدنی دوروں، نیکی کی دعوت اور مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا۔ **جشنِ آزادی پر مدنی قافلوں کی دھوم دھام** وطنِ عزیز پاکستان کے 72ویں یومِ آزادی کے موقع پر 12، 13، 14 اگست 2018ء کو کثیر عاشقانِ رسول نے آزادیِ پاک وطن کے شکرانے میں مدنی قافلوں میں سفر کیا۔ مجلس مدنی قافلہ کی جانب سے موصول ہونے والی کارکردگی کے مطابق جشنِ آزادی کے موقع پر پاکستان بھر سے تین ہزار دو سو تریسٹھ (3263) مدنی قافلوں میں 22 ہزار 251 اسلامی بھائیوں نے راہِ خدا میں سفر کیا۔ **مجلسِ تعمیرات کی مدنی خبر** دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والی تمام تعمیرات کو شرعی، تنظیمی اور تعمیراتی اصولوں کے مطابق کروانے کا عزم رکھنے والی مجلسِ تعمیرات کے تحت تادمِ تحریر ملک بھر میں تقریباً 1052 سے زائد پروجیکٹ زیرِ تعمیر ہیں جن میں 672 مساجد، 300 مدارسۃ المدینہ اور جامعاتُ المدینہ بھی شامل ہیں۔ مخیّر حضرات سے مدنی التجا ہے کہ اپنے عطیات مجلسِ تعمیرات کو دے کر مساجد، مدارس

اور جامعات کی تعمیرات کا حصّہ بنیں اور نیکیوں کا خزانہ حاصل کریں۔ رابطہ نمبر: 03335123406

مختلف شعبہ جات کی مدنی خبریں

❁ مجلس رابطہ بالعلماء کے تحت اہلِ سنّت کی دینی درس گاہوں ❁ جامعہ احسن المدارس وہاڑی ❁ جامعہ غوثیہ کہروڑ پکا ❁ جامعہ مصباح القرآن بہاولپور اور دیگر چند مدارس و جامعات میں طلبہ و اساتذۂ کرام کو اجتماعی طور پر مدنی مذاکرہ دکھانے کی ترکیب ہوئی جن میں 720 طلبہ، اساتذہ اور مفتیانِ کرام نے شرکت کی۔ بعد اَزاں مفتیانِ کرام نے دعوتِ اسلامی کی شجر کاری مہم میں حصّہ ملاتے ہوئے پودے بھی لگائے۔ ❁ مجلس حج و عمرہ کے تحت بابُ المدینہ کراچی کے علاقوں حاجی کیمپ سلطان آباد، بہادر آباد، جامع مسجد عثمانِ غنی (گلستانِ جوہر)، جامع مسجد کنزالایمان (بابری چوک)، مدینۃُ الاولیاء ملتان اور دارُالحکومت اسلام آباد میں حج و عمرہ تربیتی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے عاشقانِ رسول کو حج کے احکامات سکھائے۔ ❁ مجلس ڈاکٹرز کے تحت مرکز الاولیاء لاہور کے گورنمنٹ اقبال میڈیکل کالج، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، گورنمنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کوٹ خواجہ سعید اسپتال اور مشتاق ٹاؤن اور نگی ٹاؤن میں مدنی دوروں اور مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا جن میں ایم بی بی ایس اسٹوڈنٹس، ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل اسٹاف نے شرکت کی۔ ❁ مجلس جامعاتُ المدینہ کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں بابُ المدینہ کراچی کے تمام جامعاتُ المدینہ کے اساتذۂ کرام کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی الحبیب عطّاری اور دیگر ذمّہ داران نے سنّتوں بھرے بیانات فرمائے۔ ❁ مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت اگست 2018ء میں 137 محارم اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 2270 محارم اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مدنی انعامات کے 600 رسائل تقسیم کئے گئے اور مبلّغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششوں سے 240 محارم اسلامی بھائیوں نے 3 دن، 18 اسلامی بھائیوں نے 12 دن اور 19 اسلامی بھائیوں نے ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ ❁ مجلس تقسیم رسائل کے تحت نگرانِ مجلس تقسیم رسائل پاکستان نے رسائل ریکس (Racks) کی تنصیب، تقسیمِ رسائل اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی سالانہ بکنگ کے لئے بابُ المدینہ کراچی اور مرکز الاولیاء لاہور کی مختلف مارکیٹوں کا مدنی دورہ فرمایا اور تاجران میں مدنی حلقے لگائے۔ ❁ "مدنی چینل عام کریں مجلس" کے تحت 12، 13، 14 اگست 2018ء کو مرکز الاولیاء لاہور سے ایک مدنی قافلے نے K.P.K پشاور کی جانب سفر کیا جس میں اس مجلس کے نگرانِ مجلس پاکستان نے بھی شرکت فرمائی۔ دورانِ مدنی قافلہ مختلف کیبل آپریٹرز سے ملاقاتوں اور دیگر مدنی کاموں کا سلسلہ رہا۔

شامی عالمِ دین کے امیرِ اہلِ سنّت کے بارے میں تأثرات

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اگست 2018ء بمطابق 1439ھ میں حجِ بیت اللہ کی سعادت پانے کے لئے حرمِ مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوئے۔ دِمَشْق (شام) کے مشہور عالمِ دین شیخ ڈاکٹر محمود ناصر الحوت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے حج کے بعد مکۂ مکرمہ میں ایک محفل میں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں کیا: (اردو ترجمہ)

آج مجھے اس مردِ قلندر سے مل کر بہت خوشی ہو رہی ہے جو اکیلے اپنی ذات میں انجمن ہیں۔ میں آج کے اس مبارک اجتماع میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے اس نیک بندے کے دامن سے ہمیشہ منسلک رہیں اور ان کے عطا کردہ مدنی پھولوں پر عمل کرتے رہیں۔

آج سے دو سال قبل مجھے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ان سے ملاقات کا موقع ملا اور پہلی ہی ملاقات میں ان کی مَحبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ میں نے آپ جیسا بااَدب شخص کوئی نہیں دیکھا اور یقیناً جو لوگ سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں سے نسبت پالیتے ہیں وہ بااَدب ہو جاتے ہیں کیونکہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھے میرے رب نے بہترین اَدب سکھایا۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص25، حدیث: 310) ہمارا دینِ اسلام شُروع سے آخر تک ادب ہی ادب ہے۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

Overseas Madani News

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سفرِ یوگنڈا شہزادۂ عطّار حضرت مولانا ابو اُسید عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے یکم اگست 2018ء کو ایسٹ افریقہ کے ملک یوگنڈا کی جانب مدنی سفر فرمایا جہاں مختلف شہروں میں سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں میں بیانات اور عُلَما و شخصیات و دیگر مقامی عاشقانِ رسول سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ **مسجد کا افتتاح** 26اگست 2018ء کو اسکاٹ لینڈ(Scotland) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مسجد (East Kilbride) کا افتتاح ہوا۔ **مکتبۃ المدینۃ العربیۃ کا افتتاح** دعوتِ اسلامی کے تحت 12اگست 2018ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ممبئی ہند میں مکتبۃ المدینۃ العربیۃ کی شاخ کا افتتاح کردیا گیا۔ اس موقع پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں سرپرست دعوتِ اسلامی ہند، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی عبد الحلیم رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور رکنِ شوریٰ سیّد عارف علی عطّاری سمیت عُلَما و مشائخ اور عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یاد رہے! ملک و بیرونِ ملک مکتبۃ المدینۃ العربیۃ کی 8 شاخیں قائم ہیں جہاں سے بالخصوص عرب ممالک کی مطبوعہ نادر و نایاب کتابیں مناسب قیمت پر حاصل کی جاسکتی ہیں نیز مفتیانِ کرام، علمائے کرام، محققین حضرات اور طلبائے کرام کو خصوصی ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہے۔ **اراکینِ شوریٰ کے بیرونِ ممالک میں مدنی کام** رکنِ شوریٰ حاجی وقارالمدینہ عطّاری نے ساؤتھ افریقہ کا مدنی سفر فرمایا جہاں کیپ ٹاؤن(Cape Town) سمیت کئی مقامات پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں میں بیانات اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی ترکیب رہی۔ ❀ رکنِ شوریٰ سیّد عارف علی عطّاری نے 20اگست 2018ء کو ہند سے کویت کا سفر فرمایا۔ جبکہ ❀ رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطّاری نے ایک خلیجی ملک کا سفر فرمایا جہاں تین دن کے سنّتوں بھرے اجتماع میں مقامی ذمّہ داران اور دیگر عاشقانِ رسول کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ **تین دن کا تربیتی اجتماع** مجلس جامعۃُ المدینہ ہند کے تحت جبل پور میں 8، 9، 10 اگست 2018ء کو ہند کے جامعاتُ المدینہ کے اساتذہ و ناظمینِ کرام کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ جن اساتذہ و ناظمین کے درجات کا رزلٹ نمایاں رہا انہیں بدستِ رکنِ شوریٰ سیّد عارف علی عطّاری فرحت نامے پیش کئے گئے نیز رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطّاری مدنی نے بھی بذریعہ انٹرنیٹ شُرَکا کو تربیَت کے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" محرم الحرام 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "اکبر عطاری (ضلع میانوالی) حبیب اللہ (لاڑکانہ، باب الاسلام سندھ) اللہ رکھا (مرکز الاولیاء، لاہور)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ (2) حضرت سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالٰی عنہما **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) نصیر احمد عطاری (ٹھٹھہ، باب الاسلام سندھ) (2) زوہیب حسن (گجرات، پاکستان) (3) غلام یٰسین (قصور) (4) نجم الثاقب (باب المدینہ، کراچی) (5) بنت پیراں دتہ (گلزارِ طیبہ، سرگودھا) (6) نیر عطاری (راولپنڈی) (7) بنت محمد مشتاق (ضیاکوٹ، سیالکوٹ) (8) بلال حسن (عطار نگر، ننکانہ) (9) بنت منیر (اسلام آباد) (10) بنت عبد الرشید (واہ کینٹ) (11) راشد عطاری (خانیوال) (12) عبد الجواد (سردار آباد، فیصل آباد)

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کِرام سے ملاقاتیں مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے پچھلے دنوں جن عُلَما و مَشائخ سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام پیشِ خدمت ہیں: **پاکستان:** ❁ مفتی رضاءُ المصطفیٰ ظریفُ القادری صاحب (جامعہ قادریہ گوجرانولہ) ❁ مفتی انصار احمد عباسی (ناظم جامعہ ضیاءُ القرآن ساہلیاں، کشمیر) ❁ مولانا محمد نعیم رضوی صاحب (مہتمم دارُ العُلوم غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام، سمندری، سردارآباد) ❁ پیر مظفّر حسین قادری صاحب (عبد الحکیم ضلع خانیوال، پنجاب) ❁ مولانا محمد خالِد رضوی برکاتی صاحب (خطیب جامع مسجد عبدالله، گوجرہ، سردارآباد) ❁ مفتی نذیر احمد قریشی صاحب (خطیب نوری عید گاہ، روہیلانوالی، ضلع مظفرگڑھ) ❁ پیر فیض الحبیب اشرفی صاحب (مدرسہ فیض الاسلام، پاک پتن) ❁ مولانا محمد طاہر نوری صاحب (مرکزی دارالعلوم غوثیہ، حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ) ❁ مولانا محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی صاحب (مہتمم جامعہ اشرفُ المدارس، اوکاڑہ) ❁ قاری کرامت علی نعیمی صاحب (عالمی ایوارڈ یافتہ قاری، سردارآباد فیصل آباد) ❁ صاحبزادہ مولانا محمد نعیمُ اللہ نوری صاحب (ناظمِ اعلیٰ جامعہ حنفیہ فریدیہ، بصیرپور ضلع اوکاڑہ) ❁ مولانا محمد اکبر اختر القادری صاحب (مُدرِّس جامعہ رکن الاسلام، زم زم نگر حیدر آباد) ❁ مولانا امتیاز اطہر مصطفائی صاحب (نائب بانی ادارۃ المصطفیٰ، گوجرانولہ) ❁ مولانا پیر آصف ہزاروی صاحب (خطیب جامعہ مسجد غوثیہ، وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ) ❁ میاں جلیل صاحب (سجّادہ نشین میاں شیر محمد، شرقپور شریف) ❁ مفتی اکمل قادری صاحب (دارالافتاء جامعہ نظامیہ، مرکز الاولیاء لاہور) ❁ مفتی فضل منّان صاحب (جامعہ قادریہ رشکی، مردان) ❁ پیر رحمت کریم صاحب (جامعہ کریمیہ و آستانہ عالیہ ڈاگ اسماعیل خیل) ❁ پیر شمسُ الامین صاحب (آستانہ عالیہ مانکی شریف) ❁ مولانا گل شہزادہ عرف باچہ جی صاحب (آستانہ عالیہ اسپنخڑ شریف، مہمند ایجنسی) **ہند:** ❁ برادرِ تاجُ الشّریعہ حضرت مولانا منّان رضا خان عرف منّانی میاں صاحب (مدینۃ الرضا بریلی شریف) ❁ مولانا امجد علی مِصباحی صاحب (شیخُ الحدیث دارُالعُلوم محبوب سبحانی، کرلا) ❁ مفتی سید شاکر حسین مِصباحی صاحب (صدر شعبہ افتاء دارُالعلوم محبوبِ سبحانی، ممبئی) ❁ مولانا محمد فاروق نِظامی صاحب (صدرُ المدرِّسین دارُالعلوم غوثیہ ضیاء القرآن، ممبئی) ❁ مولانا مفتی منظر اشرفی صاحب (دارالعلوم حجازیہ چشتیہ، گھاٹکوپر) ❁ مولانا محمد عمران رضا اشرفی صاحب (امام و خطیب جامع مسجد شاہی مدنی، بھاگلپور) ذمہ دار اِسلامی بھائیوں نے دورانِ ملاقات ان علمائے کِرام کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رسائل تحفے میں پیش کئے۔ **عُلَما و شخصیات**

جواب دیجئے!

صفر المظفر ۱۴۴۰ھ

سوال 01: "فارِسُ نبیِّ اللہ" کس صحابیِ رسول کا لقب ہے؟

سوال 02: مقبرہ حجون کس قبرستان کو کہا جاتا ہے؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کیے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

کی مَدَنی مراکز آمد ❁ بغداد شریف میں واقع دربارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مسجد کے امام شیخ ڈاکٹر انس محمود خلف حَفِظَهُ الله کی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں تشریف آوری ہوئی جہاں آپ نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ اور مَدَنی چینل کے مختلف شعبہ جات کا دورہ فرمایا اور مدنی چینل کو تأثرات دیتے ہوئے خدماتِ امیرِ اہلِ سنّت و دعوتِ اسلامی کو خوب سراہا۔ ❁ صاحبزادۂ غازیِ مِلّت تاجُ العلماء سیّد نورانی میاں صاحب دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے جامعۃُ المدینہ جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ اور ❁ مولانا پیر سیّد عرفان شاہ مشہدی صاحب دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے خلیج کی ایک ریاست میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کا دورہ فرمایا۔ ❁ دارالعلوم پریٹوریا ساؤتھ افریقہ کے پرنسپل حضرت مولانا مفتی اکبر ہزاروی صاحب اور چیئرمین رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان مفتی منیبُ الرحمٰن صاحب کی دیگر عُلمائے کرام کے ہمراہ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور جامعۃُ المدینہ اسٹیج فورڈ برمنگھم یوکے آمد ہوئی۔ جبکہ ❁ ثروت اعجاز قادری صاحب (سربراہ سیاسی جماعت) نے فیضانِ مدینہ اور المدینہ لائبریری زم زم نگر حیدرآباد کا دورہ کیا۔

شخصیات سے ملاقاتیں مجلسِ رابطہ کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے پچھلے دنوں جن شخصیات سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: ❁ میاں مناظر علی رانجھا (سابقہ صوبائی وزیر، ایم پی اے بھیرووال) ❁ جی ایم جمال (جنرل سیکریٹری پاکستان فیڈریشن یونین آف جرنلسٹس) ❁ سیّد محمود ناصر (انسپکٹر جنرل محکمہ جنگلات اسلام آباد) ❁ عطا ملک (صدر چیمبر آف کامرس کراچی) ❁ منیجر سلمان احمد (منیجر پریس کلب لاہور) ❁ راجہ بشارت (رکنِ قومی اسمبلی، راولپنڈی) ❁ سہیل جنجوعہ (ڈائریکٹر میڈیا ایڈورٹائزنگ، مرکز الاولیاء لاہور) ❁ ایس ایم شہزاد طارق (ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر P.H.A مرکز الاولیاء لاہور) ❁ منصور احمد (D.S.P مرکز الاولیاء لاہور) ❁ محمد افضل (S.P آپریشن سول لائن ڈویژن مرکز الاولیاء لاہور) ❁ نذیر احمد (انکوائری آفیسر ٹو پولیس میٹرز مرکز الاولیاء لاہور) ❁ محمد حمزہ (آپریٹر S.S.P ایڈمن مرکز الاولیاء لاہور) ❁ عثمان احمد (S.S.P ایڈمن مرکز الاولیاء لاہور) ❁ طارق احمد (S.S.P ڈسپلن مرکز الاولیاء لاہور) ❁ اشتیاق احمد (انسپکٹر اینڈ مینٹیننس ڈیپارٹمنٹ سول لائن مرکز الاولیاء لاہور) ❁ ڈی ایس پی اقبال احمد (D.S.P سرکل سول لائن ڈویژن) ❁ محمد عمر فاروق (D.S.P مرکز الاولیاء لاہور) ❁ بیرسٹر محسن شاہنواز رانجھا (M.N.A کوٹ مومن) ❁ چوہدری حامد حمید (M.N.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ عنصر مجید خان نیازی (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ چوہدری فیصل فاروق چیمہ (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ ڈاکٹر لیاقت علی خان (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ محمد ندیم عبّاس (ڈپٹی کمشنر، خوشاب) ❁ محمد عمر فاروق (اسسٹنٹ کمشنر، خوشاب) ❁ حاجی جاوید انور (D.S.P چمنِ عطّار چنیوٹ) ❁ خضر افضال چوہدری (ڈپٹی کمشنر، چمنِ عطّار چنیوٹ) ❁ مہر تیمور امجد (M.P.A چمنِ عطّار چنیوٹ) ❁ دین محمد عزیز (ایڈیٹر روزنامہ جنگ، کوئٹہ) ❁ سردار حسن مرتضٰی شاہ (M.P.A چمنِ عطّار چنیوٹ) ☆ مہر ریاض احمد (D.S.P خوشاب) ❁ ڈاکٹر ذوالفقار علی بھٹی (M.N.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ (M.N.A میانی بھیرہ شریف) ❁ بیرسٹر ملک صہیب احمد بھرتھ (M.P.A میانی بھیرہ شریف) ❁ ملک قائم خان دھپال (قبائلی، سیاسی و سماجی شخصیت چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل، ضلع سبی) ❁ عثمان اعجاز باجوہ (D.P.O لودھراں) ❁ شبیر احمد (D.S.P سوہاوہ) ❁ سردار زبیر خان دریشک (D.P.O سرگودھا) ❁ سیّد فیصل شاہ (D.S.P جہلم) ❁ ملک تیمور مسعود (M.P.A واہ کینٹ) ❁ ملک احسان اللہ ٹوانہ (M.N.A خوشاب)

جواب یہاں لکھئے
صفر المظفر ۱۴۴۰ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: ------------------------ ولد: ------------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: ------------------------

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہونگے۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں
Madani News of Islamic Sisters

مدنی کورسز 20ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ سے پاکستان کے شہروں زَم زَم نگر حیدر آباد، مدینۃُ الاولیاء ملتان، سردارآباد فیصل آباد، گلزارِ طیبہ سرگودھا اور گجرات میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں 12دن کے **"اسلامی زندگی کورس"** ہوئے۔ ❁یکم جولائی2018ء سے پاکستان بھر میں کم و بیش204مقامات پر 12دن کے **"اپنی نماز درست کیجئے کورس"** منعقد ہوئے، ان کورسز کی برکت سے 2241اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنے، 1644اسلامی بہنوں نے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھنے اور 2300 اسلامی بہنوں نے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کی نیّت کی۔ ❁مجلس حج وعمرہ(اسلامی بہنیں) کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کے لئے 7دن کا **"فیضانِ رَفیقُ الحرَمین کورس"** ہوا جس میں انہیں حج وعمرہ کے مسائل اور حسّن اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ سکھایا گیا۔ ان تمام مدنی کورسز میں 3637اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **تجہیز و تکفین اجتماعات** مجلسِ تجہیز و تکفین (اسلامی بہنیں) کے تحت 376 مقامات پر اجتماعاتِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کا انعقاد کیا گیا جن میں انفرادی کوشش کی برکت سے 740 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی اور 69 اسلامی بہنوں نے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لیا۔ ❁خواتین کو غسلِ میت دینے والی اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت کے لئے پاکستان بھر میں مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں 5001اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **دارُالمدینہ اور جشنِ آزادی** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دارُالمدینہ للبنات میں جشنِ آزادی جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا اس سلسلے میں ہونے والی تقاریب میں دارُالمدینہ کے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں نے پاکستانی جھنڈوں کے بیج سجائے حُبُّ الوَطنی سے لبریز ملی ترانوں اور تقاریر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا اور دارُالمدینہ کو جھنڈوں، جھنڈیوں اور مختلف چارٹس لگا کر سجایا۔ **تنظیمُ المدارس اہلِ سنّت پاکستان کے امتحانات میں جامعاتُ المدینہ (للبنات) کی طالبات کی پوزیشنیں** تنظیمُ المدارس اہلِ سنّت پاکستان کے امتحانی نتائج میں جامعاتُ المدینہ للبنات کی طالبات نے پاکستان سطح پر پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشنز حاصل کیں۔ تنظیمُ المدارس کی جانب سے جاری اعلامیہ کے مطابق ❁درجہ عالیہ (بی اے) میں بنتِ محمد اسماعیل (جامعۃُ المدینہ للبنات، بابُ المدینہ کراچی) نے 1086/1200 نمبر لے کر دوسری پوزیشن ❁درجہ خاصہ (ایف اے) میں بنتِ عبادت (جامعۃُ المدینہ للبنات، راولپنڈی) نے 1144/1200 نمبرز حاصل کرکے پہلی پوزیشن ❁بنتِ محمد اکسیر (جامعۃُ المدینہ للبنات، بابُ المدینہ کراچی) نے 1132/1200 نمبرز حاصل کرکے دوسری پوزیشن اور ❁بنتِ ظہور احمد شاہ (جامعۃُ المدینہ للبنات، سردارآباد فیصل آباد) نے 1126/1200 نمبرز حاصل کرکے تیسری پوزیشن ❁درجہ عامّہ (میٹرک) میں بنتِ محمد ندیم (جامعۃُ المدینہ للبنات، بابُ المدینہ کراچی) نے 1170/1200 نمبرز حاصل کرکے پہلی پوزیشن ❁بنتِ عامر سہیل (جامعۃُ المدینہ للبنات، بابُ المدینہ کراچی) نے 1159/1200 نمبرز حاصل کرکے دوسری پوزیشن اور ❁بنتِ محمد شکیل (جامعۃُ المدینہ للبنات، بابُ المدینہ کراچی) نے 1155/1200 نمبرز حاصل کرکے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ **شعبۂ تعلیم کی مدنی خبریں** شعبۂ تعلیم کے تحت 29جولائی2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں ٹیچرز مدنی تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے **"استاد کو کیسا ہونا چاہئے؟"** کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اس تربیتی اجتماع میں بنتِ عطّار سَلَّمَہَا الغفّار نے بھی شرکت فرمائی اور شریک اسلامی بہنوں کو مدنی پھول اور تحائف عطا فرمائے۔ ❁جولائی 2018ء میں 1088 تعلیمی اداروں سے

وابستہ شخصیات اسلامی بہنوں نے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی۔ ❁ 66 شخصیات اسلامی بہنوں نے جامعاتُ المدینہ للبنات اور دارُالمدینہ کے دورے کئے۔ ❁ 1803 شخصیات اسلامی بہنوں کو مدنی رسائل دیئے گئے۔ جبکہ ❁ 512 تعلیمی اداروں میں درس اجتماعات منعقد ہوئے۔

تعویذاتِ عطّاریہ اسلامی بہنوں کی غم گُساری کیلئے ملک و بیرونِ ملک 104 مقامات پر تعویذاتِ عطّاریہ کے بستے لگائے گئے جن میں تعویذاتِ عطّاریہ اور اوراد و وظائف کے ذریعے 32517 اسلامی بہنوں کو تعویذاتِ عطّاریہ اور روحانی علاج پیش کئے گئے۔

Madani News of overseas Islamic Sisters

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

مدنی کورسز عرب شریف، یوکے، ساؤتھ کوریا، عمان، ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اسپین، بیلجیئم، ہند اور نیپال میں 68 مقامات پر **"اپنی نماز درست کیجئے کورس"** ہوئے جن میں کم و بیش 530 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ان مدنی کورسز کی برکت سے 372 اسلامی بہنوں نے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لینے، 383 اسلامی بہنوں نے ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ جمع کروانے اور 320 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے/ سُننے کی نیّت کی۔ ❁ عرب شریف، یوکے، قطر، امریکہ اور ہند کے 7 مختلف مقامات پر K.G تا مڈل کلاس تک کے طلبہ و طالبات کے لئے **"حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کورس"** منعقد کئے گئے جن میں 200 سے زائد اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ ❁ یکم جولائی 2018ء سے یوکے، کینیڈا، ایران، ہند اور فرانس میں 8 مقامات پر 7 دنوں کے **"فیضانِ حج و عمرہ کورس"** منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 65 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ❁ مجلس حج و عمرہ (اسلامی بہنیں) کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کے لئے حیدرآباد ہند میں 2 مقامات پر 7 دن کے **"فیضانِ رَفیقُ الحَرَمَین کورس"** (آن لائن) ہوئے، جن میں 19 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ❁ جولائی اور اگست 2018ء میں ہند کے شہروں احمد آباد، تاجپور (ناگپور) اور یوپی جبکہ یوکے کے شہروں لندن، اولڈہم، بولٹن اور مانچسٹر میں **"مَدَنی انعامات کورس"** ہوئے جن میں 1434 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مجلس تجہیز و تکفین کے اجتماعات** اگست 2018ء میں ہند کے شہروں اجمیر، بیاور، بیکانیر، جودھپور، کانپور میں اور یوکے میں مختلف مقامات پر مجلس تجہیز و تکفین کے اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 1214 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مختلف مدنی خبریں** جولائی 2018ء میں مختلف ممالک میں اسلامی بہنوں نے مدنی دورے کئے جن میں کم و بیش 18714 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ ❁ جولائی 2018ء میں مختلف مواقع پر اجتماعاتِ ذکر و نعت منعقد کئے گئے جن کی برکت سے 1799 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی۔ ❁ ہند کے شہر گھاٹکپور سمیت دیگر مقامات پر تربیتی حلقوں کی ترکیب بنی جن میں 44 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔

اسلامی بہنوں کی مَدَنی تربیَت گاہ (دعوتِ اسلامی) کے کورسز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں 12 دن کے مختلف مدنی کورسز کا سلسلہ جاری رہتا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کورسز پاکستان کے مختلف شہروں باب المدینہ (کراچی)، گجرات، سردار آباد (فیصل آباد)، مدینۃ الاولیاء (ملتان) اور زم زم نگر (حیدر آباد) میں درج ذیل تاریخوں میں شروع ہوں گے۔

اسلامی زندگی کورس (12 دن کا)

2 ربیع الاوّل تا 13 ربیع الاوّل 1440ھ

11 نومبر تا 22 نومبر 2018ء

فیضانِ نماز کورس (12 دن کا)

15 صفر المظفر تا 26 صفر المظفر 1440ھ

26 اکتوبر تا 6 نومبر 2018ء

اصلاحِ اعمال کورس (12 دن کا)

17 ربیع الاوّل تا 28 ربیع الاوّل 1440ھ

26 نومبر تا 7 دسمبر 2018ء

پاکستان میں معلومات کے لئے: khatonejannat@dawateislami.net بیرون ملک سے معلومات کے لئے: ib.overseas@dawateislami.net

"امامِ اَہلِ سنّت" سے "امیرِ اَہلِ سنّت" کی محبّت

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن **سے محبّت ہو گئی تھی**" (تذکرہ امام احمد رضا) امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اللہ پاک نے بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نمایاں اَوصاف میں ایک وصف "**تصنیف**" بھی ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یوں تو سینکڑوں کُتُب و رسائل کے مصنّف ہیں لیکن آپ نے 1393ھ (مطابق 1973ء) میں جب اپنے تصنیفی سفر کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلے اپنے آئیڈیل اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت پر رِسالہ لکھا جس کا نام "تذکرۂ امام احمد رضا" ہے۔ کسی بھی مصنّف کے لئے اُس کی پہلی تصنیف سب سے یاد گار اور اَہمیت کی حامل ہوتی ہے اور امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ رسالہ بلا شبہ آپ کی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عشق و محبّت اور وفاو رِضا کا واضح ثبوت ہے۔ آج سے 47 سال پہلے لکھا جانے والا یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زندگی کا بنیادی تعارف اور جامع خلاصہ ہے۔ اِس رسالے کو پڑھنا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اِسے عام کرنا دنیا و آخرت میں ڈھیروں ڈھیر بھلائیوں کے حُصول کا ذریعہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً خریدا نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

"صد سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت" کے موقع پر خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اَہلِ سنّت"

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، عظیمُ البَرَکت، پروانۂ شمعِ رِسالت، امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے "**صَد** (یعنی 100) **سالہ عُرس**" (25 صفرُ المظفّر 1440ھ) کے موقع پر عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اِسلامی کی طرف سے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کا خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اَہلِ سنّت" شائع ہو رہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! جس میں آپ پڑھیں گے:

❁ اعلیٰ حضرت عظیم مسلم راہ نُما ❁ اعلیٰ حضرت ایک مُریدِ کامِل ❁ اعلیٰ حضرت کی تفسیری مہارت ❁ اعلیٰ حضرت کے سائنسی اَفکار و تحقیقات ❁ اعلیٰ حضرت اور کثرتِ دلائل ❁ اعلیٰ حضرت کی تدریس ❁ بیاناتِ اعلیٰ حضرت ❁ اعلیٰ حضرت اور خوش مزاجی ❁ اعلیٰ حضرت کی علمی بصیرت ❁ معارفِ فتاوٰی رَضَویّہ مثالوں کی روشنی میں ❁ کلامِ رَضا کے کچھ اَدَبی شہ پارے ❁ اعلیٰ حضرت کی شانِ فقاہت ❁ احباب و خلفائے اعلیٰ حضرت ❁ اعلیٰ حضرت ایک ماہر توقیت دان ❁ اعلیٰ حضرت اور دعوتِ اسلامی ❁ واہ کیا بات ہے سلامِ رضا کی! اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اِسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-936-8
0132019

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net